اللہ اکبر

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ

تعلیمات قرآن

متعلقہ

اصول دین و عقائد

مرتبہ

مولنا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری

تجلی برقی پریس دہلی میں طبع ہوئی

سنہ ۱۹۳۴ء

بار اول ایک ہزار قیمت فی نسخہ دو روپئے۔

مؤلف نے قرول باغ دہلی سے شائع کی

فہرست مضامین کتاب تعلیماتِ قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی اتباعہ الی یوم الدین۔ امّا بعد ایک عرصہ سے میرا خیال تھا کہ قرآن کی تعلیمات کو اس طرح مسلمانوں کے سامنے پیش کروں کہ آسانی سے سمجھ لیں۔ مگر تعلیمی مشاغل اور کثرت کار کی وجہ سے ایسا موقع نہیں ملتا تھا کہ اس اہم اور ضروری کام کے لیے وقت نکال سکتا۔

آخر یہ سوچ کر کہ زندگی کے لمحات گنے ہوئے ہیں اور موت انتظار نہیں کرتی جس طرح بھی ہوسکا اس سال میں نے تعلیمات قرآن کا یہ ایک حصہ مرتب کیا۔ اس میں عقائد کے متعلق قرآنی آیات چن کر ترتیب کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مسلمان جو اب تک قرآن کو تفسیروں اور ترجموں سے سمجھنے کے عادی ہیں اس کتاب سے خود قرآنی آیات سے اس کو زیادہ آسانی اور وضاحت کے ساتھ سمجھ سکیں گے۔

اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کو مفید اور مقبول بنائے۔ اور میری سعی مشکور ہو۔ آمین۔

اسلم جیراجپوری

قرول باغ۔ نئی دہلی

شوال ۱۳۵۲ھ

یہی حال ترجموں کا ہے۔ وہ بھی اسی سلسلہ سے چلتے ہیں۔ جس سلسلہ سے تفسیریں اور بجز الفاظ کے معانی کے کسی قرآنی حقیقت کی توضیح ان سے نہیں ہوتی اس لیے قرآن فہمی کے لیے نہ تفسیریں کارآمد ہیں نہ ترجمے بلکہ قرآن قرآن ہی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس طرح پر کہ جس مسئلہ کو سمجھنا مقصود ہو اس کے متعلق جسقدر تعلیمات قرآن کی مختلف سورتوں اور آیتوں میں ہوں ان سب کو ایک جگہ فراہم کرکے مرتب کر لیا جائے۔ میں نے اس کتاب میں یہی کیا ہے۔

اس میں کل چھ مسئلے بیان کیے گئے ہیں۔ خالق۔ مخلوق۔ دین۔ رسالت۔ کتاب اور معاد۔ جن میں عقائد کے جملہ مہمات اصول آجاتے ہیں ہر ایک کے تحت میں چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات قائم کیے گئے ہیں جن کے متعلق قرآنی آیات درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک عنوان کے اوپر اختصار کی غرض سے کم سے کم آیتیں لکھی گئی ہیں اور استیعاب کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر میں ان عنوانات میں سے ہر ایک کے تحت میں مکمل قرآنی تعلیمات درج کرنے لگتا تو میرا مقصود جو ایک مختصر کتاب تیار کرنا تھا فوت ہو جاتا۔ اور ان چھ مسئلوں میں سے ہر ایک پر اس کتاب سے بڑی بڑی کتابیں خالص قرآن ہی سے تیار ہو جاتیں۔

یہ کتاب درحقیقت اس آبحیات یعنی قرآن کا ایک پیالہ ہے جس کو اس غرض سے میں نہیں لایا ہوں کہ ناظرین کی پیاس بجھاؤں بلکہ اس لیے کہ ان کے شوق کو بڑھاؤں تاکہ وہ خود اس چشمۂ زندگی پر پہونچنے کی خواہش کریں۔ کیونکہ قرآن سے کسی طرح اور کسی حالت میں بھی کوئی تفسیر۔ کوئی شرح اور کوئی کتاب مسلمانوں کو مستغنی نہیں کر سکتی۔ یہ صرف اس لیے لکھی گئی ہے کہ قرآن کے سمجھنے میں کچھ مدد دے سکے۔

میں نے اس کتاب کے متن کی بنیاد قرآن کے نصوص صریحہ پر رکھی ہے تاکہ انکار یا بحث کی گنجائش نہ نکل سکے۔ اپنی طرف سے کوئی بات اس میں نہیں بڑھائی ہے نہ کوئی تشریح کی ہے بلکہ قرآن کے اصول کے مطابق

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ۴۴ — لوگوں کی طرف جو کچھ اتارا گیا ہے تو اُن کے سامنے رکھدے اور (اُنپر چھوڑ دے) شاید وہ غور کریں۔

صرف قرآنی تعلیمات بیان کر دی ہیں کہ لوگ خود تدبر و تفکر کرکے سمجھیں۔ اگر میں نے کہیں کوئی تشریح

تمہید

قرآن اللہ کا نور آسمان سے نازل ہوا۔ شروع میں جن لوگوں پر وہ اترا تھا وہ تعلیم یافتہ نہ تھے بلکہ اُمی تھے۔ مگر رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ تبلیغ۔ اور تعمیل سے انھوں نے قرآن کو سمجھا اور اُس پر عمل کیا اور ایسی کامیابی حاصل کی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

اس کے بعد جب اہل اسلام اپنے تاریخی ادوارحیات میں بہت سے علوم و فنون کے مالک ہوئے بلکہ عالم کی جملہ اقوام میں ممتاز ہو گئے تو بدقسمتی سے قرآن سے ان کا رشتہ ٹوٹ گیا، اماموں نے فقہیں مرتب کر دیں جن کو عوام نے اپنی ضروریات کے لیے کافی سمجھ لیا اور قرآن سے بے نیاز ہو گئے اور اہل علم میں بجائے قرآن کے مفسرین کی بنائی ہوئی تفسریں رواج پا گئیں۔ وہ ان کے پڑھنے پڑھانے میں لگ گئے اور قرآن متروک ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرون اولیٰ میں جو ذہنیت قرآن نے پیدا کی تھی وہ بعد کے مسلمانوں میں نہ رہی۔ نہ وہ تقوی رہا نہ وہ للہیت۔ نہ وہ اخلاص نہ وہ اتحاد۔ جس کی وجہ سے انعامات الٰہی کے فیضان میں بھی کمی آتی گئی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ ۱۱	اللہ کسی قوم کی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی ذہنیت کو نہ بدلیں۔

اور آج تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ سلف کو جو جو نعمتیں اُس نے دی تھیں ان کو ایک ایک کر کے خلف سے چھین لیا ہے

گو اس تنزل کے اسباب اور بھی بہت سے ہیں لیکن میرے نزدیک اصولی اور سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ تفسیریں جو علماء میں متداول ہیں انکا انداز شروع سے آج تک ایک ہی ہے۔ وہ سلسلہ بسلسلہ قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ ان سے آیات اور اور الفاظ کی تشریح تو ضرور ہو جاتی ہے مگر قرآنی مسائل سمجھ میں نہیں آتے۔ کیونکہ وہ قرآن میں مسلسل نہیں بیان کیے گئے ہیں۔ بلکہ مختلف سورتوں اور آیتوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

الله

کی ہے یا اپنی طرف سے کوئی بات کہی ہے تو اس کو حاشیہ میں نیچے لکھدیا ہے تاکہ اصل کتاب سے الگ رہے۔ میں اپنی باتوں کو اتنی وقعت بھی نہیں دیتا کہ کوئی صاحب اُن پر اعتراض کی زحمت گوارا کریں۔ میرا مقصود صرف یہ ہے کہ قرآن کو قرآن ہی سے سمجھیں۔

میں نے عنوانات کے ذیل میں اختصار کی غرض سے بہت کم آیتیں لکھی ہیں بلکہ اکثر آیتوں کے ٹکڑے ہی جتنے عنوانوں کی توضیح ہوجاتی تھی درج کیے ہیں۔ جو صاحب اس کتاب کو غور سے پڑھیں اُن کو چاہیئے کہ جو آیتیں یا آیتوں کے ٹکڑے میں نے درج کیے ہیں اُن کو اصل قرآن میں دیکھ لیں ماقبل و مابعد سے مسئلہ کی مزید توضیح ہوجائیگی اسی لیے میں نے ہر آیت کا جو اس کتاب میں درج کی ہے شمارہ دیدیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو۔ اوپر آیت کا شمارہ ہے اور نیچے سورت کا۔

ہر ایک آیت یا آیت کا ٹکڑا اس امر کو اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد درج کیا ہے کہ اپنی جگہ پر اس کے ٹھیک وہی معنی ہیں جس معنی میں میں نے اُس کو لیا ہے۔

ہر چند کہ شمارہ دیدینے کے بعد اصل آیت کا درج کرنا ضروری نہ تھا بلکہ صرف ترجمہ کافی تھا لیکن چونکہ یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نئی ہے نیز مسلمان ابتک اصل کو بھی ترجمہ کے ساتھ دیکھنے کے عادی ہیں اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ اصل آیات بھی لکھدی جائیں لیکن غیر مسلموں کے ہاتھوں میں پہنچانے کے لیے میری خواہش یہ ہے کہ بلا آیات کے صرف ترجمہ ہی کے ساتھ اس کو چھپواؤں تاکہ اُن پر گراں نہ گزرے اور وہ آسانی کے ساتھ قرآنی تعلیمات سے واقف ہوجائیں۔

میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ قرآن کے اندر میں نہ خود اپنا کوئی خیال لیکر گھسا ہوں نہ کسی کے خیال کی پروا کی ہے بلکہ دیانت و تقویٰ کے ساتھ قرآن کو خود قرآن ہی سے اپنی بصیرت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ جہاں جہاں مجھ سے غلطیاں ہوئی ہوں اگر طالبین قرآن اُنسے مجھ کو مطلع فرمائیں گے تو میں ممنون ہونگا اور انشاءاللہ اپنے خیال اور کتاب دونوں کی اصلاح کردونگا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ ۱۳/۲

اللہ وہ ہی جس نے آسمانوں کو جنھیں تم دیکھ رہے ہو بلا ستون کے اُٹھایا پھر وہ عرش پر جا براجا۔ اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا۔ ہر ایک ایک معین مدت کے لیے چل رہا ہی اللہ انتظام کی تدبیر کرتا ہی اور تفصیل کے ساتھ اپنی نشانیاں بتلاتا ہی کہ تم کو اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین آجائے

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۱۳/۳

اور وہی ہی جس نے زمین کو پھیلایا اور اُس میں دریا اور پہاڑ بنائے اور اسمیں ہر ہر پھل کے دو دو جوڑے بنائے وہ رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہی اس میں اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے ہیں۔

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ ۱۳/۴

اور زمین کے ٹکڑے پاس پاس ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے دو شاخے درخت اور بلا دو شاخ والے بھی جو سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں مگر پھل کے لحاظ ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کر دیتے ہیں۔ اسمیں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ ۴۰/۷۹ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ ۴۰/۸۰

اللہ وہ ہی جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے۔ انہیں سے کسی پر تم سوار ہوتے ہو اور کسی کو کھاتے ہو اور تمہارے واسطے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ بھی کہ تم انپر (سوار ہو کر) جہاں دل چاہتا ہو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر تم لدے پھرتے ہو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا

اور تمہارے لیے چوپایوں میں بڑی عبرت ہی کہ اُن کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے ہم خالص دودھ تمکو پلاتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٰیات اللہ

اللہ کی ذات اگرچہ انسان کی عقل و فہم سے بالاتر ہی مگر اس کی شناخت اس کے ان کاموں سے ہوسکتی ہی جو خود ہمارے اندر اور ہمارے گردوپیش نمایاں ہیں۔ اللہ نے اپنے ایسے افعال کو جو اس کے سوا کسی دوسرے کے ہو نہیں سکتے ہمارے لیے بیان کیا ہی تاکہ ان کے ذریعہ سے ہم اس کو پہچان سکیں۔

یہ نشانیاں اور شہادتیں اس کثرت کے ساتھ جابجا قرآن میں بیان کی گئی ہیں کہ اپنے ہر لیاقت اور ہر استعداد کا انسان اللہ کی معرفت حاصل کرکے اس پر ایمان لاسکتا ہی چند آیات نقل کرتا ہوں۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ ۱۶۴/۲

حقیقت یہ ہی کہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو وہ (سامان) لیکر چلتی ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہی۔ اور اس پانی میں جو اللہ بادل سے برساتا ہی جس سے مرجانے کے بعد زمین کو زندہ کردیتا ہی اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا رکھنے میں اور ہواؤں کے الٹ پھیر میں اور اس بدلی میں جو آسمان و زمین کے درمیان کام پر لگی ہوئی ہی اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

کیا اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانیوالا ہے

اللہ

اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے[1]۔ اسکے نور کی مثال ہے جیسے طاق میں چراغ، چراغ شیشے میں شیشہ گویا سپید تارا، چراغ جلایا جاتا ہے زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے جو نہ مشرقی ہو نہ مغربی جس کا تیل بے لو لگائے چمک رہا ہو۔ روشنی پر روشنی اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثال[2] بیان کرتا ہے۔ اور اس کو ہر شے کا علم ہے (طاق) ان گھروں میں جن کے بلند کرنے کی اللہ نے اجازت دی ہے[3] اور جن میں اس کا نام لیا جاتا ہے۔ ان میں صبح اور شام وہ لوگ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں جن کو کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہیں باز رکھتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں پھر جائیں گی۔

اللہ کی ذات عظیم الشان اور غیر محدود اور انسان ایک ذرۂ بے مقدار جس کے علم کے ذرائع بہت

---

[1] یہاں نور کے معنی منور یعنی روشن کرنے والے کے لینا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں نور ہی کی مثال بیان کی گئی ہے۔

[2] اس مثال کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ عبادت خانہ سے مراد ہے دین۔ طاق سے مومن۔ شیشہ سے اس کا آئینۂ دل۔ چراغ سے ایمان۔ اور مبارک زیتون کے تیل سے وہ ہدایت جو کلام الٰہی سے حاصل ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔

[3] یہاں سے مسجدوں کو بلند بنانے کی اجازت نکلتی ہے۔

سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ ۱۶/۶۶
جو پینے والوں کے لیئے خوشگوار ہی

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہی کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا

اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ ۳۰/۲۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
کیا پھر تم آدمی ہو گئے چلتے پھرتے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا
کہ اس نے تمیں میں سے تمہارے جوڑے پیدا کیئے تاکہ تم ان کے پاس

اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ
آرام لو اور تمہارے درمیان الفت اور مہربانی رکھدی اس میں ان

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۳۰/۲۱ وَمِنْ
لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ
میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے

اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
رنگوں کا اختلاف ہی۔ اس میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اور

لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ ۳۰/۲۲ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ
اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا اور اس کے

النَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ
فضل کا ڈھونڈھنا ہی۔ اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ ۳۰/۲۳
ہیں جو بات مانتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
اور وہی ہی جس نے تمہارے کان۔ آنکھیں اور دل

وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ۲۳/۷۸
پیدا کیئے۔ تم کم شکر کرتے ہو۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ ۵۲/۳۵
کیا وہ بلا کسی شے کے پیدا ہو گئے ہیں یا خود ہی خالق ہیں یا

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ ۵۲/۳۶
انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہی نہیں بلکہ (اللہ پر) یقین نہیں رکھتے

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
یقین لانے والوں کے لیے زمین میں بہت نشانیاں

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ ۵۱/۲۱
ہیں اور تمہارے نفوس میں بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ
تم کیسے اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۲/۲۸
تم کو زندہ کیا پھر تم کو ماریگا پھر جلائیگا پھر تم اسکی طرف بلائے جاؤگے

اور یہ معیت محض علمی نہیں ہی بلکہ ذاتی ہی

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ ۸۵-۸۳-۸۲-۸۴ (۵۶) — توکیوں نہیں (واپس لوٹا لیتے) جب جان حلق تک پہنچتی ہے اور تم اُسوقت دیکھتے رہتے ہو اور ہم بہ نسبت تمہارے اس سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔

کیونکہ اگر معیت ذاتی نہ ہوتی تو نظر آنے کے ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۱۶ — اور ہم شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔

ہمارے فلسفیانہ احکام کہ معیت ذاتی کی صورت میں زمانی یا مکانی ہونا لازم آتا ہی۔ اُس قادرِ بے ہمتا پر جو ہماری عقلوں سے بالاتر ہی نہیں چل سکتے۔ وہ باوجود ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے بھی زمان و مکان سے بری ہی۔ کیونکہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہی۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۹/۴۲ — اُس جیسی کوئی چیز نہیں۔

اُس کی ذات رشتے۔ قرابت اور ولادت سے بری ہی۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۱۱۲-۴-۳ — نہ وہ جنا نہ جنا گیا نہ اس کا کوئی بھائی بند ہی

صفات

جس طرح اللہ کی ذات بے مثل ہی اسی طرح اس کی صفات بھی بے مثل ہیں لیکن ہم کو سمجھانے کے لیئے اس نے اپنے انھیں افعال سے جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں انہیں الفاظ میں جن کو ہم استعمال کرتے ہیں اپنے صفات بیان کیئے ہیں۔ ان میں کچھ ثبوتی ہیں اور کچھ سلبی۔ ہم مختصراً چند صفات کا بیان قران سے نقل کرتے ہیں۔

رحمت

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۱۳۳ (۶) — اور تیرا رب بے نیاز ہی رحمت والا۔

تھوڑے اور ناقص کیونکر اس کا ادراک کرسکے۔ اس لیے اللہ نے جو ہر شے کا علم رکھتا ہی ہماری عقل و فہم کے مطابق آیت بالا میں اپنے نور کو ایک مثال سے سمجھایا ہی۔

نور کی صفت یہ ہی کہ وہ خود نمایاں ہو اور دوسری چیزوں کو نمایاں کرے۔ وہ نور مطلق جس سے عالم ہستی ظہور پذیر ہوا ہی آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہی لیکن اُس کا جلوہ مومن کی چشم بصیرت میں ہی۔ ظاہری نگاہیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ — نگاہیں اُس کو نہیں پاتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہی

وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ — وہ لطیف ہی اور باخبر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام شوق دیدار میں پکار اُٹھے۔

اَرِنِىٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ — مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

جواب ملا

لَنْ تَرٰىنِىْ — تو مجھے ہرگز دیکھ نہ سکیگا۔

آنکھیں زمین اور آسمان کے جس نور کو دیکھتی ہیں وہ تو اُس کا بنایا ہوا ہی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — تعریف اس اللہ کے لیے ہی جس نے آسمانوں اور زمین

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ — کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔

اللہ سب کے ساتھ ہی۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ — اور تم کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہی۔

وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ — اور تو کسی حال میں ہو اور قرآن کا کوئی حصہ پڑھے اور

قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا — تم کوئی کام نہیں کرتے ہو مگر یہ کہ اس کی مصروفیت کے وقت

اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ — ہم تمہارے اوپر گواہ ہوتے ہیں۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ — کیا وہی نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے۔ وہ لطیف ہے اور باخبر۔

اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ — وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ — وہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ — اللہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور اُن (بھیدوں) کو جو لوگوں کے سینوں میں چھپے ہوئے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ — اللہ کے اوپر نہ کوئی زمین کی چیز مخفی ہے اور نہ آسمان کی۔

وَمَا مِنْ غَائِبَۃٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ — اور آسمان اور زمین کی کوئی مخفی بات ایسی نہیں جو کتاب مبین[1] (علم الٰہی) میں لکھی نہ ہو۔

اللہ نے اپنے علم کو کتاب سے تعبیر کیا ہے۔

یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ — جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے اور جو پتا گرتا ہے اُس کا بھی علم رکھتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں جو دانہ ہے اور جو تر اور خشک ہے وہ سب کتاب مبین میں ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ — کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ان سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہیں۔ بے شک وہ لکھی ہوئی ہیں اور اللہ کے اوپر یہ آسان ہے۔

اس کے علم میں غیب اور حضور یکساں ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ — وہ غیب اور حضور سب کا جاننے والا ہے اور حکیم ہے باخبر۔

---

[1] کتاب مبین صحیفۂ فطرت ہے۔ اور علم الٰہی انسان کے علم کی طرح حصولی نہیں ہے بلکہ ہر شی اُس میں حاضر ہے۔ اسی کتاب مبین کو دوسری جگہ کتاب حفیظ بھی کہا ہے۔
قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْھُمْ وَعِنْدَنَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ — زمین اِن مُردوں کو کھا کر جس قدر کم کر رہی ہے ہم جانتے ہیں اور ہمارے پاس حفاظت کرنے والی کتاب ہے۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۶/۱۲ — اُس نے اپنی ذات پر رحمت لازم کرلی ہے۔

درحقیقت قوانین فطرت کی اساس ہی رحمت پر ہے اور مخلوق کی ہر قسم کی کفالت اور تکمیل ہی اس نظام کا ماحصل ہے۔ کیونکہ عرش جہاں سے عالم کا انتظام ہوتا ہے اس پر رحمٰن مستوی ہے اور جملہ اُمور کی زمام رحمت ہی کے ہاتھوں میں ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۲۰/۵ — رحمت والا عرش پر بیٹھا ہے۔

اور حاملین عرش پکارتے ہیں۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ۴۰/۷ — اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر شئی پر حاوی ہے۔

انسان کی گمراہیوں اور خطاکاریوں کو دیکھتے ہوئے بھی اللہ اپنی رحمت سے ان کو نوازتا ہی رہتا ہے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۱۳/۶ — تیرا رب انسانوں پر باوجود ان کے گناہوں کے بھی بخشش ہی کرتا ہے

اور اس کا اعلان یہ ہے

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۱۵/۴۹ — میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہوں

جہنم خود انسان کی اپنی ہی کرتوت ہے ورنہ اُس رحمٰن و رحیم کو کیا غرض کہ کسی کو ستائے۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۴/۱۴۷ — اگر تم شکر گزار رہو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تم کو عذاب دے۔

علم

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۶/۸۰ — میرا رب ہر شے پر اپنے علم سے حاوی ہے

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۳۴/۲ — جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے ان سب کو وہ جانتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۱۵/۸۶ — بے شک تیرا رب پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝	اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر ہم نے اُس کو ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنایا۔ پھر نطفہ کو لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت مڑھا۔ پھر ہم نے اُس کو دوسری مخلوق بنایا۔ سو اللہ برکت والا ہے جو سب بنانیوالوں سے بہتر ہے۔
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۝	اللہ جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہی۔ جس کو چاہتا ہی بیٹیاں دیتا ہی اور جس کو چاہتا ہی بیٹے دیتا ہی۔ یا ملے جلے بیٹے اور بیٹیاں۔ اور جس کو چاہتا ہی بانجھ بنا دیتا ہی۔
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ ۝	ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا [1]
سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	پاک ہی اللہ جس نے ان چیزوں میں سے جن کو زمین اُگاتی ہی اور خود اُن کی ذاتوں میں سے اور اُن چیزوں میں سے جن کو وہ نہیں جانتے ہیں ہر شے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

رزاقیت

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۝	اور زمین کے جتنے جاندار ہیں سب کی روزی اللہ کے ذمہ ہی۔
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۝	اور کتنے ہی جاندار ہیں کہ وہ اپنا کھانا لادے نہیں پھرتے اللہ ان کو بھی روزی دیتا ہی اور تم کو بھی۔

[1] اللہ نے نہ صرف نباتات اور حیوانات کو بلکہ ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہی۔ یہاں تک کہ اس غیر مرئی عالم کی مخلوقات کو بھی جواب خورد بینوں سے دیکھا جاتا ہی یا جسکا ابھی تک انسان کو علم نہیں ہی

علم غیب خاصہ الٰہی ہے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ — اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انکو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ — کہدے کہ آسمان و زمین میں جو لوگ ہیں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

اللہ کا علم حقیقی ہے نہ وہ بھولتا ہے نہ بھٹکتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى — نہ میرا رب بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ — اللہ تمہارے عملوں سے غافل نہیں ہے۔

خالقیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ — تعریف اس اللہ کے لیے ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ — اور وہی ہے جسنے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہر ایک ایک مدار میں پڑے تیر رہے ہیں۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ — اللہ ہر شی کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہ ہر شی کا خبر گیراں ہے۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ — اللہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کریگا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤگے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ — اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ جو کچھ اللہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۱۱۵/۲
مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۱۳/۶
رات اور دن میں جو کچھ بستا ہے وہ اللہ ہی کا ہے

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۷/۶۳
آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
کہدے کہ اے میرے اللہ تو ملک کا مالک ہے

مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
جس کو چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے

مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۲۶/۳
جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ ۸۳/۳۶
پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر شے کی ملکیت ہے۔

حکومت

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۵۷/۶
اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔

لَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۲۶/۱۸
اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۴۱/۱۳
اللہ حکم دیتا ہے اس کے حکم پر گرفت کرنیوالا کوئی نہیں

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۲۵۶/۲
اس کا قبضہ آسمان اور زمین پر پھیلا ہوا ہے۔

كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۱۱۶/۲
سب اُس کے فرمانبردار ہیں۔

غلبہ

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ ۲۱/۱۲
اور اللہ اپنے کام پر غالب رہنے والا ہے۔

اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۱۶۵/۲
ساری قوت اللہ ہی کے لیے ہے۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۷/۴۸
آسمان اور زمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ
اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنیوالا نہیں اور اگر

فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۱۶۰/۳
وہ تمہیں چھوڑدے تو اسکے بعد کون تمہاری مدد کریگا۔

لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۱۳۲/۲۰	ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم خود تجھ کو روزی دیتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۵۸/۵۱	حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی رازق ہے۔ قوت والا زبردست۔
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۶۲/۲۹	اپنے بندوں میں سے اللہ جس کی روزی کو چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۲۷/۴۲	اور اگر اللہ اپنے بندوں کی روزی وسیع کر دیتا تو وہ زمین میں بغاوت کر دیتے لیکن وہ بقدر اُتارتا ہے جسقدر چاہتا ہے۔
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۲۴/۸۰ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۲۵/۸۰ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۲۶/۸۰ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۲۷/۸۰ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۲۸/۸۰ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۲۹/۸۰ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۳۰/۸۰ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۳۱/۸۰ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۳۲/۸۰	انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف نظر ڈالے۔ ہم نے پانی برسایا۔ پھر زمین کو پھاڑا۔ پھر اُس میں دانہ اُگایا۔ اور انگور اور ترکاری۔ اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ۔ اور پھل اور چارا۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۳/۳۵	لوگو، اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دے۔

ملکیت

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۱۲۰/۵	آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک اللہ ہی ہے
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۶۳/۳۹	آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ	اپنے رب سے جو اُن کے اوپر ہے ڈرتے ہیں اور جو کچھ
مَا يُؤْمَرُوْنَ ۵۰/۱۶	اُن کو حکم دیا جاتا ہی بجالاتے ہیں۔
هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ	بادشاہ ہے پاک عیب سے بری۔ امن دینے والا۔ نگہبان۔
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا	زبردست۔ بگڑی کو سنوارنے والا۔ صاحب کبریا اللہ
يُشْرِكُوْنَ ۲۳/۵۹ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔ وہی پیدا کرنے والا۔
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى	بنانیوالا اور صورت دینے والا ہی اسکے اچھے اچھے نام ہیں۔ جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۲۴/۵۹	آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی تسبیح پڑھتا ہی وہ زبردست حکمت والا ہے

احیاء و امانت

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ	اللہ وہ ہی جس نے تمکو پیدا کیا پھر تم کو روزی دی پھر
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۴۰/۳۰	موت دیگا پھر تم کو زندہ کریگا۔
يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ	وہ مردے سے زندہ کو نکالتا ہی اور زندے سے مردہ کو نکالتا
مِنَ الْحَىِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۱۹/۳۰	ہی اور زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد جلاتا ہی
اَلَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ ۲/۶۷	(اللہ) وہ ہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔

ازلیت و ابدیت

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ	اول اور آخر اور ظاہر اور باطن وہی ہے اور وہ
وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۳/۵۷	ہرشئے کو جاننے والا ہی۔

بے نیازی

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ	اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ۲۱/۵۸ — اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

جلال

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۵۵ — تیرے عزت اور بزرگی والے رب کا نام برکت والا ہے۔

وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۲۷/۳۰ — اور اس کی شان آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند ہے۔

وَلَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۳۷/۴۵ — اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی بڑائی ہے۔

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا — آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کا)

الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۳۷ — رب ہے رحمت والا جس سے لوگ بول نہ سکیں گے۔

عظمت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ۴۱/۲۴ — کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ اللہ ہی کی تسبیح پڑھتے ہیں اور پرندے بھی جو پر پھیلائے اڑتے ہیں۔ ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح کو جانے ہوئے ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ ۴۴/۱۷ — ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کی تسبیح نہ پڑھتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۴۲ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۵/۴۲ — جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے اور وہ بلند رتبہ اور بڑا ہے (اس کی ہیبت سے) بعید نہیں کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور ملائکہ اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۴۹/۱۶ — آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں وہ اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے (بھی) اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۱۵/۲۱ — ہم ایک معین اندازہ سے اُس کو اُتارتے ہیں۔

اللہ نے ہر شی کی تخلیق کی غرض کا اندازہ معین فرمایا۔ اس کی تکمیل کے لیے اسکو قوتیں دیں اور پھر اس کی طرف اُس کی رہنمائی کی۔

الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۳/۸۷ — اُسی نے پیدا کیا اور درست کیا اور اُسی نے اندازہ مقرر کیا اور اُس کی ہدایت دی۔

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ۲۳/۷۷ — کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا۔ پھر ہم نے ایک محفوظ ٹھکانے میں اسکو رکھا معین اندازہ تک ہم نے اندازہ لگایا اور ہم اچھے اندازہ لگانے والے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۳۹/۳۶ — سورج اپنے ایک ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے یہ زبردست علم والے کا اندازہ لگایا ہوا ہے اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں معین کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ کر کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔

تقدیر علم الٰہی ہے۔ اللہ ہر زمانہ سے بالاتر ہے۔ ہر خبر اُسکے علم میں ہے۔ کوئی شئے اُس سے خارج نہیں۔

مَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۲۲/۵۷ — جتنی مصیبتیں زمین میں اور تمہاری ذات پر نازل ہوتی ہیں اُن کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ہم نے کتاب میں لکھ رکھا ہے یہ اللہ کے اوپر آسان ہے

قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ۹/۵۱ — کہدے کہ ہمارے اوپر کوئی مصیبت نہیں آئیگی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھدی ہے۔

لیکن مقدرات کو لکھ کر اس کا قلم خشک نہیں ہوگیا ہے بلکہ جو رد و بدل چاہتا ہے انکیں کرتا رہتا ہے

يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ — اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے

وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ — اور اللہ بے نیاز تعریف کے لائق ہے

وَقَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ — اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور وہ جو دنیا میں ہیں انکار کریں

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ — پھر بھی اللہ بے نیاز قابل تعریف ہے

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ — جو کوشش کرے گا وہ اپنی ذات کے لیئے

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ — کوشش کریگا اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے۔

قدرت

قدرتِ الٰہی ہر شئے پر حاوی ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ — اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا۔

الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا — اور اسی قدر زمینوں کو۔ ان سب میں اُس کا حکم اترتا

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ — رہتا ہے تاکہ تم یقین کرلو کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَ — لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو لے جائے اور دوسروں

يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا — کو لائے اور اللہ اسپر پوری قدرت رکھتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ — اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شئی اُس کو

وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا — عاجز کرسکے وہ علم والا صاحب قدرت ہے۔

قدر کے معنی اندازہ کے ہیں۔ ہر شئے کا اندازہ بھی اللہ ہی کا کام ہے۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ — ہر شئے کو ہم نے ایک اندازہ پر پیدا کیا۔

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا — اللہ نے ہر شئے کے لیے ایک اندازہ بنایا۔

وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ — ہر شئے اُس کے پاس ایک اندازہ پر ہے

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ — جتنی چیزیں ہیں اُن کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ ۱۲۹/۳	وہ جس کو چاہے بخشے اور جسکو چاہے عذاب دے۔
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ	کہدے کہ اے میرے اللہ تو ملک کا مالک ہی
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ	جس کو چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے
مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۲۶/۳	جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔
وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ ۳۰/۷۶	بے مشیت الٰہی تم نہیں چاہ سکتے۔

وحدت

اللہ اپنی ذات وصفات ہر لحاظ سے یکتا ہی

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱/۱۱۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲/۱۱۲	کہدے کہ وہ اللہ یکتا ہی اور اللہ پناہ دینے والا ہی۔
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اور تمہارا معبود تو اکیلا اللہ ہی اُس کے سوا کوئی معبود
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۱۶۳/۲	نہیں۔ رحم کرنے والا مہربان ہی
وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي	اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہی اور
الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۸۴/۴۳	اور زمین میں معبود ہی۔

صفات سلبی

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۳،۴/۱۱۲	نہ جنا نہ جنا گیا نہ اس کا کوئی ہمسر ہی۔
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي	نہ وہ اولاد رکھتا ہی نہ سلطنت میں کوئی اس کا شریک
الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۱۱۱/۱۷	ہی نہ وہ کمزور ہی کہ کوئی اُس کا مددگار ہو۔
لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ	نگاہیں اُس کو نہیں پاتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا
وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۱۰۳/۶	ہی۔ وہ لطیف اور باخبر ہی۔
وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا	اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اُسکو جو انکے درمیان

وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ١٣/٣٩ — اسی کے پاس اُمّ الکتاب ہے۔

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ٣٥/١١ — کسی عمر والے کی نہ عمر بڑھائی جاتی ہے نہ کسی کی عمر گھٹائی جاتی ہے مگر یہ کہ وہ کتاب میں ہے۔

ارادہ

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ١١/١٠٧ — حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ٥/١ — بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ٣٦/٨٢ — اس کا امر بس یہی ہے کہ جب وہ کسی شئے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتی ہے۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ٢١/٢٣ — وہ جو کچھ کرے اسکے بارے میں اُس سے پوچھا نہیں جائیگا اور لوگ پوچھے جائینگے

مشیت [1]

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ٢٨/٦٨ — اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے

[1] مشیت وہ نوامیس الٰہی ہیں جنکا عمل عالم میں جاری و ساری ہے اور اسلام اور کفر سب اُسکی تحت میں ہیں۔ لیکن جن حدود میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے ان میں اس سے مشیت الٰہی نہیں مطلوب ہے بلکہ رضائے الٰہی ہے۔ کفر اگرچہ اُس کی مشیت سے خارج نہیں مگر اس کی رضا کے خلاف ہے۔

وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ٣٩/٧ — اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا۔

کفار کو غلط فہمی یہ تھی کہ مشیت مطلوب ہے۔

سیقول الذین اشرکوا لوشاء اللہ ما اشرکنا ولا اٰباؤنا ولاحرمنا من شیءٍ کذٰلک کذب الذین من قبلھم حتیٰ ذاقوا باسنا۔ قل ھل عندکم من علمٍ فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون ٦/١٤٨ — مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے آباء اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ اُنھوں نے ہمارا عذاب چکھا۔ ان سے پوچھ کہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ اُسکو ہمارے سامنے نکالو۔ تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو اور اٹکل ہی دوڑاتے ہو۔

وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشآء اللہ اطعمہ ان انتم الا فی ضلال مبین ٣٦/٤٧ — کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنکو اگر اللہ چاہتا تو کھلا دیتا۔ تم لوگ تو بس صریح گمراہی میں ہو۔

انسانی اعضا کی نسبت اللہ کی طرف

قرآن میں بعض الفاظ انسانی اعضا پر دلالت کرنیوالے، اللہ کے بارے میں بولے گئے ہیں۔[۱]

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۲۸/۸۸ — اس کی ذات کے سوا ہر شئی ہلاک ہونیوالی ہے

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا ۱۱/۳۷ — اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا۔

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ ۵۱/۴۷ — آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — قیامت کے دن ساری زمین اُسکی ایک مٹھی میں ہوگی

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۳۹/۶۷ — اور آسمان لپٹے ہوئے اُس کے داہنے ہاتھ میں۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۶/۱۲ — اس نے اپنے نفس پر رحمت لازم کرلی ہے۔

اسماء حسنیٰ

اللہ کے جتنے نام ہیں سب صفاتی ہیں۔ ایک اللہ ہی اسم ذات ہے جو ہمیشہ سے اسی خالق عالم کے لیے بولا جاتا ہے اور کبھی اس کا استعمال دوسرے معبودوں کے لیے نہیں ہوا۔ اُن کے لیے بلا الف لام کے اِلٰہ مستعمل ہے جس کی جمع آلِہہ ہے۔

ان اسماء حسنیٰ کو جو قرآن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہوئے ہیں بہ ترتیب حروف تہجی ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ ساتھ آیت اور سورت کا حوالہ بھی ہے۔

۱	اللہ	۱/۱	اسم ذات	۴	الاعلیٰ	۸۷/۱	بالاتر
۲	الاحد	۱۱۲/۱	یکتا	۵	الاول	۵۷/۳	ازلی
۳	الآخر	۵۷/۳	ابدی	۶	الباری	۵۹/۲۴	بنانیوالا

[۱] لیس کمثلہ شئی، کی شان اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے کہ ان الفاظ کا قیاس ہم اپنے اوپر کریں۔ جس طرح اس کی ذات ہماری فہم سے بالاتر ہے اسی طرح اس کے بارے میں ان الفاظ کی حقیقت بھی۔
بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا استعمال ہمارے طریقہ کلام کے مطابق ہوا ہے۔

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۵۰/۳۸

میں ہی چھ دن میں پیدا کیا اور تکان نے ہمکو چھوا تک نہیں

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ۴۴/۳۸

اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اُس کو جو ان کے درمیان میں ہی کھیل بنانے کے لیے نہیں پیدا کیا

وَمَا کَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۱۱/۱۱۷

اور تیرا رب اُن بستیوں کو جن کے باشندے اصلاح کر رہے ہوں ظلم سے ہلاک نہیں کیا کرتا۔

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۶/۱۴

اور وہی (سب کو) کھلاتا ہی کوئی اُس کو نہیں کھلاتا۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۲/۲۵۵

اُسے نہ اونگھ آتی ہی اور نہ نیند۔

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۲/۲۵۵

اور ان دونوں (آسمان و زمیں) کی حفاظت اُسپر گراں نہیں گزرتی

لَا يَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا يَنْسٰی ۲۰/۵۲

نہ میرا رب بھٹکتا ہی اور نہ بھولتا ہی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۴/۴۰

اللہ ایک ذرہ کے برابر ظلم نہیں کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۷/۲۸

اللہ بُری بات کا حکم نہیں دیتا ہی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۱۳/۱۱

اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ اپنی ذہنیت کو نہ بدلیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۳/۹

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۱۰/۶۴

اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں۔

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۳۰/۳۰

اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۳۵/۴۳

تو اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا نہ پائیگا۔ اور تو اللہ کے دستور کو ٹلتا ہوا نہ پائیگا۔

نمبر	اسم	حوالہ	معنی
۴۵	القدیر	۱۴۹/۴	قدرت والا
۴۶	القدوس	۲۳/۵۹	پاک
۴۷	القریب	۶۱/۱۱	قریب
۴۸	القوی	۱۹/۴۲	زور والا
۴۹	القهار	۱۶/۱۳	قابو رکھنے والا
۵۰	القیوم	۲۵۵/۲	سنبھالنے والا
۵۱	الکبیر	۹/۱۳	بزرگ
۵۲	الکریم	۴۰/۲۷	سخی
۵۳	اللطیف	۱۰۳/۶	نظر نہ آنے والا
۵۴	المتعال	۹/۱۳	بلند رتبہ
۵۵	المتین	۵۸/۵۱	قوت والا
۵۶	المتکبّر	۲۳/۵۹	بزرگی والا
۵۷	المجیب	۶۱/۱۱	دعا قبول کرنیوالا
۵۸	المجید	۱۵/۸۵	بڑائی والا
۵۹	المصوّر	۲۴/۵۹	صورت بخشنے والا
۶۰	المقیت	۸۵/۴	روزی دینے والا
۶۱	المقتدر	۵۴/۵۵	قدرت والا
۶۲	الملک	۳/۱۱۴	بادشاہ
۶۳	الملیک	۵۵/۵۴	مالک
۶۴	المؤمن	۲۳/۵۹	امن دینے والا
۶۵	المولیٰ	۷۸/۲۲	آقا
۶۶	المهیمن	۲۳/۵۹	محافظ
۶۷	النصیر	۳۱/۴۲	مدد کرنے والا
۶۸	الواحد	۱۶/۴۰	اکیلا
۶۹	الواسع	۲۴۷/۲	وسعت والا
۷۰	الودود	۱۵/۸۵	پیار کرنے والا
۷۱	الوکیل	۱۰۲/۶	کارساز
۷۲	الولیّ	۲۸/۴۲	مددگار
۷۳	الوهّاب	۸/۳	دینے والا

ان کے علاوہ بعض صفات الٰہی مرکب الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں، مثلاً رفیع الدرجات احسن الخالقین۔ ذو الفضل وغیرہ۔ ان سب کو ملانے سے اسمارِ حسنیٰ کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے۔

نمبر	نام	حوالہ	معنی
٧	الباطن	٣/٥٧	پوشیدہ
٨	البرّ	٢٨/٥٢	احسان کرنیوالا
٩	البصیر	٢٧/٤٢	دیکھنے والا
١٠	التوّاب	١٦٠/٢	توبہ قبول کرنیوالا
١١	الجبّار	٢٣/٥٩	بگڑی کو سنوارنیوالا
١٢	الحسیب	٨٦/٤	حساب لینے والا
١٣	الحفیظ	٥٧/١١	حفاظت کرنیوالا
١٤	الحق	٦٢/٢٢	برحق
١٥	الحکیم	٧٣/٦	حکمت والا
١٦	الحلیم	٤١/٣٥	بردبار
١٧	الحمید	٢٨/٤٢	قابل حمد
١٨	الحیّ	٢٥٥/٢	زندہ
١٩	الخالق	٢٤/٥٥	پیدا کرنیوالا
٢٠	الخبیر	٧٣/٦	باخبر
٢١	الخلّاق	٨٦/١٥	پیدا کرنیوالا
٢٢	الربّ	١/١	پروردگار
٢٣	الرّحیم	٢/١	مہربان
٢٤	الرّحمٰن	٢/١	رحم والا
٢٥	الرّزّاق	٥٨/٥١	روزی رساں
٢٦	الرّقیب	١/٤	نگراں
٢٧	الرّؤوف	٦٥/٢٢	شفقت کرنیوالا
٢٨	السّلام	٢٣/٥٩	سلامتی دینے والا
٢٩	السمیعُ	١١/٤٢	سننے والا
٣٠	الشاکر	١٤٧/٤	قدردان
٣١	الشکور	٣٤/٣٥	شکر کا بدلہ دینے والا
٣٢	الشہید	١١٧/٥	حاضر
٣٣	الصمد	٢/١١٢	پناہ دینے والا
٣٤	الظاہر	٣/٥٧	ظاہر
٣٥	العزیز	٢٣/٥٩	زبردست
٣٦	العظیم	٢٥٥/٢	بڑا
٣٧	العفو	١٤٩/٤	معاف کرنیوالا
٣٨	العلیم	٣٨/٣٥	علم والا
٣٩	العلیُّ	٦٢/٢٢	برتر
٤٠	الغفور	٤١/٣٥	بخشنے والا
٤١	الغفّار	٨٢/٢٠	بخشنے والا
٤٢	الغنی	٤٠/٢٧	بے نیاز
٤٣	الفتّاح	٢٦/٣٤	حق نمایاں کرنیوالا
٤٤	القادرُ	٦٥/٦	قدرت والا

مخلوق

ثُمَّ اسْتَوٰىٓ اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ — پھر آسمان کی طرف رُخ کیا اور وہ دہواں تھا

فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا — اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی یا ناخوشی

قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ — سے آؤ ان دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ — پھر دو دن میں ان کو سات آسمان بنایا۔ اور ہر ایک

سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۝ — آسمان میں اپنا حکم اُتارا۔

اللہ نے زمین اور آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہی سب چھ دن میں پیدا کیئے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے

وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ — درمیان ہی چھ دن میں پیدا کیا اور ہمکو تکان نے چھوا تک نہیں

ان دنوں کی حقیقت سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ اسوقت نہ سورج تھا نہ چاند

قرآن نے اتنا بتلایا ہی۔

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا — اور تیرے رب کے نزدیک ایک دن ایسا ہے

تَعُدُّوْنَ ۝ — جیسے تمہارے شمار سے ہزار برس۔

سات آسمان اور سات زمین ؎۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ — اللہ وہ ہی جس نے سات آسمان پیدا کیئے

مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۝ — اور زمین بھی انھیں کے برابر۔

؎۱ سما کے معنی بلندی کے ہیں اور ارض کے معنی پستی کے۔ زمین کے اوپر ساتوں آسمان سات بلندیاں ہیں اور بالاترین سما کے نیچے چھ آسمان معہ زمین کے سات پستیاں اس طرح پر سات آسمان اور ایک زمین سے ملکر سات بلندیوں اور سات پستیوں کی تعداد پوری ہو جاتی ہی۔
نو آسمانوں کا تخیل جن میں کرسی و عرش بھی ایک ایک آسمان قرار دیئے گئے ہیں قرآن کی تصریحات کے بالکل خلاف ہی قرآن میں جہاں جہاں بھی ذکر ہی سات ہی آسمانوں کا ہی۔ کرسی و عرش آسمان نہیں ہیں۔ ان کی تفصیل عالم امر کے بیان میں آئیگی۔

عالم خلق

اللہ نے پہلے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ یہ عالم خلق ہی۔ پھر اُن کے انتظام اور تدبیر امر کے لیے عرش پر بیٹھا۔ یہ عالم امر ہی۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۵۴

تمہارا رب وہ ہی جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر بیٹھا وہ رات کو دن پر ڈھک دیتا ہی اور رات دن کے پیچھے لپکی چلی آرہی ہی اور سورج اور چاند اور ستارے اُسکے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں سن رکھو کہ اُسی نے پیدا کیا اور اُسی کا حکم (جاری) ہی اللہ برکت والا ہی سارے جہانوں کا پروردگار۔

عالم خلق اللہ کی آفرینش ہی اور عالم امر اُس کی حکومت اور دونوں اُس کے بنائے ہوئے ہیں

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهٗ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۹ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ۱۰

کہدے کہ کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں[۱] پیدا کیا۔ اور دوسروں کو اس کا ہمسر بناتے ہو وہ سارے جہانوں کا پروردگار ہی اُسنے زمین میں اُسکے اوپر پہاڑ گاڑ دیے اور اسمیں برکت دی اور اسکی پیداوار کا اندازہ ٹھہرایا یہ کل چار دن میں سب سوال کرنیوالوں کے لئے یکساں۔

---

[۱] سورۂ والنازعات کی آیت (وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا) سے یہ خیال کرنا کہ زمین آسمان کے بعد بنائی گئی ہی صحیح نہیں کیونکہ اس میں صرف زمین کے ہموار کرنے کا ذکر ہی نہ کہ اُس کی تخلیق کا۔

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

یہ اندازہ زبردست علم والے اللہ کا باندھا ہوا ہی اور چاند کی ہم نے منزلیں ٹھہرادی ہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ کر کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہوجاتا ہی۔ نہ سورج سے بن پڑتا ہی کہ وہ چاند تک پہنچ جائے نہ رات دن سے آگے بڑھتی ہی سب اپنے اپنے دائرے میں تیرتے ہیں۔

رات اور دن

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور وہی ہی جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب ایک ایک دائرے میں پڑے تیر رہے ہیں۔

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا سو رات کی نشانی کو ہم نے ماند کردیا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل (معاش) تلاش کرو۔ اور برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

کہدے کہ دیکھو تو! اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک تمہارے اوپر رات رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہی جو تمہارے پاس روشنی لائے۔ کیا تم سنتے نہیں؟ کہدے کہ دیکھو تو! اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک تمہارے اوپر دن رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہی جو تمہارے پاس رات لائے جس میں

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) کسی اپنے سے بڑے سورج کی کشش پر گھوم رہا ہو۔ اس صورت میں سماء دنیا یعنی قریب ترین بلندی میں وہ سارے افلاک شامل ہونگے جن میں نظام شمسی کے سیارے گردش کر رہے ہیں۔

لہ "كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ" لفظ پر بھی کل فی فلک ہوتا ہی جس سے ممکن ہی کہ اس امر کی طرف اشارہ ہو کہ سیاروں کی گردش دوری ہی۔

زمین اور آسمان ملے جلے ایک گول مول ڈھیر تھے اللہ نے انکو الگ الگ کیا۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ	کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین ملے
وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۳۰/۲۱	جلے ڈھیر تھے ہم نے اُن کو الگ الگ کیا۔

آسمان کے سات طبقات

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا [۵۱] ۱۵/۷۱	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کے تہ بر تہ سات آسمان بنائے۔
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۱۷/۲۳	اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے۔
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۳۲/۲۱	اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا۔[۵۲]
وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۱۲/۷۸	اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔

آسمان میں شگاف نہیں ہیں

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ	کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُنکے اوپر آسمان کس طرح
بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۶/۵۰	بنایا ہے اور آراستہ کیا ہے اور اُس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

سورج اور چاند

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ	وہی ہے جس نے سورج کو تمہارے لیئے روشنی بنایا اور چاند
الْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا	کو نور اور اُسکی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور
عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۵/۱۰	حساب معلوم کر لیا کرو۔
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ	اور سورج اپنے ایک ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے[۵۳]

[۵۱] طباقا کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے۔ بعد کی آیت میں طرائق کا لفظ ہے جسکے معنی رستوں کے ہیں یعنی سیاروں کے مدار اور افلاک۔

[۵۲] عالم بالا سے روزانہ بیشمار تارے ٹوٹتے رہتے ہیں۔ لیکن اللہ نے کرہ اثیر میں ایسی تاثیر رکھدی ہے کہ وہ ٹکڑے زمین تک پہنچتے پہنچتے ہوا میں جذب ہو کر خاکستر بنجاتے ہیں اور زمین کے باشندے اُنکی نقصان رسانی سے محفوظ رہتے ہیں۔ بعد کی آیت میں شداد کے لفظ سے ممکن ہے کہ اسی امر کی طرف اشارہ ہو۔

[۵۳] ایک معین مدار پر سورج کی حرکت سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ وہ ذاتی نہیں ہے بلکہ قسری ہے۔ جس سے امکان ہے کہ سورج معہ اپنے عوالم کے

بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ ٦/٩٧
تری کی تاریکیوں میں اُن سے رستہ پاؤ۔

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ
ہم نے ورلے آسمان کو ستاروں کی زینت سے

الْكَوَاكِبِ ٣٧/٦ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ
آراستہ کیا۔ اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ کیا۔ وہ

مَّارِدٍ ٣٧/٧ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ
ملاء اعلیٰ کی طرف کان نہیں لگانے پاتے۔ اور

وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ٣٧/٨ دُحُورًا
ہر سمت سے اُن کے بھگانے کو شہاب پھینکے جاتے

وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ٣٧/٩ إِلَّا مَنْ
ہیں اور اُن کے لیے لازمی عذاب ہی۔ مگر جو کوئی کچھ

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ٣٧/١٠
اُچک لیتا ہی تو دہکتا ہوا انگارا اُس کے پیچھے لگتا ہی۔

ابرو بارش وغیرہ

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا
اور ہم نے بار دار کرنے والی ہوائیں بھیجیں

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ
اور بادل سے پانی برسایا، اُس سے تمکو سیراب کیا

لَهُ بِخَازِنِينَ ١٥/٢٢
اور تم نے تو اُس کو نہیں جمع کر رکھا تھا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادل کو ہانکتا ہی،

يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى
پھر اُن کو ملاتا ہی پھر اُن کو تہ بتہ کرتا ہی پھر تو بادل

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ
کے بیچ میں سے مینہ کو نکلتے دیکھتا ہی اور بادل کے (اولوں

السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ
کے) پہاڑوں سے اللہ اولے برساتا ہی۔ سو جسپر چاہتا ہی

بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ ۖ يَكَادُ
اُن کو گراتا ہی اور جس سے چاہتا ہی اُن کو موڑ دیتا ہی۔

سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ۔ ٢٤/٤٣
اُس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو اُچکے لیے جاتی ہی۔

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
وہی ہی جس نے تمہارے لیے بادل سے پانی برسایا

لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ١٦/١٠
جسکو تم پیتے ہو اور جس سے درخت پیدا ہوتے ہیں (جن میں

يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿۲۷/۲۰﴾	تم آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ اُسی نے اپنی رحمت سے رات
وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا	اور دن (دونوں) تمہارے لیے بنائے کہ تم آرام بھی پاؤ۔ اور اس کا
فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۷۳/۲۰﴾	فضل (روزی) بھی تلاش کرو اور تاکہ شکر گزار رہو۔

ماہ وسال

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ	لوگ تجھ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدو کہ اس سے
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ﴿۱۸۹/۲﴾	لوگوں کے (معاملات) اور حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں[1]
إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا	مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے
عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ	ہیں اُسی دن سے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا
وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ﴿۳۶/۹﴾	کیا۔ ان (بارہ) میں سے چار حرمت والے ہیں۔
إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ	مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی ہی جس سے
الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا	کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ ایک سال اس کو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے
لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا	سال حرام تاکہ اللہ کے حرام کیے ہوئے (مہینوں) کی گنتی کی مطابقت
مَا حَرَّمَ اللَّهُ ﴿۳۷/۹﴾	کر کے جسکو اللہ نے حرام کر دیا ہی اُس کو حلال کر لیں۔[2]

ستارے اور ٹوٹتے ہوئے تارے[3]

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا	وہی ہی جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے کہ تم خشکی اور

[1] شرعی مہینہ جس کے حساب سے رمضان کے روزے۔ عید و حج وغیرہ فرائض ادا کیے جاتے ہیں ہلالی ہی۔

[2] نسی کو گمراہی اسوجہ سے قرار دیا ہی کہ اس سے حلال مہینے حرام اور حرام حلال ہو جاتے ہیں۔ چونکہ کبیسہ میں بھی یہی خرابی پیدا ہو گی اس لیئے وہ بھی ناجائز ہوگا اور جس طرح اسلامی مہینہ قمری ہی اسی طرح اُسکا سال بھی قمری ہی ہوگا غالباً اسوجہ سے سابقہ آیت میں حج کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اس کی ادائیگی کا تعلق پیداوار سے ہی جو فصل کے اوپر ہوتی ہی اور جس کے لیے فصلی سن کا لحاظ رکھنا ضروری ہی۔

[3] ہیئت دانوں نے شہاب ثاقب کے اسباب و علل بیان کرنیکی تو کوشش کی ہی لیکن ابتک اُس کی غرض و غایت کا پتہ نہیں لگا سکے ہیں۔

فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ	جس کا پینا خوش گوار ہے، اور وہ شور و تلخ، اور تم دونوں
وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ	میں سے تازہ گوشت (مچھلیاں) کھاتے ہو اور زیور
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۱۲/۲۲	(موتی) نکال کر پہنتے ہو۔

دریا اور چشمے وغیرہ

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ	اور اُس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے کہ وہ تم کو لیکر
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ	جھکنے نہ پائے اور دریا اور راستے بنا دیئے کہ تم اپنی منزل
تَهْتَدُوْنَ ۱۴/۵	مقصود کو پہنچو۔
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ	کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادل سے پانی برسایا
مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ۲/۳۹	پھر زمین میں اُس کے چشمے بہائے۔
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ	اور ہم نے ایک اندازہ کے ساتھ بادل سے پانی
فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۱۸/۲	برسایا پھر اُس کو زمین میں ٹھہرا دیا
وَفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۳۴/۲۳	اور ہم نے اس میں پانی کے چشمے بہائے
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۳۱/۷۹	اسی میں سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا۔
وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ	بعض پتھر وہ ہیں جن سے چشمے پھوٹ نکلتے
الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ	ہیں اور بعض وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور اُنسے
الْمَآءُ ۷۴/۲	پانی بہنے لگتا ہے۔

معدنیات

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ	اور ہم نے لوہا اتارا۔ اُس میں بڑا رعب اور
شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ	لوگوں کے لیئے فائدہ ہے اور اس لیے کہ اللہ جان لے

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَ
النَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۱۱/۱۶

(مویشیوں کو) چراتے ہو اس سے تمہارے لیے کھیتی،
زیتون، کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہی۔ اس میں
سوچنے والوں کے لیے بے شک بڑی نشانی ہی۔

زمین

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا
فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
مَّوْزُوْنٍ ۱۹/۱۵ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ
وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۲۰/۱۵

اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اُس میں پہاڑ جما دیے
اور ہر مناسب چیز اُس میں اُگائی، اور ہم نے
اُس میں تمہارے لیے معاش کی چیزیں رکھ دیں
اور ان کے لیے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۱۵/۶۷

وہی ہی جس نے تمہارے لیے زمین کو ہموار کر دیا ہی۔
اُس کے اطراف میں گھومو، اور اُس کی روزی کھاؤ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا
لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۱۹/۷۱

اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنا دیا ہی
کہ تم اُس کے کھلے کھلے رستوں میں چلو۔

سمندر

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۱۲/۴۵

اللہ وہ ہی جس نے سمندر کو تمہارے لیے مسخر کر دیا
کہ اُس میں اُس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تم روزی
تلاش کرو اور تاکہ شکر گزاری کرو۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۲۰/۵۵

دو سمندر نکالے کہ (آپس میں) مل جاتے ہیں، ان دونوں
میں ایک آڑ ہوتی ہی جس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ

دونوں سمندر برابر نہیں ہیں یہ میٹھا خوش ذائقہ ہے

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	تمہارے مویشیوں کے لیے۔
فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ	دانہ اور گٹھلی کا چیرنے والا جو مردہ کو زندہ سے
مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ﴿۹۵﴾	نکالتا ہے اور زندہ کو مردہ سے۔

حیوانات

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ	اور اللہ نے سارے جانداروں کو پانی سے پیدا کیا۔ انہیں
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ	سے کچھ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے وہ ہیں جو دو
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ	پاؤں پر چلتے ہیں اور ان میں سے وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے
عَلٰى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۵﴾	ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا
الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ﴿۲۹﴾	اور ان دونوں میں جانداروں کا پھیلانا۔[1]
وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ	اور اس نے تمہارے لیے مویشی پیدا کیے جنہیں
مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا	تمہاری جڑاول ہے اور جن کو تم کھاتے ہو اور انسے تمہارے
جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ	لیے رونق ہے جب شام کو لاتے ہو اور جب صبح کو چرائی پر
﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا	لیجاتے ہو۔ وہ تمہارے بوجھ اُن شہروں تک لیجاتے ہیں
بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ	جہاں تک تم بلا جانکاہی کے پہنچ نہیں سکتے تھے حقیقت یہ ہے کہ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ	تمہارا رب تمہارے اوپر شفقت رکھتا ہے اور مہربان ہے اور گھوڑے
وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ	اور خچر اور گدھے کہ تم ان پر سوار ہوتے ہو اور زینت بھی۔ اور وہ

[1] اب بڑی بڑی دوربینوں سے دیکھنے کے بعد بعض حیاتہ دانوں کو سیاروں میں آبادی کا امکان نظر آنے لگا ہے۔ اور قرآن تصریح کے ساتھ زمین اور آسمان دونوں میں دابہ کا وجود بتاتا ہے۔ آیت ماسبق میں دابہ کی تشریح گزر چکی ہے کہ اس میں انسان، چوپائے اور رینگنے والے جاندار سبھی شامل ہیں۔

مَن يَّنصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالغَيب ۲۵	کہ بلا اُس کے دیکھے کون اُسکی اور اُسکے رسولوں کی مدد کرتا ہی
وَاَسَلنَا لَهٗ عَينَ القِطرِ ۱۲ / ۲۲	اور ہم نے اسکے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔
وَالقَنَاطِيرِ المُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ ۳ / ۱۴	اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر لگے ہوئے۔
وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيهِ فِي النَّارِ ابتِغَاءَ حِليَةٍ اَو مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثلُهٗ ۱۳ / ۱۷	اور ان (دھاتوں) میں بھی جن کو زیور یا دوسرے سامانوں کے لیے آگ میں تپاتے ہیں ایسا ہی جھاگ ہوتا ہی

نباتات

وَهُوَ الَّذِي اَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخرَجنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيءٍ فَاَخرَجنَا مِنهُ خَضِرًا نُّخرِجُ مِنهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخلِ مِن طَلعِهَا قِنوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّن اَعنَابٍ وَّالزَّيتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشتَبِهًا وَّغَيرَ مُتَشَابِهٍ اُنظُرُوا اِلٰى ثَمَرِهٖ اِذَا اَثمَرَ وَيَنعِهٖ ۹ / ۶	اور وہی ہی جس نے بادل سے پانی برسایا پھر ہم نے اُس سے ہر (روئیدگی) کے کوے نکالے۔ پھر ہم نے اُس سے ہری ہری ٹہنیاں نکالیں جنسے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں گچھے جھکے ہوئے اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور مختلف جب وہ پھل لائے تو اُس کے پھل کو دیکھو پھر اُس کے گدرانے کو
فَليَنظُرِ الاِنسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۲۴	انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے پر نظر ڈالے
۲۵ اَنَّا صَبَبنَا المَاءَ صَبًّا ۲۵ ثُمَّ شَقَقنَا الاَرضَ شَقًّا ۲۶ فَاَنبَتنَا فِيهَا حَبًّا ۲۷ وَّعِنَبًا وَّقَضبًا ۲۸ وَّزَيتُونًا وَّنَخلًا ۲۹ وَّحَدَائِقَ غُلبًا ۳۰ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۳۱	ہم نے پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑا اور اُس میں دانے اگائے اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور میوہ اور چارہ تمہارے توشہ کے لیے اور

وَسَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمۡ بَاۡسَکُمۡ ۸۱/۱۶

بچاتے ہیں اور زرہیں کہ تم کو لڑائی میں زد سے محفوظ رکھتی ہیں

مکان اور خیمے وغیرہ

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ سَکَنًا وَّجَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُیُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَہَا یَوۡمَ ظَعۡنِکُمۡ وَیَوۡمَ اِقَامَتِکُمۡ وَمِنۡ اَصۡوَافِہَا وَاَوۡبَارِہَا وَاَشۡعَارِہَا اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ۸۰/۱۶ وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَکۡنَانًا ۸۱/۱۶

اللہ نے تمہارے لیئے تمہارے گھروں کو ٹھکانا بنایا اور چارپایوں کی کھال سے خیمے جن کو تم اپنے سفر اور اقامت کے دن ہلکا پاتے ہو۔ اور اُن کے اون روؤں اور بالوں سے بہت سے سامان اور کارآمد چیزیں جو ایک وقت تک فائدہ دیتی ہیں۔ اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے بنائے اور پہاڑوں سے چھپ بیٹھنے کی جگہیں۔

جنّ

جن ایک آتشیں مخلوق ہے جس کو اللہ نے انسان سے پہلے آگ سے پیدا کیا۔

وَالۡجَآنَّ[1] خَلَقۡنٰہُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ۲۷/۱۵

اور جن کو ہم نے آدم سے پہلے لُو کی گرمی سے پیدا کیا۔

وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍ ۱۵/۵۵

اور جن کو آگ کی لو سے پیدا کیا۔

ابلیس کی پیدائش آگ سے ہے

قَالَ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ ۷۶/۳۸

بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اُس کو تو نے مٹی سے بنایا۔

---

[1] جان کا لفظ قرآن میں جن کے لیے بھی مستعمل ہوا ہے (فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذَنۡۢبِہٖۤ اِنۡسٌ وَّلَا جَآنٌّ) اُس دن اُس کے گناہ کی بابت کسی جن و انس سے نہیں پوچھا جائیگا۔ اور سانپ کے لیے بھی (فَلَمَّا رَاٰہَا تَہۡتَزُّ کَاَنَّہَا جَآنٌّ) جب اس کو اس طرح چلتے ہوئے دیکھا جیسے سانپ (فَاَلۡقٰىہَا فَاِذَا ہِیَ حَیَّۃٌ تَسۡعٰی) اُنھوں نے اپنا عصا پھینکا وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۸/۱۶

پیدا کریگا وہ چیزیں جن کو تم جانتے نہیں ہو۵۷

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِىْ جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۷۹/۱۶

کیا انھوں نے پرندوں پر نظر نہیں ڈالی جو آسمان کی فضا میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان کو اللہ کے سوا کون سنبھالے ہوئے ہے

وَهُوَ الَّذِىْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۱۴/۱۶

اور وہی ہی جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۶۹/۱۶

اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دلمیں یہ بات ڈالدی کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور لوگ جو ٹٹیاں بناتے ہیں انمیں چھتے بنا پھر ہر قسم کے پھولوں کو کھا اور اپنے رب کی راہ میں سیدھی چلی جا، اُس کے پیٹ سے مختلف رنگ کی پینے کی چیز (شہد) نکلتی ہی جس میں لوگوں کے لیے شفا ہی۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طَآئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۳۸/۶

اور جتنے جاندار زمین پر چلتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں بازوؤں سے اُڑتے ہیں وہ سب کے سب تمہاری طرح قومیں ہیں

لباس

يَا بَنِىْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۲۶/۷

اے آدم کے فرزندو! ہم نے تمہارے لیے لباس اُتارا ہی جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپاتا ہی اور زینت ہی اور تقوی کا لباس تو سب سے بہتر ہی۔

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ

اور اُس نے تمہارے لیے کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے

۵۷ اس میں اُن سواریوں کی پیشین گوئی ہی جو آیندہ ہونہوالی تھیں۔

بِاِذْنِ رَبِّہٖ۔ وَمَن یَّزِغْ مِنْھُمْ عَنْ اَمْرِنَا — سامنے کام کرتے تھے (انسے کہدیا گیا تھا) کہ انمیں سے جو ہمارے

نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ۔ یَعْمَلُوْنَ — حکم سے کترائیگا اُس کو ہم آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ بناتے

لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ — تھے اُنکے لیے جو وہ چاہتے تھے یعنی محرابیں اور مورتیں اور لگن حوض

کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ — جیسے اور دیگیں ایک ہی جگہ جمی رہنے والی۔

انھیں کو شیطان بھی کہا گیا ہے

وَالشَّیٰطِیْنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ — اور (سلیمان کے تابع کردیا ہم نے) شیاطین کو (جو) سب معمار اور غوطہ خور تھے

ان میں سے بعض اسقدر سرکش تھے کہ زنجیروں میں باندھ کر رکھے جاتے تھے۔

وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ — اور دوسرے (شیاطین بھی) جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَھَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ — اور ہم نے بہت سے جن و انس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں۔

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ — انکے دل ہیں جنسے وہ سمجھتے نہیں۔ انکی آنکھیں ہیں جنسے وہ

بِھَا وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ — دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جنسے وہ سُنتے نہیں وہ چوپاویں

اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا۔ اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ — کی طرح ہیں بلکہ انسے بھی زیادہ گمراہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت

بَلْ ھُمْ اَضَلُّ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ — میں پڑے ہوئے ہیں۔

ابلیس

ابلیس ایک جن کا نام ہے۔ جب ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کریں تو ابلیس نے سرکشی کی جسکی وجہ سے ملعون کرکے ملاءِ اعلیٰ سے نکال دیا گیا۔

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ — جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۔ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ — ایک انسان بنانیوالا ہوں تو جب میں اُسکو درست کرلوں اور اسمیں

وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ — اپنی روح پھونک دوں تو تم اُس کے آگے سجدہ میں گرجانا۔

ابلیس جن کی قوم سے ہی۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ — وہ جن میں سے تھا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی

آتشی جن انسان کو نظر نہیں آتے کیونکہ ابلیس اور اُس کے قبیلہ کے متعلق ہی کہ۔

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ — وہ اور اُس کا قبیلہ تم کو وہاں سے دیکھتا ہی جہاں سے تم اُن کو نہیں دیکھتے۔

جن عالم بالا کی خبریں سُننے آسمان پر جایا کرتے ہیں اور اُنکے اوپر شہاب ثاقب ٹوٹتے ہیں۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ — اور ہم نے آسمان میں ستارے بنائے اور دیکھنے والوں کے لیئے اُسکو سجایا اور ہر ملعون شیطان سے اُسکی حفاظت کی مگر جو چوری سے سُننے تو اُس کے پیچھے شہاب کا دہکتا ہوا انگارا ہو لیتا ہی۔

جنوں میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض کافر۔

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ — اور ہم میں سے کچھ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان

جن و انس[۵]

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ — اور سلیمان کے لیئے اُسکے لشکر جن و انس اور طیر کے جمع کیئے گئے۔ اور وہ صف بصف کھڑے کیئے جاتے تھے۔

فوج کے علاوہ ان کے پاس جن کاریگر۔ معمار اور غوطہ خور وغیرہ بھی تھے۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ — اور کچھ جن ایسے تھے جو اپنے مالک کے حکم سے ان کے

---

۵ جن کا لفظ قرآن میں صرف مکی سورتوں میں آیا ہی۔ مدنی سورتوں میں کہیں نہیں آیا اور انس کا لفظ بلا جن کے سارے قرآن میں کہیں مستعمل نہیں ہوا ہی اس سے خیال ہو سکتا ہی کہ جن و انس کے الفاظ جہاں جہاں ساتھ ساتھ آئے ہیں وہاں جن کے معنی آتشیں جن کے نہیں ہیں بلکہ انسانوں ہی کے ایک طبقہ کے ہیں۔

فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۶۴

اور انھیں وعدے دلا اور شیطان کے وعدے ان لوگوں سے تو دھوکے ہی کے ہوتے ہیں۔

اس کے بعد آدم کو ہدایت فرمائی۔

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۱۹ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۲۰ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۲۱ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۲۲ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۲۳ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

اور اے آدم! تو مع اپنی بیوی کے جنت میں رہ اور جہاں سے تم دونوں چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے قریب نہ پھٹکنا ورنہ دونوں اپنے اوپر ظلم کرلوگے پھر شیطان نے انہیں ورغلایا تاکہ ان کے سامنے انکی شرمگاہوں کو ظاہر کردے جو انسے چھپی ہوئی تھیں اور کہا کہ تم کو اس درخت سے تمہارے پروردگار نے اسلئے روکدیا ہے کہ کہیں تم فرشتے یا ہمیشہ رہنے والے نہ ہوجاؤ۔ اور ان دونوں سے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں اور دھوکا دیکر ان کو مائل کیا سو جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو انکی شرمگاہیں انکو نظر آنے لگیں اور وہ دونوں جنت کے پتے اُنپر لگے چپکانے اور اُن کے پروردگار نے اُن کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کریگا تو ہم خسارہ میں رہیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم اُترو ایک دوسرے کے دشمن اور تم کو ایک وقت تک زمین پر رہنا ہوگا۔ اور

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ
اِبْلِيْسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا
خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۔ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ
مِنَ الْعَالِيْنَ ۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ قَالَ فَاخْرُجْ
مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۔ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ
الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۸۱/۳۸

چنانچہ سب کے سب ملائکہ نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ
شیخی میں آگیا اور نافرمان بن بیٹھا۔ اللہ نے کہا کہ اے
ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اُس کو سجدہ
کرنے سے تجھے کون سی چیز مانع ہوئی۔ بولا کہ میں اس سے
بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اس کو مٹی
سے بنایا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ یہاں سے نکل جا تو ملعون
ہے۔ اور قیامت تک تیرے اوپر میری لعنت رہیگی
بولا کہ اے میرے پروردگار مجھے اس دن تک مہلت
دے جس دن لوگ اُٹھا کر کھڑے کیے جائیں گے۔ اللہ
نے فرمایا بس تجھے اس دن تک مہلت ہے جسکا وقت معلوم ہے

ابلیس نے اعلان کیا۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ
عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۶۲/۱۷

بولا کہ دیکھ تو یہی وہ ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی
اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک باقی رکھا تو میں اسکی
نسل کو بجز قدر قلیل کے جڑ سے مٹا کر چھوڑوں گا۔

اللہ نے جواب دیا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۶۳/۱۷
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ

اللہ نے کہا کہ جا ان میں سے جو بھی تیری پیروی
کرے گا تو جہنم تم سب کی پوری پوری سزا ہے ان میں
سے جس کو بن پڑے اپنی باتوں سے بہکا اور انپر اپنے سوار اور
پیادے چڑھا لا اور ان کے مال و اولاد میں ساجھی بن

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ اور ابلیس نے جو گمان اُن کی بابت کیا تھا اُس کو سچ
فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کر دکھایا بجز ایمان والوں کے ایک گروہ کے سب اُسکے پیچھے ہو گئے

قیامت کے دن فیصلہ کے بعد شیطان کہیگا۔

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ جب فیصلہ ہو چکیگا تو شیطان کہیگا کہ اللہ نے تم سے سچا
اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ وعدہ کیا تھا۔ اور مینے تم سے وعدہ کیا تھا تو وعدہ خلافی کی اور
فَاَخْلَفْتُكُمْ ۔ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ تمہارے اوپر کوئی زور نہ تھا سوائے اسکے کہ میں نے تمکو پکارا اور تم نے
اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ میری بات مان لی اسلیے مجھے ملامت کرو بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت
وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ کرو، میں نہ تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں نہ تم میری فریاد رسی
اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ کر سکتے ہو۔ تم نے جو پہلے مجھے شریک بنایا تھا میں اس سے
مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ انکار کرتا ہوں ظالموں کیلیئے قیامت میں دردناک عذاب ہے۔

شیطان

سب سے پہلا اور سب سے بڑا شیطان ابلیس ہے جو اپنی سرکشی کی وجہ سے بارگاہ الٰہی سے ملعون ہوا۔ قرآن میں جا بجا اس کو شیطان کہا گیا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اے بنی آدم! کہیں شیطان اسی طرح تمکو نہ دہوکا دے جسطرح
كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اس نے تمہارے والدین کو بہشت سے نکلوایا۔

اس کے علاوہ جو بھی حق سے سرکشی کرے وہ شیطان ہی خواہ جن ہو خواہ انسان۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا اسی طرح ہم نے سرکش انسانوں اور جنوں
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ کو ہر نبی کا دشمن بنایا۔

وہ جن جو آسمانوں کی خبریں لیکر کاہنوں کو پہنچاتے تھے اُن کو بھی شیطان کہا گیا ہے[۵۱]۔

[۵۱] کاہن مشرکوں کے مذہبی پیشوا تھے اور غیب دانی کے مدعی۔

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۲۴ — اسی میں تمہارے لیے سامان ہے۔

یہ معاملہ صرف آدم کے ساتھ نہیں بلکہ آدم کی ذات میں ہر فرزند آدم کے ساتھ تھا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ — اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا — پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو چنانچہ سب نے سجدہ
اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۱۱ — کیا مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ نہیں کیا۔

ہبوط کے وقت آدم کی اولاد کو اللہ نے وصیت کی۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ — اے آدم کے فرزندو! کہیں شیطان اسی طرح تم کو
كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا — بھی نہ بہکائے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے
لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ — نکلوا دیا۔ ان سے ان کے لباس اتروانے لگا کہ اُن کو اُنکی
هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا — شرمگاہیں دکھلائے وہ اور اُسکا قبیلہ تم کو وہاں سے دیکھتا
جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا — ہے جہاں سے تم اُن کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو اُنھیں
يُؤْمِنُوْنَ ۲۷ — لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ — اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں
مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى — (اور) میری آیتیں تمکو سنائیں تو جو کوئی تقویٰ اختیار کریگا اور
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ — (عمل) کو ٹھیک کریگا اُنکے اوپر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ
۳۵ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ — رنجیدہ ہونگے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان سے
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۳۶ — اکڑ بیٹھیں گے سو وہی دوزخی ہیں اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لیکن ان تمام تنبیہوں کے باوجود بنی آدم کی غفلت شعاری سے ابلیس نے اپنا قول سچ کر دکھایا۔

قرین

یہ خیال کہ ہر انسان کے ساتھ اُس کا ایک ہمزاد جن یا شیطان ہوتا ہی قرآن سے ثابت نہیں قرآن میں صرف قرین کا ذکر ہی۔ قرین کے معنی ساتھی کے ہیں، اللہ کی یاد سے روگردانی کرنے والے کے ساتھ ایک شیطان لگا دیا جاتا ہی تاکہ اس کو کفر میں پھنسائے رکھے۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ	اور جو کوئی اللہ کی یاد سے اغماض کرتا ہی تو ہم اُپر
لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ	ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں سو وہ اُسکے ساتھ رہتا ہی
لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم	اور وہ (شیاطین) اُن (غافلوں) کو اللہ کی راہ سے روکتے رہتے
مُّهْتَدُونَ ۝	ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ	اور ہم نے اُن کافروں کے ساتھ بُرے ہمنشین تعینات
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۝	کر دیئے سو اُنھوں نے اُنکے اگلے اور پچھلے کام سب اُنکی نظر میں اچھے کر دکھائے

یہ قرین قیامت کے دن کہیگا۔

وَقَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن	اسکا ساتھی شیطان کہیگا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے تو
كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝	اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود پرلے درجہ کی گمراہی میں تھا۔

اہل ایمان کے ساتھی جو ان کو بہکاتے ہیں ان کے لیے بھی قرین کا لفظ آیا ہی۔

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝	ایک کہنے والا ان میں سے کہیگا کہ میرا ایک ساتھی تھا

بقیہ نوٹ صفحہ ۴۴ - الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ	جو لوگ سود کھاتے ہیں اس طرح اُٹھیں گے جیسے وہ شخص جسکو سانپ
إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۝	نے کاٹ کر مدہوش بنا دیا ہو۔

کیونکہ شیطان کے جو کام قرآن میں بیان کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ دلمیں وسوسہ ڈالتا ہی، برائی کی طرف مائل کرتا ہی۔ بُرے کاموں کو نگاہوں میں اچھا کر دکھاتا ہی۔ فریب دیتا ہی۔ اللہ کی راہ سے بھٹکاتا ہی اور دھوکے میں پھنسائے رکھتا ہی۔ اس کو یہ طاقت نہیں دی گئی ہی کہ کسی کو چھو کر خبطی بنادے۔ یہ مار گزیدہ ہی ہی جس پر غفلت چھاجاتی ہی اور بیہوشی میں رہ رہ کر زور زور سے جھجکتا ہے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ — کیا میں تم کو بتاؤں کہ کس پر شیطان اترتے ہیں

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۲۲۲ يُّلْقُوْنَ — وہ اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر سنی سنائی باتیں اُنپر

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۲۲۳ — ڈال دیتے ہیں۔ اور اُن میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔

منافقوں کے سرغنوں کے لیے بھی شیطان کا لفظ بولا گیا ہی

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا — اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ — کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے سرغنوں سے تنہائی میں

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۱۴ — ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو اُنکے ساتھ ہنسی کرتے ہیں

شیطان کے معنی سانپ کے بھی ہیں۔ شجرۃ الزقوم یعنی ناگ پھنی تھوہڑ کے متعلق قرآن میں ہی

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۶۴ — وہ ایک درخت ہی جو دوزخ کی تلی میں اُگتا ہی اُس کا سرا ایسا

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۶۵ — ہوتا ہی جیسے سانپ کا سر۔

اس آیت میں اگر شیطان کے معنی ابلیس کے لیے جائیں جس کو کسی نے دیکھا نہیں ہی تو یہ تشبیہ بلاغت کے خلاف ہوگی جو قرآن کی شان کے منافی ہی۔ اس لیئے یہاں سانپ کے سوا دوسرے معنی ہو ہی نہیں سکتے[۵]۔

---

[۵] حضرت ایوب علیہ السلام کے ذکر میں بھی شیطان کے یہی معنی ہیں۔

واذکر عبدنا ایوب اذ نادی ربہ انی — اور ہمارے بندہ ایوب کو یاد کر جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے

مسنی الشیطن بنصب وعذاب ۴۱ — سانپ نے ایذا اور تکلیف پہنچائی

کیونکہ ابلیس کو اللہ نے اپنے مخلص بندوں پر کسی قسم کا تسلط نہیں دیا ہی کہ وہ اُن کو کوئی تکلیف پہنچا سکے۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۶۵ — حقیقت یہ ہی کہ میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں ہی۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۹۹ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۱۰۰ — اس کا غلبہ ان لوگوں پر نہیں ہی جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا غلبہ صرف اُن لوگوں پر ہی جو اُس کا ساتھ دیتے ہیں اور اُن پر ہے جو اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

آیت بالا میں بھی شیطان کے معنی سانپ ہی کے ہیں۔

فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَ
نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ
إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۳۰ وَعَلَّمَ آدَمَ
الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
۳۱ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا
إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۳۲ قَالَ يَا آدَمُ
أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم
بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ
وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ۳۳

کیا تو اس میں ایسے شخص کو بادشاہ بنائیگا جو فساد پھیلای
اور خونریزی کرے حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح و
تقدیس کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے
اور اُسنے آدم کو کل چیزوں کے سارے نام سکھا دیئے پھر ان چیزوں
کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو انکے نام
بتاؤ۔ وہ بولے کہ تو پاک ہی جو تو نے ہمکو بتایا ہی اُسکے سوا ہم کچھ
علم نہیں رکھتے تو ہی علم و حکمت والا ہی۔ اللہ نے کہا کہ ای آدم
ان کو ان چیزوں کے نام بتا۔ سو جب آدم نے اُن کو اُن کے
نام بتا دیئے تو اللہ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا
کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم
ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو ان سب کو جانتا ہوں۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ
فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۱۱۵ وَإِذْ قُلْنَا
لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا
إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۱۱۶ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا
مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۱۱۷ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ

اور ہم نے پہلے سے آدم سے عہد لیا تھا سو اُس نے
بھلا دیا اور ہم نے اس میں استقلال نہ پایا اور جب ہمنے
فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا
مگر ابلیس کہ انکار کر بیٹھا۔ ہم نے کہا ای آدم! یہ تیرا اور
تیری بیوی کا دشمن ہی سو تمھیں کہیں جنت سے نکلوا
نہ دے کہ تمھاری شامت آجائے گی جنت میں تو تم نہ بھوکے

بقیہ نوٹ صفحہ قبل۔ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ
مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۱۴
پھر ان کے بعد زمین میں ہم نے تم کو جانشین بنایا کہ دیکھیں کس طرح
کام کرتے ہو۔
حضرت آدم اپنے سے پہلے ساکنان زمین کے بجائے بادشاہ بنائے گئے تھے۔ نیابت حق یا خلافت الٰہی کا خیال صحیح نہیں ہی

کیونکہ اللہ جسکی شان یہ ہی کہ "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ" اُس کا جانشین کوئی کیونکر ہو سکتا ہی۔

يَقُولُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ اَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَئِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾

وہ مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تو اس بات کو سچ مانتا ہے کہ جب ہم مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو پھر ہمکو اٹھا کر بدلا دیا جائے گا۔ وہ کہیگا کہ تم بھی جھانکو۔ وہ جھانکیگا اور اس کو جہنم کی تہ میں دیکھیگا۔

گنہگار قیامت کے دن افسوس کے ساتھ کہیں گے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاۗءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

اس دن گنہگار اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی رسول کے ساتھ رستہ سے لگ جاتا۔ ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے نصیحت آ جانے کے بعد مجھے اس سے برگشتہ کرا دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہی ہے۔

یہ قرین جن بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب جن اور انسان جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا انھیں ہمکو بھی دکھا کہ اپنے پیروں تلے ان کو روندیں کہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

آدم

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً[1] قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ

اور جس وقت کہ تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک بادشاہ بنانے والا ہوں وہ بولے کہ

---

[1] خلافت کے معنی جانشینی کے ہیں۔ اور خلافت فی الارض کے معنی ایک کی جگہ دوسرے کو زمین کا بادشاہ بنانا۔

تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ — پھر ہم نے کمتر سے کمتر درجہ میں اس کو لوٹا دیا بجز اُن

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ — لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے عمل کئے

اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ — کہ اُن کے لیے بے انتہا اجر ہی۔

تخلیق انسان

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ — انسان کے اوپر زمانہ کا ایک ایسا دور گزر چکا ہی

الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝ [۵۱] — کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔

وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ [۵۲] — اور اللہ نے تم کو زمین سے اگایا۔

وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا ۝ — اور اس نے تم کو کئی کئی طرح سے پیدا کیا۔

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝ — اور اللہ نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ۝ — پھر اس کی نسل (مٹی کے جوہر یعنی حقیر پانی (نطفہ) سے بنائی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ — اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر اس کو ایک

طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ — محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر نطفہ کو ہم نے لوتھڑا

۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا — بنایا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا۔ پھر بوٹی کی ہڈیاں

الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا — بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت مڑھا۔ پھر ہم نے

فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا — اس کو ایک نئی مخلوق بنایا۔ اللہ برکت والا ہی جو

اٰخَرَ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝ — سب سے بہتر بنانے والا ہی۔

یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ خَلْقًا — وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریکیوں

---

[۵۱] انسان پیدا ہونے سے پیشتر کوئی قابل ذکر شی تھا، مگر معدوم محض بھی نہ تھا۔ چنانچہ وہ اس حالت میں ''اموات'' یعنی بے جان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہی

کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ۝ — تم بے جان تھے تم کو زندہ کیا پھر موت دیگا اور پھر جلائے گا۔

[۵۲] یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نظریۂ ارتقا کے سمجھنے والوں کے لیے نہایت معنی خیز ہے۔

فِيهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَ
لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ
قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا
سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾
ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ
هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ
اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا
وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ
لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ
الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

رہتے ہو نہ ننگے اور نہ پیاسے ہوتے ہو نہ دھوپ میں رہتے
ہو۔ شیطان نے آدم کو بہکایا اور کہا کہ اے آدم چاہو تو تم کو ہمیشگی
کا درخت بتا دوں اور ایسی سلطنت جو کبھی نہ مٹے۔ ان دونوں
نے اس درخت (کے پھل) کو کھا لیا۔ بس ان کے اوپر انکی
شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور دونوں اُن پر جنت کے پتے
چپکانے لگے۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو بھٹک گیا
پھر اُس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اس کی توبہ قبول
کی اور راہ دکھائی۔ کہا کہ تم دونوں اترو ایک دوسرے
کے دشمن۔ اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے
تو جو میری ہدایت پر چلیگا وہ نہ گمراہ ہو گا نہ بدبخت۔ اور
جو میری نصیحت سے مونہہ پھیریگا تو اُس کی زندگی تنگی
میں گزریگی اور ہم قیامت کے دن اُس کو اندھا اُٹھائیں گے
وہ کہیگا کہ اے رب مجھے تو نے اندھا کیوں اُٹھایا میں تو بینا تھا
اللہ فرمائیگا کہ ایسا ہی (ہونا چاہیے تھا) ہماری آئتیں تیرے پاس
آئیں تو نے اُن کو بھلا دیا۔ اسی طرح آج تو بھلا دیا جائیگا۔

آدم کے گناہ کو اللہ نے معاف نہیں کیا ورنہ اُن کو جنت سے نہ نکالتا۔ صرف اُن کی توبہ قبول کی اور ہدایت کا رستہ دکھایا۔ اور جنت میں واپس پہنچنے کے لیے ایمان اور عمل صالح کی شرط لگا دی

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْٓ اَحْسَنِ

ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت میں پیدا کیا

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ	پھر جب صور پھونکا جائیگا تو اُن کے درمیان میں کوئی
بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنۡ	رشتہ نہ رہیگا اور نہ وہ ایک دوسرے کی بات پوچھینگے جسکا
ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾	(نیکی کا پلہ) بھاری ہوگا وہ کامیاب ہونگے اور جن کا ہلکا
وَ مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ	ہوگا وہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے کو برباد کیا۔ وہ ہمیشہ
خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ فِیۡ جَہَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾	جہنم میں رہیں گے۔
لَنۡ تَنۡفَعَکُمۡ اَرۡحَامُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ	تمہارے رشتہ دار تمہاری اولاد قیامت کے دن
یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ﴿۳﴾	ہرگز تم کو نفع نہیں پہنچائیں گے

انسانی کمزوریاں

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ ہَلُوۡعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا	انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہی، جب اُسکو نقصان پہنچتا
مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّہُ الۡخَیۡرُ مَنُوۡعًا ﴿۲۱﴾	ہی تو گھبرا اٹھتا ہی اور جب فائدہ پہنچتا ہی تو بخیلی کرنے لگتا ہی۔
خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ﴿۳۷﴾	انسان جلدبازی کا پتلا بنایا گیا ہی۔
وَ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا ﴿۲۸﴾	اور انسان کمزور بنایا گیا ہی
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ﴿۴﴾	ہم نے انسان کو مصیبت زدہ پیدا کیا ہی۔
وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ اَکۡثَرَ شَیۡءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾	اور انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہی
وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ	اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ روگردانی
وَ نَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ	اور کنارہ کشی کرتا ہی اور جب اس پر مصیبت آتی ہی تو لمبی
عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾	چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہی۔

تخلیق انسان کی غرض

وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾	میں نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہی کہ میری بندگی کریں

مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۶/۲۳ — میں ایک خلقت سے دوسری خلقت میں پیدا کرتا جاتا ہے۔

جملہ انسانوں کی تخلیق نفسِ واحد سے ہوئی۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ — وہ ہی ہے جس نے تمکو نفس واحد سے پیدا کیا اور اُسی

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۱۹/۹ — سے اُس کا جوڑا پیدا کیا تاکہ اُس کے پاس آرام لے۔

نفخ روح

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ۹/۳۲ — پھر اُس کو ٹھیک کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونکی

نسب اور رشتہ

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا — وہی ہے جس نے پانی (نطفہ) سے آدمی کو پیدا کیا اور

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۱۹/۲۵ — اسی تعلق کو نسب اور رشتہ بنا دیا۔

جملہ انسانی قومیں ایک ہی برادری ہیں۔ ان میں خاندانوں کا اختلاف تعارف کے لیے ہی شرافت کے لیئے نہیں ہی۔ شرافت یعنی بزرگی کا مدار صرف تقویٰ پر ہی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ — لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا

وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ — اور تمہاری برادریاں اور کنبے بنا دیئے کہ آپس میں شناخت رکھو

لِتَعَارَفُوا۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۱۳/۲۶ — تم میں سی سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہی

یہود و نصاریٰ کے نسبی فخر کا ابطال

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ — اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے

أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ۔ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ — پیارے ہیں کہدو کہ پھر وہ کیوں تمہارے گناہوں کی بدولت تمکو

بِذُنُوبِكُمْ۔ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۱۸/۵ — سزا دیتا ہی۔ بلکہ تم بھی انھیں انسانوں میں سی ہو جن کو اللہ نے پیدا کیا ہی

نسب اور رشتے جیتے جی تک کے لیے ہیں۔

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؏	اور انسان کو وہ چیزیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ	اور بے شک ہم نے بنی آدم کو برتری دی اور
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ	خشکی اور تری میں ان کو سوار کرایا۔ اور پاک چیزوں کی روزی
وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ؏	انکو دی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ہم نے انکو فضیلت بخشی[1]
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا	اور اللہ نے خود تمہیں میں سے تمہاری بیویاں پیدا کیں
وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً	اور تمہاری بیویوں سے تم کو بیٹے اور پوتے دیے اور پاک
وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ؏	چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں۔
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ	اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ	اور بادل سے پانی برسایا پھر اُس سے تمہاری روزی
بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ	کے لیے پھل نکالے، اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ	اُسکے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیوں کو تمہارے اختیار
؏ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ	میں کر دیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا کہ وہ
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؏ وَآتَاكُمْ مِنْ	دونوں گھوم رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے کام
كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ	میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا وہ سب تم کو دیا اور اگر تم
لَا تُحْصُوهَا ؏	اللہ کی نعمتیں گنو تو نہیں گن سکتے۔
وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ	اور وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ اُس
لَحْمًا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى	سے تازہ گوشت کھاؤ اور زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو تم اُس میں
الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ	کشتیوں کو دیکھو گے کہ پانی چیرتی ہوئی جا رہی ہیں اور اسلیے

[1] بنی آدم کو اللہ نے بہت سی مخلوقات پر عزت بخشی ہے مگر کل مخلوقات سے اُنکا اشرف ہونا ثابت نہیں بہت ممکن ہے کہ انہیں عوالم میں سے کسی عالم میں اس سے بہتر مخلوق موجود ہو

بارِ امانت

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ
ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا

وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا
ان سب نے اس کے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور ڈر گئے۔ اور

وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ
آدمی نے اسے اُٹھا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظالم

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ
اور جاہل ہے۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور عورتوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ
اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے

وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
اور مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۷۲/۳۳
اللہ غفور رحیم ہے۔

امانت پیش کرنے کی غرض یہ بتائی گئی کہ منافقوں اور مشرکوں کو سزا دی جائے اور مومنوں کو جزا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ امانت دین ہے جس کے ماننے والے کو جزا اور منکر کو سزا ملتی ہے۔

انسان پر اللہ کے انعامات

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
نکالا تم کچھ نہ جانتے تھے اور تمہارے لیے کان بنائے

وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۷۸/۱۶
آنکھیں اور دل کہ تم شکر گذاری کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ
اے انسان! تجھے اپنے ربّ کریم کے آگے کس چیز نے گستاخ بنایا

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۷/۸۲
اُس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھ کو درست کیا، پھر تیرے جوڑ بند مناسب بنائے

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ[۱] الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۳/۹۶
اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا

---

[۱] ماقبل کی آیت میں اللہ نے انسان کو پیدا کرنے پر اپنے آپ کو کریم کہا۔ اور اس آیت میں علم عطا کرنے پر اپنی شان میں تفضیل کا صیغہ اکرم استعمال فرمایا جس سے اس امر کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ تشریف علم خلعت وجود سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

ایک انسان کا دوسرے کو غلام بنانا فطرت کے خلاف ہے۔ لیکن دنیا میں غلامی رائج ہو گئی تھی۔ اور نزول قرآن کے زمانہ میں عربوں کے پاس بھی مملوک تھے، قرآن نے بعض مصالح کی وجہ سے اُن مملوکوں پر جو اُن کی غلامی میں آچکے تھے اُن کی ملکیت کو بدستور رہنے دیا[1]۔ مگر اُن کی آزادی کے لیے بھی بہت سی راہیں نکال دیں۔ اول یہ کہ انسان کی شکر گذاری کے واجبات میں سب سے مقدم اسی کو رکھا۔

اَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا	کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں و زبان اور دو ہونٹ نہیں
وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا	دیئے۔ اور بھلائی اور برائی کے راستے اس کو نہیں بتائے۔ پھر
اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ	بھی وہ اُنکے شکریہ کی گھاٹی میں ہو کر نہ نکلا۔ اور تمہیں معلوم
۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝	ہے کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کو غلامی سے آزاد کرنا۔

دوم یہ کہ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں سے ایک مصرف اُس کے لیے مخصوص فرمایا۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ	زکوٰۃ تو بس فقیروں کا حق ہے اور مسکینوں کا ہے اور اُن
وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي	لوگوں کا جو زکوٰۃ کا کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کا جن کے دل کا مائل کرنا منظور ہو
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ	اور (غلاموں کی) گردنوں کے آزاد کرانے اور قرضداروں کی مدد) اور فی سبیل اللہ اور
ابْنِ السَّبِيلِ ۝	مسافروں (کے لیے بھی)۔

سوم یہ کہ اسی کو بعض بعض خطاؤں کا کفارہ قرار دیا مثلاً قتل خطا۔ ظہار۔ اور یمین۔

وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ	اور جو کوئی غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے
مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن	تو ایک مومن بردہ آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں
يَصَّدَّقُوا ۝	کو اگر انھوں نے معاف نہ کیا ہو خوں بہا دے۔

[1] قرآن میں جہاں بھی مملوکوں کا ذکر ہے بصیغہ ماضی یعنی ملکت ایمانکم ہے بصیغہ مستقبل کہیں نہیں ہے جس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ جن غلاموں کے وہ مالک ہو چکے تھے صرف انھیں کی ملکیت قائم رکھی گئی تھی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾

کہ تم اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور شکر کرو۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ﴿۱۳﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ
نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ
اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ
الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً
وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

اور اُس نے چوپائے تمہارے لیئے پیدا کیئے جیمیں تمہاری
جڑاول ہے اور فائدے ہیں اور اُن کو تم کھاتے ہو۔ اس میں
تمہارے لیئے زینت ہے جب شام کو اُن کو لاتے ہو اور جب صبح
کو انکو چرائی پر لیجاتے ہو۔ وہ تمہارے بوجھ اُس شہر تک لیجاتے
ہیں جہاں تم بلا جان کاہی کے پہنچ نہیں سکتے تھے اور بیشک
تمہارا رب شفقت کرنیوالا مہربان ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تمہاری
سواری اور آرائش کے لیے اور وہ چیزیں پیدا کریگا جنکو تم نہیں جانتے ہو

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ﴿۵۳﴾

اور تمہارے پاس جو کچھ نعمتیں ہیں سو اللہ کی طرف سے ہیں۔

انسانی معاشرت

سارے انسان ایک ہی نفس سے پیدا کیے گئے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ﴿۱﴾

لوگو: اپنے رب کا ڈر رکھو جس نے تم کو ایک نفس
سے پیدا کیا اور اُسی سے اُس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں
سے بہت سے مرد اور عورت پھیلا دیئے۔

وحدت نسل کی وجہ سے کل انسان برابر ہیں اور انسانیت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے
حق میں کسی امتیاز کی گنجائش نہیں۔

غلامی کا انسداد

فِيهَا مَعَايِشَ ۖ معیشت کے سامان رکھدیئے۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۖ اور مخلوق کے فائدہ کے لیے زمین بنائی۔

چونکہ زمین جملہ مخلوق کے نفع کے لیے بنائی گئی ہو اس لیے اس کا استعمال اسی صورت میں ہونا چاہیے جس میں اس کو زیادہ سے زیادہ نفع پہونچ سکے۔ زمینداروں کا اسپر قبضہ نہ صرف اس کے فائدہ کو محدود کردیتا ہی بلکہ ماوضع لہ کے خلاف ہی جو ظلم ہی[1]۔

چوپایوں پر قرآن نے شخصی ملکیت تسلیم کی ہی۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ ۖ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے اُنکے لیے چارپائے پیدا کیئے اور وہ اُنکے مالک ہیں۔

ہر شخص اپنی اپنی کمائی کا مالک ہی خواہ مرد ہو یا عورت

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۖ مردوں نے جو کچھ کمایا اُس میں ان کا حصہ ہی اور عورتوں نے جو کچھ کمایا اُس میں اُن کا حصہ ہی

کسب دولت کی لیاقتیں مختلف ہوتی ہیں اس لیے انسانوں میں دولت کے لحاظ سے مختلف طبقات کا ہونا لازمی ہی

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دی۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ اور تم میں سے ایک کو دوسرے پر اللہ نے جو فضیلت

---

[1] زمین کی وراثت کا جہاں جہاں قرآن میں ذکر ہی مثلاً
اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۖ میرے صالح بندے زمین کے بادشاہ ہوں گے
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۖ زمین اللہ کی ہی وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہی اُسکا بادشاہ بناتا ہی
اس کے معنی حکومت کے ہیں۔ شخصی ملکیت یعنی زمینداری کے نہیں ہیں۔ قرآن نے بجز حق انتفاع کے زمین پر حق ملکیت نہیں عطا کیا ہی۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ
اللہ تمہاری لغو قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا لیکن

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ
جس (قسم) سے تم عہد کو پکا کرتے ہو اُس پر گرفت کریگا سو

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ
اُس کا کفارہ دس مسکینوں کا کھانا ہے متوسط درجہ کا جو تم

اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ
اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کے کپڑے۔ یا

اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ
ایک بردہ کا آزاد کرنا۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ
اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر

ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ
اُس کی طرف لوٹنا چاہیں جو انہوں نے کہا ہے تو اُن کو

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ
ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک بردہ آزاد کرنا چاہیئے۔

ان کے علاوہ اگر کوئی مملوک اپنی آزادی کو خریدنا چاہے تو مالک کو قرآن نے حکم دیا ہے کہ نہ صرف آزادی کا پروانہ لکھدے بلکہ اُس کی مالی مدد بھی کرے۔

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا
اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
تو اُن سے مکاتبت کر لو اگر تمکو اُن میں بھلائی نظر آتی ہو۔ اور جو مال

خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ
اللہ نے تم کو دیا ہے اُس میں سے اُن کو بھی دو۔

غلامی کا صرف ایک ہی رستہ تھا یعنی اسیران جنگ۔ قرآن نے اُن کو آزاد کرنے کا حکم دیکر ہمیشہ کے لیے اس رستہ کو بند کر دیا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ
یہانتک کہ جب اُنکا زور توڑ لو تو اُن کو قید کر لو۔ پھر یا تو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً
احسان رکھکر (چھوڑ دو) یا فدیہ لیکر۔

زمین سب کے لیے ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ
اور ہم نے تم کو زمین میں آباد کیا اور اُسمیں تمہارے لیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً[۵۱] ۳/۱۴ — مومنو! سود نہ کھاؤ دگنا چوگنا بڑھتا ہوا

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۳۰/۳۹ — اور جو تم سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتی ہے۔

خلافت ارضی

آدم کی تخلیق ہی خلافت ارضی کے لیے کی گئی۔

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۲/۳ — میں روئے زمین میں ایک بادشاہ بنانیوالا ہوں۔

اس لیے ہر فرزند آدم قرآن کی رو سے زمین کا بادشاہ ہے اور اکیلے اللہ کا غلام۔ اُس کے سوا کسی دوسرے کا غلام نہیں ہے۔

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۱۲/۴۰ — سوائے اللہ کے کسی کی حکومت نہیں اُس نے حکم دیا ہے کہ سوائے اُس کے کسی کے بندے نہ بنو۔ یہی سیدھا دین ہے۔

اُصولی قانون صرف اللہ کی کتاب ہے۔

اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۷/۳ — جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے اوپر اتارا گیا ہے اسی کی پیروی کرو اور اس کے سوا اولیا کی پیروی نہ کرو۔

جملہ ضوابط اسی کی روشنی میں باہمی مشورہ سے بنائے جائیں گے[۵۲]

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۴۲/۳۸ — اور اُن کی حکومت آپس کے مشورے سے ہے۔

خلافت ارضی کے لیے صلاحیت شرط ہے[۵۳]

---

[۵۱] ہر سود خواہ وہ کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو بڑھتے بڑھتے کمیت میں اضعافاً مضاعفہ ہو جاتا ہے۔ [۵۲] یہی ضوابط اسلامی فقہ ہونگے جو ہر زمانہ اور ہر ماحول کے لحاظ سے ترمیم پذیر ہونگے۔ شخصی فقہیں تفرقہ کی جڑ ہیں۔ کیونکہ انہیں دوسروں کی فقہ قبول کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی جس کی وجہ سے مذاہب پیدا ہوجاتے ہیں اور ملت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ [۵۳] صلاحیت کے معنی ہیں توانائی اور تندرستی۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

عَلٰی بَعْضٍ [۴/۳۲] — دی ہے اُس کی تمنا مت کرو۔

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَھُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا [۴۳/۳۲]

ہم نے دنیاوی زندگی میں اُن کی روزی تقسیم کی ہے۔ اور ہم نے درجوں کے اعتبار سے نہیں سے ایک کو دوسرے پر بڑھایا ہے تاکہ ایک دوسرے کو کام میں لگائے۔

وراثت کے جس طرح مرد حقدار ہیں اسی طرح عورتیں بھی ہیں[۵۱]

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ کَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا [۴/۷]

والدین اور اقرباء کے ترکے میں سے مردوں کا حصہ ہے اور والدین اور اقرباء کے ترکہ میں سے عورتوں کا حصہ ہے خواہ کم ہو یا زیادہ فرض کیا ہوا حصہ۔

مردوں اور عورتوں کے حقوق ایک دوسرے پر یکساں ہیں مگر مرد کا درجہ بڑا ہے[۵۲]

وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ [۲/۲۲۸]

اور عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے جیسا مردوں کا عورتوں پر دستور کے مطابق، اور بیشک مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ [۴/۳۴]

مرد عورتوں کے سربراہ کار ہیں اس سبب سے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے بھی کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔

ربوا

سود کو جس سے ایک مفت خور اور مضرت رساں جماعت پیدا ہوتی ہے قرآن نے حرام قرار دیا[۵۳]

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [۲/۲۷۵] — اللہ نے تجارت حلال کی اور سود حرام۔

---

۵۱ وراثت کا مکمل قانون جو قرآن کی کل چار آیتوں میں بیان کر دیا گیا ہے ہم نے اپنی کتاب "الوراثۃ فی الاسلام" میں عربی زبان میں تفصیل کے ساتھ لکھکر شائع کر دیا ہے۔ ۵۲ عورتوں کے طبعی فرائض مثلاً "حمل"، "ولادت"، اور "رضاعت" وغیرہ اسقدر نازک ہیں کہ ان حالتوں میں وہ مردوں کی محتاج ہیں۔ ۵۳ ربٰو کے معنی ہیں خالص بڑھوتی۔ اسی لفظ سے اس کا صحیح مفہوم ادا ہو جاتا ہے یعنی ایسا نفع جسکے نقصان میں انسان نے باختیار خود شرکت نہ کی ہو۔

عَالَمِ اَمْرٌ[۵۱]

عالم خلق یعنی ساتوں آسمان اور زمین بنانے کے بعد اللہ نے اُس کے انتظام اور تدبیر امر کی طرف توجہ فرمائی۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۳/۱۰

بے شک تمہارا رب وہ ہی جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر بیٹھا انتظام کی تدبیر کر رہا ہی۔

ساتوں آسمان اور ساتوں زمین میں اس کے اوامر نافذ ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ ۱۲/۶۵

اللہ وہ ہی جس نے سات آسمان پیدا کیے اور انھیں کے مانند زمین ان سب میں اس کا حکم اُترتا ہی۔

امر کا آغاز

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۸۲/۳۶

اس کا امر تو بس یہ ہی کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہی تو کہہ دیتا ہی کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہی۔

نزول امر

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ[۵۲] ۴/۹۷

اس (شب قدر) میں فرشتے اور روح اپنے رب کی اجازت سے سارے حکم لیکر اُترتے ہیں

---

۵۱ عالم امر اللہ کی حکومت اور اس کا انتظام ہی۔ اس کے لیے دوسرا لفظ قرآن میں ملکوت ہی۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ ۸۳/۳۶ — پاک ہی وہ جس کے ہاتھ میں ہر شے کا قبضہ ہی۔

۵۲ یہ شب قدر ہی۔ محکم اور فیصل شدہ اوامر اس رات میں نازل کیے جاتے ہیں جن کو روح اور ملائکہ لیکر اُترتے ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے خیال کی غلطی بھی ظاہر ہو جاتی ہی جو کہتے ہیں کہ شب قدر صرف ایک ہی رات تھی جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ کیونکہ مضارع کے صیغے تنزل و یفرق استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ — ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھدیا ہے کہ

اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۱۰۵/۲۱ — زمین کے بادشاہ میرے صالح بندے ہوں گے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۱۹۰/۷ — جب ان دونوں کو تندرست (بیٹا) عطا کیا تو جو کچھ ان کو دیا اُسمیں انھوں نے (اللہ کے) شریک ٹھہرائے۔

خلافت کیلئے ظاہری و باطنی ہر قسم کی صلاحیت درکار ہے یعنی صحیح ! اور صحیح عمل۔ ورنہ ملی ہوئی خلافت بھی چھن جاتی ہے۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ۱۲ | اور اپنے والدین کو تخت پر اُونچے بٹھایا۔

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُہُمْ وَاُوْتِیَتْ | میں نے ایک عورت کو پایا جو اُن کی ملکہ ہے اور اُس کو ہر چیز

مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَہَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۲۷ | دی گئی ہے اور اُس کے پاس بہت بڑا تخت ہے۔

لیکن عرش الٰہی سے مراد کوئی مقر حکومت یا مرکز نہیں ہے بلکہ خود حکومت ہے۔ اور عالم خلق پر تسلط رکھنے اور اُس کے انتظام کو استوار علی العرش سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ | اللہ وہ ہے جس نے آسمان کو جس کو تم دیکھتے ہو بلا ستون

تَرَوْنَہَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ | کے بلند کیا پھر وہ عرش پر بیٹھا اور اُسنے سورج اور چاند کو کام میں

وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۱۳ | لگایا۔ ہر ایک ایک معین مدت تک چلا جا رہا ہے۔ وہی امر کی تدبیر کرتا ہے

اللہ کا عرش پانی پر ہے [۵]

وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ لِیَبْلُوَکُمْ | اور اُس کا عرش پانی پر ہے کہ تم کو آزمائے کہ کون

اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۱۱ | تم میں سے اچھے کام والا ہے۔

وہ بصفت رحمت عرش پر مستوی ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۲۰ | رحمت والا عرش پر مستوی ہے۔

حاملین عرش

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ | جو لوگ عرش اُٹھائے ہوئے ہیں اور اُس کے ارد گرد والے

یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ | اپنے رب کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں

(بقیہ نوٹ صفحہ ما قبل) لفظ عرش اور کرسی دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے

[۵] اس کا عرش پانی پر ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے پانی پر تھا پھر دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔ پانی وہ ہے جہاں سے زندگی کا چشمہ اُبلا ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ۲۱ | اور پانی سے ہم نے ہر جاندار شی کو بنایا۔

جس طرح استوار علی العرش ابتلا کے لیے ہے اسی طرح تخلیق موت و حیات بھی۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۲۹ | اُسنے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمکو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ

اس (رات) میں ہر فیصل شدہ امر ہمارے حکم سے جدا کیا جاتا ہے اور ہم ہی بھیجتے ہیں۔

عروج امر

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ

اللہ آسمان سے زمین تک امر کا انتظام کرتا ہے پھر امر اس کی طرف چڑھتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار برس ہے۔

امر کا خاتمہ[۵۱] (قیامت)

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

فرشتے اور روح اسکی طرف چڑھیں گے ایک دن (زمانہ) میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔

عرش

عرش چھت کو کہتے ہیں۔

فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

بہت سی بستیاں کہ جب انھوں نے ظلم کیا تو ہم نے انکو ہلاک کر ڈالا سو وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہوئی ہیں۔

اور عام طور پر تخت حکومت کے معنی میں مستعمل ہے[۵۲]

---

[۵۱] نزول امر اور عروج امر سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آغاز و انجام مراد ہے۔ اور جملہ امور کے خاتمہ کی مدت پچاس ہزار سال ہے یعنی نظام عالم کے قیام کی مدت پچاس ہزار سال ہے جس کے بعد قیامت آجائے گی۔

[۵۲] کرسی کے معنی بھی تخت حکومت کے ہیں۔

وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا

اور ہم نے اس کی کرسی (تخت حکومت) پر ایک دھڑ ڈال دیا۔

لیکن اللہ کی کرسی سے مراد اس کی حکومت ہے یعنی شان قیومی۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا

اس کی حکومت آسمان اور زمین پر حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے گراں نہیں ہے۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ
بلکہ وہ معزز بندے ہیں اللہ کے سامنے بڑھ کر بات نہیں کہتے اور وہ اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

وہ دن رات اللہ کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں۔

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ
سو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اُس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔

فرشتے اور روح اوامر الٰہی لے کر اُترتے ہیں۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ
اس میں روح اور فرشتے اللہ کی اجازت سے ہر حکم کو لیکر اُترتے ہیں۔

فرشتے ہی عذاب لیکر بھی آتے ہیں

وَمَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ
اور ہم فرشتوں کو نہیں بھیجتے مگر فیصلہ کے ساتھ۔ اور اُسوقت اُن کو (جبکہ فرشتے بھیجے جاتے ہیں) مہلت نہیں دیجاتی

جہنم پر فرشتے ہی مسلط ہیں

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
جہنم پر تند خو سخت فرشتے ہیں۔ اللہ جو حکم ان کو دیتا ہے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو حکم پاتے ہیں۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۔ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
جہنم پر انیس فرشتے ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے پاسبان فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کا شمار ان لوگوں کے آزمانے کے لیے ہی جنہوں نے کفر کیا ہی۔

جنت میں بھی فرشتے مقرر ہیں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ
اور جنتیوں کے پاس فرشتے ہر دروازہ سے آئینگے

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ کے لیے مغفرت چاہتے ہیں جو ایمان لائے ہیں۔

ملائکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ ہی کے لیے تعریف ہے جو پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں اور

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ زمین کا اور بنانیوالا ہے فرشتوں کو رسول جو دو دو تین تین اور چار

وَرُبٰعَ۔ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ چار بازو والے ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اپنی مخلوق میں بڑھاتا ہے

فرشتوں کو اللہ رسولوں کی طرف قاصد بنا کر بھیجتا ہے

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اللہ فرشتوں میں سے قاصد چنتا ہے اور

وَمِنَ النَّاسِ انسانوں میں سے۔

فرشتے انسانوں کی حفاظت کے لیے بھیجے جاتے ہیں، وہی انکی جانیں بھی نکالتے ہیں۔

وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ تمہارے اوپر وہ نگہبان بھیجتا ہے، یہانتک کہ جب تم میں سے

اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اسکی جان نکالتے ہیں

محافظ فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں۔

لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ انسان کے آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے رہتے ہیں

خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

انسانوں کے اعمال کی کتابت کے لیے بھی فرشتے ہی مقرر ہیں۔

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ اور بے شک تمہارے اوپر محافظ ہیں کراماً کاتبین جو کچھ تم

یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

فرشتے اللہ کے معزز بندے ہیں اور اس کے حکم کے خلاف نہیں چلتے۔

---

[1] اجنحہ کے تین تین چار چار ہونے سے ممکن ہے کہ وہ فرائض مراد ہوں جو فرشتوں کے ذمہ اللہ کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ؁ — اور وہ اس (جبریل) کو کھلے ہوئے افق میں دیکھ چکا ہے۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ؁ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ؁ — اور وہ اس کو ایک دوسری بار بھی دیکھ چکا ہے سدرۃ المنتہی کے پاس۔

جنگ بدر میں ایک ہزار فرشتے مدد کے لیے بھیجے گئے۔

اِنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ ؁ — میں لگاتار ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔

جنگ احد میں پانچ ہزار فرشتوں کی امداد کا ذکر ہے۔

بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ؁ — ہاں اگر تم صبر کروگے اور تقوی اختیار کروگے اور وہ اسی دم تمہارے اوپر آجائیں گے تو اللہ پانچ ہزار نشان کیے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا

اللہ فرشتوں کی ہر وقت نگرانی رکھتا ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ؁ — اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے جو ہم سے پہلے ہو چکا ہے اور جو آگے ہونے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کے حکم سے ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ؁ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؁ — جو کچھ ان کے آگے ہونے والا ہے اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے اللہ سب جانتا ہے۔ اور وہ بلا اس کی رضامندی کے کسی کی شفاعت نہیں کرتے اور اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو انہیں سے یہ کہے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اسکو جہنم کی سزا دینگے

روح

روح عالم امر سے ہے

كُلِّ بَابٍ ۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۲۴ (اور کہیں گے) سلامتی ہو تم پر بوجہ اس کے جو تم صبر کرتے رہے سو کیسا اچھا انجام ہے۔

فرشتے کبھی کبھی مقبول بندوں کو انسانی شکل میں بھی نظر آئے ہیں۔

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۶۹ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۷۰ وَامْرَاَتُهٗ قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۷۱

اور ہمارے قاصد (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر آئے۔ بولے سلام۔ ابراہیم نے کہا سلام۔ اور بلا توقف وہ گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لایا۔ جب دیکھا کہ انکے ہاتھ اس کی طرف نہیں بڑھتے تو ان سے بدگمان ہوا اور خطرہ محسوس کیا۔ وہ بولے کہ مت ڈر۔ ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور اس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی ہنے انکو اسحاق کی خوشخبری دی اور اس کے آگے یعقوب کی۔[1]

یہی فرشتے جب حضرت لوط کے پاس پہونچے اور وہ انپر اپنی قوم کی دست درازی کے خیال سے تنگدل ہوئے تو ان فرشتوں نے کہا۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ ۸۱

اُنھوں نے کہا کہ اے لوط ہم تیرے رب کے فرستادے ہیں۔ وہ لوگ ہرگز تجھ تک نہ پہونچ سکیں گے۔

حضرت مریم کے سامنے روح الامین انسانی شکل میں کھڑے ہوئے۔

فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۱۷

ہم نے اُس کے پاس اپنی روح (جبریل) کو بھیجا اور وہ پورے انسان کی شکل بنکر اُس کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

ہمارے رسول پاک نے روح الامین کو دوبار دیکھا

[1] حضرت ابراہیم کو بڑھاپے میں حضرت اسحق کی خوشخبری دی گئی اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہ اسحق سے ایک بیٹا یعقوب پیدا ہوگا۔ اس سے قطعی طور پر واضح ہوجاتا ہے کہ ذبیح حضرت اسحق نہیں ہوسکتے کیونکہ اُن سے یعقوب کی پیدائش کا وعدہ تھا۔ اگر اللہ اُن کو ذبح کرنے کا حکم دیتا تو اُس کی خوش خبری کے خلاف پڑتا۔

بِالْحَقِّ ؎ — تیرے رب کے یہاں سے اُتارا ہی۔

وحی بھی روح ہی جس کا نفاذ عالم امر سے ہوتا ہی

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ — اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے اوپر چاہتا ہے

عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ — اپنے امر سے فرشتوں کو وحی کے ساتھ اُتارتا ہی کہ لوگوں کو آگاہ

لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ؎ — کرو کہ کوئی معبود نہیں ہی سوا میرے۔ سو میرا ڈر رکھو۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا[1] ؎ — اسی طرح ہم نے اپنے امر سے تیری طرف وحی بھیجی

---

[1] عالم امر عالم خلق کے بعد ہی اور سراسر حادث ہی اس لیے اسکی جسقدر چیزیں ہیں یعنی عرش۔ ملائکہ۔ روح اور وحی وغیرہ سب کی سب حادث ہیں۔

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ — لوگ تجھ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ انسے

مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۸۵/۱۷﴾ — کہدے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے۔ اور تمکو تو بس تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے

عالم امر ہی سے آدم میں روح پھونکی گئی۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي — جب اس (آدم) کو میں درست کر لوں اور اس میں اپنی

فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹/۱۵﴾ — روح پھونک دوں تو تم اسکے آگے سجدہ میں گر جانا۔

یہی روح ہر بنی آدم کے اندر ہے۔

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَ — پھر اللہ نے اس کو درست کیا اور اس میں اپنی روح

جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ[له] ﴿۹/۳۲﴾ — پھونکی اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

یہی روح حضرت مریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے لیے پھونکی گئی تھی۔

فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا — (مریم میں) ہم نے اپنی روح پھونکی اور اس کو اور اسکے

وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۹۱/۲۱﴾ — بیٹے کو دنیا جہان کے لیے نشانی بنا دیا۔

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ — مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح تو بس اللہ کے رسول ہیں اور اس کا

وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ﴿۱۷۱/۴﴾ — ایک کلمہ جو اسنے مریم کو کہلا بھیجا اور اس کی ایک روح۔

روح الامین اور روح القدس حضرت جبریل فرشتہ کے القاب ہیں۔

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ — کہدے کہ جو جبریل کا دشمن ہوگا کہ اسنے اس قرآن کو باجازت

نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ ﴿۹۷/۲﴾ — الٰہی تیرے قلب پر نازل کیا ہے (تو اللہ اس کا دشمن ہوگا)۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ ﴿۱۹۳/۲۶﴾ — اس قرآن کو روح الامین لیکر تیرے قلب پر اترا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ — کہدے کہ اس (قرآن) کو روح القدس نے حق کے ساتھ

له اس آیت میں غائب سے مخاطب کی طرف التفات ہے جو قرینہ ہے کہ واو تفسیری ہے۔ یعنی انسان کے اندر روح پھونکنے کا مطلب یہ ہے کہ تم کو سمع، بصر اور فواد جو مدرکات علم ہیں عطا فرمائے۔
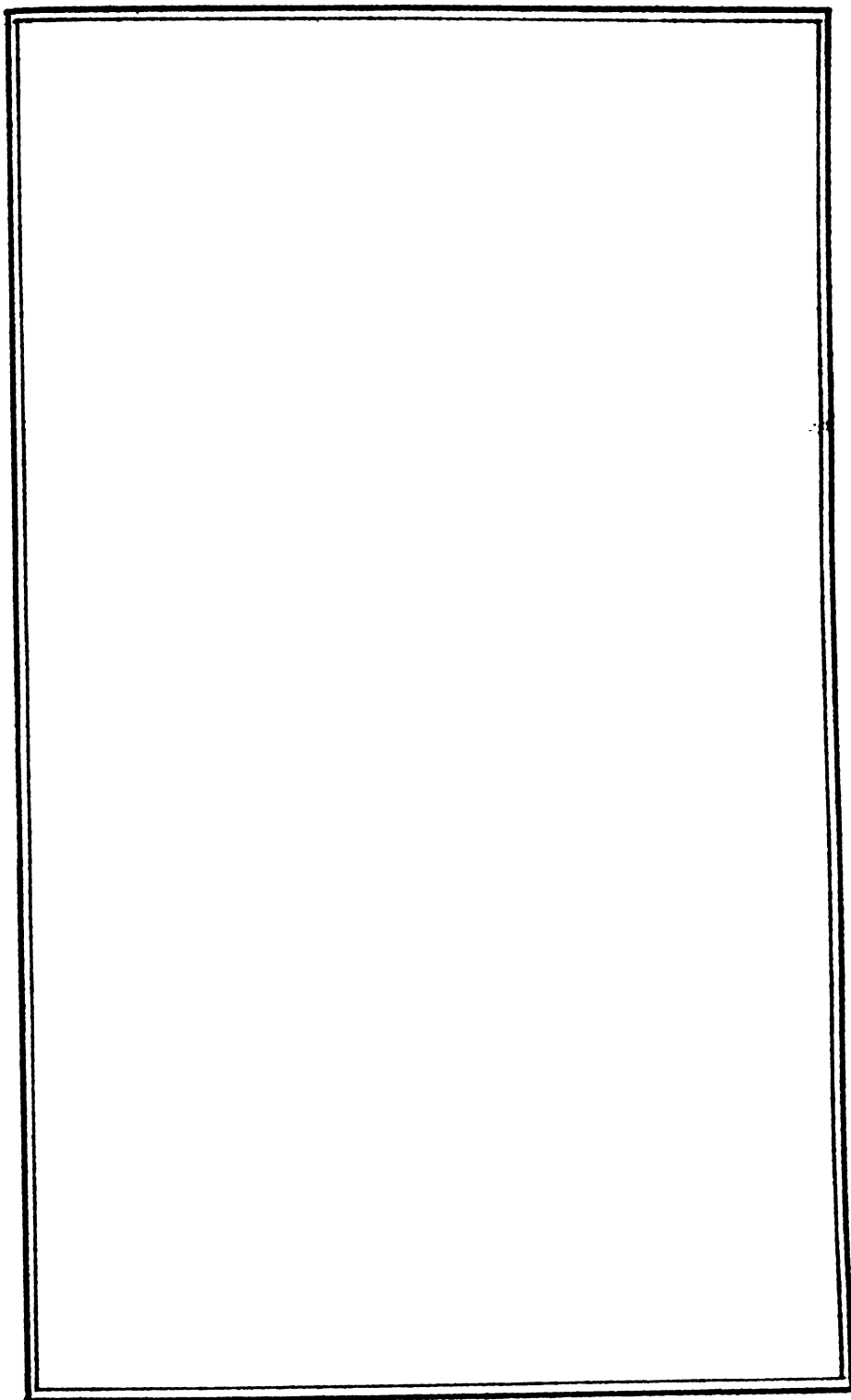
دین

نُوحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ۳۲/۱۳

وصیت نوح کو کی تھی اور جس کو ہم نے تجھ پر وحی کیا اور جسکی وصیت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔

سارے رسول ایک ہی دین کے حامل تھے اور سب کی امت ایک ہی امت ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۲۳/۵۱

اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو عمل کرتے ہو اس سے میں واقف ہوں۔

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۲۳/۵۲

اور یہ تم سب کی امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں مجھ سے ڈرتے رہو۔

اسی دین کا نام اسلام ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۳/۱۹

بیشک اصلی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

جو اسلام کو اختیار نہ کریگا اس کی نجات نہ ہوگی۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۳/۸۵

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے تو اسکا وہ دین مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خسارہ میں رہیگا۔

اس دین کے پیروؤں کا نام مسلم ہے[۱]

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ هٰذَا ۲۲/۷۸

اللہ نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۴۱/۳۳

اس سے بہتر کس کی بات ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور عمل صالح کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

---

[۱] اللہ نے دین حقیقی یعنی اسلام کے ماننے والوں کا نام صرف مسلم رکھا ہے۔ اس نام میں جتنی تبدیلیاں یا اضافے کیے گئے ہیں سب کے سب فرقہ بندی کے باعث کیے گئے ہیں جن سے امت کی وحدت مٹ گئی۔

دین

دین کا آغاز انسان کی پیدائش کے ساتھ ہوا

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾

اور جب تیرے رب نے بنی آدم یعنی اُن کی پیٹھوں سے اُنکی نسلوں کو باہر نکالا اور اُن کو خود اُنکے اوپر گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اُنھوں نے کہا کہ ہاں ہم گواہ ہیں۔ یہ اس لیے کہ تم قیامت کے دن یہ کہدو کہ ہم اس سے بیخبر تھے۔ یا کہنے لگو کہ شرک پہلے ہمارے بزرگوں نے کیا اور ہم اُن کے بعد اُن کی ذریت تھے (اُنکے طریقے پر چلے) تو کیا تو اُنکی غلطی کی وجہ سے ہم کو ہلاک کریگا۔

یعنی اللہ کی ربوبیت اور اُس کی توحید کا اقرار۔ شرک سے برات اور قیامت کے دن اپنے اعمال کی جوابدہی کی ذمہ داری یہی انسان کا فطرتی دین ہی جو اُس کی تخلیق کے دن اُس کی سرشت میں داخل کردیا گیا ہی

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

تو اکیلے اللہ کا ہو کر اُس کے دین کی طرف اپنا رُخ کر۔ یہی اللہ کی سرشت ہی جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہی اُس کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں ہی۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

دین ہمیشہ سے ایک ہی ہی

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ

اُس نے تمہارے دین کا وہی راستہ ٹھرایا ہی جسکی

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا — اصلی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی۔ اہل

اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ — کتاب نے علم آجانے کے بعد اس میں اختلافات

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۱۹ — ڈالے اپنی باہمی ضد سے۔

اجزاء ایمان

عہد الست میں اکیلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار اور قیامت کے دن کا عقیدہ موجود ہی۔ یہی دونوں اصل دین ہیں۔ پھر ہبوط کے وقت اولاد آدم کو ہدایت کی گئی۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ — اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تمھیں میں سے رسول آئیں جو تمکو

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ — میری آیتیں سنائیں تو جو ڈر رکھیگا اور (اپنے عمل کو) ٹھیک کر لیگا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۳۵ — اسپر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس میں رسالت اور کتاب کا عقیدہ ہے، اور رسالت میں ملائکہ پر بھی ایمان لانا شامل ہی جو رسولوں پر وحی لیکر اُترتے ہیں۔ اس لیئے کل اجزاء ایمان پانچ ہوئے[1]۔ اللہ اور یوم آخر اصل دین اور فرشتے اور رسول اور کتاب وسائط جنسے ہدایت ملتی ہی۔ مسلمان ہونے کے لیے ان پانچوں پر ایمان لانا ضروری ہی۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ — اور لیکن نیکی اُس کی جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور

الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۱۷۷ — ملائکہ پر اور کتاب پر اور نبیوں پر۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ — جو کوئی انکار کریگا اللہ سے اور ملائکہ سے اور کتابوں سے اور

وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۱۳۶ — رسولوں سے اور قیامت کے دن سے تو وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑا

نجات بلا ایمان کے نہیں ہوسکتی

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ — اور جو ایمان کا انکار کردے تو اُس کا عمل اکارت ہو

[1] قرآن سے ایمان کے صرف یہی پانچ اجزا ثابت ہوتے ہیں۔ تقدیر قرآنی مسائل میں سے ایک مسئلہ ہی عقائد میں داخل نہیں۔

اسلام اور ایمان میں فرق[1]

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ۴۹

دیہاتی عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، کہدے کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے حالت یہ ہی کہ ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔

دین میں تفرقہ ڈالنا کفر و شرک و موجب عذاب ہی

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۳۰ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۳۰

اور تم مشرک نہ ہو جاؤ یعنی ان میں سے جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ اور ہر گروہ اُسی میں مگن ہی جو اُس کے پاس ہی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۱۵۹

جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے (اے پیغمبر) تجھ کو اُنسے کوئی تعلق نہیں انکا معاملہ اللہ کے سپرد ہی پھر وہی انکو بتلائیگا جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے تھے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۰۵

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے تفرقہ ڈالا اور دلیلوں کے آجانے کے بعد اختلاف کئے اور اُن کے لیے بھاری عذاب ہی۔

دین میں تفرقے علماء کی نفسانیت سے پڑے[2]

---

[1] اسلام اور ایمان میں ظہور اور بطون کا فرق ہی۔ اللہ نے ظہور کی بنیاد پر ہمارا نام مسلم رکھا ہی جس کو ہر شخص دیکھ سکتا ہی۔ بخلاف اس کے جو لوگ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں وہ بطون یعنی ایمان کے مدعی ہیں جس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں اس لیے یہ نام تزکیہ نفس کا ادعا ہی جس سے ممانعت کی گئی ہی۔

وَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۳۲ | اور تم اپنے نفس کی پاکی نہ جتاؤ اللہ اُس کو خوب جانتا ہی جو زیادہ پرہیزگار ہی۔

[2] علماء میں اختلافات پڑتے ہیں اور ہر ایک کی پیرو ایک ایک جماعت ہو جاتی ہی جو اُس کو اپنا امام مانکر اس کے اقوال کو اسی طرح بلا سند تسلیم کرنے لگتی ہی جس طرح اللہ کے قول کو، اس لیے ہر فرقہ کا مرکز الگ الگ ہو جاتا ہی جس کی وجہ سے اُن کے اختلافات کا مٹنا محال ہو جاتا ہی، اتباع وقتیکہ وہ اشخاص پرستی کو چھوڑ کر کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں اور سب کے سب اس ایک مرکز پر نہ آجائیں اسوقت تک متحد نہیں ہو سکتے۔۔

مَنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ | جو دل کھول کر کفر کرے تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہی
مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ | اور بھاری عذاب ہی

ایمان کی برکتیں

يٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا | میرے بھائیو! اپنے رب سے مغفرت چاہو، اور
اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ | اُس کے سامنے توبہ کرو وہ تمہارے اوپر برستے ہوئے
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ | بادل بھیجیگا، اور تمہاری قوت پر قوت بڑھائیگا۔

فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ | یونس کی قوم کے سوا کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی
اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ | اور اُس کو اُسکا ایمان لانا نفع دیتا، یونس کی قوم کے لوگ جب
عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ | ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب اُنسے دفع
اِلٰى حِيۡنٍ | کر دیا اور ایک وقت تک اُنکو ساز و سامان دیا۔

وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡقُرٰٓى اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا | اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم
لَفَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ | آسمان اور زمین کی برکتیں اُنپر کھول دیتے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ | اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور جو کچھ محمد پر اُترا
اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ | ہی کہ وہ اُن کے رب کی طرف سے برحق ہی اُسکو مانا اللہ
كَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَهُمۡ | نے اُن کے گناہ اُتار دیے اور ان کی حالت درست کر دی

آخرت میں ایمان نور بنجائیگا۔

يَوۡمَ تَرَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ يَسۡعٰى | تم اُس دن مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھوگے کہ
نُوۡرُهُمۡ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَبِاَيۡمَانِهِمۡ | اُنکے آگے آگے اور اُن کے داہنی طرف اُنکا نور چلتا ہوگا۔

اللہ کسی کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اور وہ آخرت میں خسارہ میں رہیگا۔

عذاب یا عذاب کی نشانی آجانے کے بعد ایمان لانا کارآمد نہیں۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۝

جب اُنھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو اُنکو اُنکے ایمان لانیسے فائدہ نہ ہوا۔ یہی اللہ کا دستور ہی جو اُسکے بندوں میں چلا آیا ہی

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۝

جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آجائے گی تو جو پہلے سے ایمان نہیں لایا ہی اور جس نے اپنے ایمان سے کوئی بھلائی نہیں کمائی ہی اُس کا ایمان لانا اُس کو نفع نہ دیگا۔

حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝

یہاں تک کہ جب وہ لگا ڈوبنے تو بولا کہ میں ایمان لایا کہ بیشک کوئی معبود نہیں ہی مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں ہوں (اللہ نے کہا) اب! اور اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور مفسد تھا۔ سو آج ہم تیرے بدن کو بچا دینگے تا کہ تو اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بنے اور بیشک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔[1]

مجبوری کے موقع پر جان بچانے کی خاطر سے صرف زبان سے کفر کا اقرار کر لینا مباح ہی۔

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ

جو کوئی ایمان لانے کے بعد کفر کرے بجز اس کے کہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو مگر

---

[1] قرآن میں بعض بعض خبریں ایسی بھی ہیں جن کا ظہور آیندہ ہونیوالا تھا۔

لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ — ہر خبر کا ایک وقت ہی اور تمھیں جلد معلوم ہو جائیگا۔

چنانچہ فرعون کی نعش جس کو آیندہ نسلوں کے لیے نشانی بنا کر اللہ نے سمندر سے نکال دیا تھا۔ اب جبکہ بیسویں صدی کے آغاز میں ایک قدیم گورستان سے برآمد ہوئی ہی اور جیزہ کے انتیقہ خانہ میں دیکھنے والوں کے لیے سرمایۂ عبرت بنی رکھی ہی۔

دلائل توحید

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ
اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ اَمَّنْ
يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ
يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اَمَّنْ
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیئے
بادل سے پانی برسایا جسکی وجہ سے ہم نے خوشنما باغ اُگائے۔ تمہارے
اندر تو یہ طاقت نہ تھی کہ تم اُس کے درخت اُگا لیتے کیا اللہ کے
ساتھ کوئی اور معبود ہے نہیں بلکہ یہ لوگ کجروی کرتے ہیں۔ یا کس نے
زمین کو قرارگاہ بنایا اور اُسکے اندر ندیاں بنائیں اور اُس کے لیئے
پہاڑ بنائے اور دونوں سمندروں میں حدفاصل رکھدی۔ کیا اللہ
کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ نہیں بلکہ ان لوگوں میں اکثروں کو علم ہی
نہیں ہے یا کون ہے کہ مجبور جب اُسکو پکارے تو وہ فریادرسی کرے
اور اُس کی مصیبت کو دفع کردے اور جو تمکو زمین کا بادشاہ بنادے
کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے نہیں بلکہ تم لوگ کم سوچتے ہو۔ یا
کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمکو راہ دکھاتا ہے اور کون
اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے کے لیئے ہواؤں کو
بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ ان کی شرک سے اللہ
بالاتر ہے۔ یا کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُس کو دہراتا
ہے اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے
ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔
اللہ وہ ہے جسنے تم کو پیدا کیا پھر موت دیگا پھر زندہ کریگا۔ کیا
تمہارے شرکا میں سے کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کوئی بھی

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ؀
اور اللہ ایسا نہیں ہو کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے اللہ تو لوگوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہو۔

توحید

ایمان کی اصلی بنیاد اور دین کی حقیقی اساس توحید ہو یعنی اکیلے اللہ کو اپنا رب اور معبود ماننا اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھنا۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؀
حکم تو بس اللہ ہی کا ہو۔ اُس نے حکم دیا ہو کہ تم سوائے اُس کے کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہو مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؀
اور اللہ نے فرمایا ہو کہ دو معبود نہ بناؤ۔ اللہ تو بس ایک اکیلا ہو۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ؀
اور کہدے کہ ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہو جو نہ تو اولاد رکھتا ہو نہ سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہو اور نہ اس وجہ سے کہ وہ کمزور ہو کوئی اُس کا مددگار ہو۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ؀
کہدو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہو جو سارے جہان کا پروردگار ہو اسکا کوئی شریک نہیں ہو اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہو اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ؀
یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہو اور اللہ کے ماسوا جس کو وہ پکارتے ہیں وہ باطل ہو۔

ابطالِ شرک

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ؁

انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود مان رکھے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے ہیں بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ اپنے نقصان اور نفع کے بھی مالک نہیں ہیں اور نہ زندگی اور نشر (مرنے کے بعد اُٹھنا) اُنکے اختیار میں ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ؁

کہدے کہ اُن لوگوں کو پکارو جن کو اللہ کے سوا تم معبود مانتے ہو۔ وہ آسمان اور زمین میں ایک ذرہ کے مالک نہیں ہیں اور نہ اُن میں ساجھی ہیں اور نہ اُن میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ؁

اُسی کا پکارنا سچا ہے اور جو لوگ اُس کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارتے ہیں وہ اُنکی کچھ نہیں سنتے۔ جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ وہ خود اُسکے مونھ میں آ جائے حالانکہ وہ نہیں آئیگا اور کافروں کی دعا تو بیکار ہے۔

بہت سے مشرک مقربین بارگاہ یعنی انبیاء اولیاء اور صلحا وغیرہ کو اس اُمید پر پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں اُن کی سفارش کرینگے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـــــُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؁

اور وہ اللہ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں جو اُن کو نفع پہنچا سکتی ہیں نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں کہدے کہ کیا تم اللہ کو اُنکے ذریعے سے خبر پہنچاتے ہو جو آسمان اور زمین کی کسی شی کا علم نہیں رکھتے۔

ـــــــــ

ﻠﻪ قرآن کے اکثر شارحین نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے کہ "اللہ اُن کو زمین اور آسمان میں جانتا ہی نہیں یعنی اللہ کی طرف لاعلمی منسوب کی ہے حالانکہ اللہ نے تصریح کے ساتھ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؁ جس شی کو بھی وہ اللہ کے ماسوا پکارتے ہیں اللہ اسکو جانتا ہے

يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

کرتا ہو۔ ان کے شرک سے اللہ بالاتر اور پاک ہی۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِئْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

کہدے کہ دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین کا کونسا حصّہ پیدا کیا یا آسمانوں میں اُنکی شرکت ہی میرے پاس کوئی اس سی پہلے کی کتاب یا کوئی علم کی کی نشانی لاؤ اگر تم سچے ہو۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

اُس نے آسمانوں کو بلا ستون کے جیسا کہ تم دیکھتے ہو پیدا کیا۔ اور زمین میں پہاڑ ڈالدیئے کہ کہیں تم کو لیکر جھک نہ جائے اور اُس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے اور بادل سے پانی برسایا جس سے عمدہ عمدہ چیزیں اُگائیں۔ یہ خدا کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں سو مجھ کو دکھلاؤ کہ اسکے ماسوا جو (معبود تم نے مان رکھے ہیں) اُنہوں نے کیا پیدا کیا۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور نہ اُسکے ساتھ کوئی معبود تھا۔ ورنہ ہر ایک معبود اپنی اپنی مخلوق لے لیتا اور ایک دوسرے پر چڑہائی کر دیتے اللہ ان باتوں سے پاک ہی جو یہ کہتے ہیں۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

اگر زمین اور آسمان میں بہت سے معبود ہوتے تو وہ دونوں برباد ہو گئے ہوتے۔ پس عرش کا مالک اللہ ان باتوں سی پاک ہی جو وہ کہتے ہیں۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا

کہدے کہ اگر اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو انھوں نے عرش والے تک پہونچنے کے لیے راستہ نکال لیا ہوتا۔

یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ — اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم — نے کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ (خالی) انکے مونھ کی باتیں
بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا — ہیں انھیں کافروں کی سی باتیں جو پہلے تھے۔ اللہ انکو غارت
مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ — کرے۔ کہاں بھٹکائے جارہے ہیں۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا — اور ان لوگوں نے کہا کہ اللہ اولاد رکھتا ہی، تم تو لائے
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمَاوَاتُ — بڑی چیز جس سے قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین
يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ — شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں کہ اُنھوں نے
هَدًّا أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا وَمَا يَنبَغِي — اللہ کے لیے اولاد قرار دی ہی اور اللہ کو یہ زیبا نہیں کہ
لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا إِن كُلُّ مَن فِي — وہ اولاد رکھے۔ آسمان اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں وہ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا — سب اُس کے غلام بن کر حاضر ہیں۔

مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَ — اور وہ لوگ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور اپنے لیے
لَهُم مَّا يَشْتَهُونَ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم — (بیٹے) جو پسند کرتے ہیں اور جب انمیں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری
بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ — دیجاتی ہی تو اسکا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہی اور وہ غصہ کے گھونٹ پیتا ہی

شرک کی ایک صورت یہ بھی ہی کہ علماء اور صلحاء کو امام اور رہادی مان کر اُنکے اقوال کو اللہ کے قول کی طرح بلا سند تسلیم کرنا۔[۵]

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ — اور بعض آدمی اللہ کے سوا اوروں کو اُس کا ہمسر بناتے ہیں

۵؎ ائمہ سلف اور بزرگان دین کے علوم اور حالات سے علمی اور تاریخی فائدے حاصل کیے جاسکتے ہیں لیکن انکے کسی قول کو بلا قرآنی سند کے دین ماننا شرک ہی

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ — کہدے کہ جن کو اللہ کے سوا تم نے مان رکھا ہے اُن کو پکارو

فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا — وہ نہ تو تمہاری مصیبت کو دُور کرسکیں گے نہ ٹال سکیں گے۔ وہ

۵۶/۱۷ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ — لوگ تو وہ ہیں کہ خود دعا کرتے ہیں اور اپنے رب سے قربت

رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ — چاہتے ہیں ان میں جو سب سے مقرب ہے وہ بھی اور اُسکی رحمت

وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۵۷/۱۷ — کی اُمید رکھتے ہیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ — کیا انھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارشی بنا رکھا

قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۴۳/۳۹ — ہے، کہدو کہ اگرچہ وہ سفارشی کسی چیز کے بھی مالک نہ ہوں اور

قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۴۴/۳۹ — عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔ کہدو کہ سفارش تو ساری اللہ ہی کے اختیار میں ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا — اور وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کسی شی کے خالق

يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۲۰/۱۶ أَمْوَاتٌ غَيْرُ — نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں، مُردے ہیں زندے نہیں ہیں اور

أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۲۱/۱۶ — نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

نصاریٰ کا ایک فرقہ حضرت عیسیٰ کو "خدا" مانتا تھا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ — وہ کافر ہوگئے جنھوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح بن مریم

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ — ہے۔ کہدے کہ اگر اللہ مسیح بن مریم اور اُن کی والدہ اور زمین

شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ — کے سب لوگوں کے ہلاک کرنیکا ارادہ کرلے تو کون ہے جس کا

وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۱۷/۵ — زور اللہ پر ذرا بھی چل سکے۔

؎ اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ کوئی انسان خواہ کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو بندے اور اللہ کے درمیان وسیلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اسلئے آیت مندرجہ ذیل میں بھی وسیلہ کے معنی سوائے قرب کے اور کچھ نہیں ہوسکتے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۳۵/۵ — اے مومنو! اللہ کی طرف قربت چاہو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو امید ہے کہ کامیاب ہو جاؤ گے۔

ہوائے نفس یعنی اُن خیالات کی پیروی جن کی ہدایت اللہ نے نہ کی ہو شرک ہے۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۲۸/۵

اُس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جس نے بلا اللہ کی ہدایت کے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ۲۳/۴۵

کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور با وجود علم رکھنے کے اللہ نے اُسے گمراہ کر دیا ہے اور اُسکے کانوں اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اُسکی آنکھ پر پردہ ڈالدیا ہے اللہ کے بعد اُس کو کون راستہ بتائیگا۔

اکثر لوگ ایمان لا کر بھی مشرک ہی رہتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۱۰۶/۱۲

اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھی شرک کرتے ہیں۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۱۳/۳۱

حقیقت یہ کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے[1]

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۳۱/۲۲

اور جو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے تو گویا وہ بلندی سے گر پڑا ہے اور اُس کو یا تو پرند اُچک لیتے ہیں یا ہوا کسی دور جگہ پر پھینک دیتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۱۱۶/۴

اللہ اس کو نہیں معاف کریگا کہ اُسکے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہیگا معاف کر دیگا۔

---

[1] یہ ظلم عظیم مشرک خود اپنے نفس پر کرتا ہے کہ اللہ نے تو ہر چیز سے اُس کو بہتر بنایا ہے، مگر اپنے ہمسر یا اپنے سے بھی کمتر چیزوں کو اپنا معبود بنا کر ان کی بندگی کی قعر ذلت میں گرتا ہے جیسا کہ مابعد کی آیت میں تصریح کر دی گئی ہے۔

اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اور ان سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ	اور جو ایمان لائے ہیں وہ سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے ہیں کاش یہ
الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ	ظالم اب سمجھتے جو اسوقت سمجھیں گے جب عذاب دیکھینگے کہ ساری قوت
الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ	اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔ اسوقت وہ لوگ جنکی پیروی کیگئی ہے ان لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی ہے الگ ہو جائینگے
اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ	
وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ	اور عذاب دیکھ لینگے اور انکے باہمی تعلقات قطع ہوجائینگے۔ اور پیروی کرنے
مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ	والے کہینگے کہ کاش ایکبار ہم پلٹ کر دنیا میں جاتے تو ہم بھی انسے الگ
حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝	ہوجاتے جسطرح یہ ہم سے الگ ہوگئے یوں اللہ انکے اعمال انکو سراسر حسرت دکھلائیگا اور وہ
قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ	پوچھ کہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی حق کی ہدایت دیسکتا ہے
قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ	کہدے کہ اللہ حق کی ہدایت دیتا ہے۔ تو جو حق کی ہدایت دیتا ہے وہ اس بات کا
اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى	زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسکی پیروی کیجائے یا وہ جو کہ ہدایت ہی نہیں پاتا
فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ	جبتک کہ اسکو ہدایت نہ دیجائے۔ تمکو کیا ہوگیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو اور
اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝	انمیں سے اکثر تو گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں وہ گمان حق کی جگہ کچھ کام نہیں دیسکتا
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ	کیا انھوں نے اللہ کے شرکاء بنا رکھے ہیں جنھوں نے انکے لیے دین
مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۝	کا وہ راستہ نکالا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔؟

بعض مشرک جنوں کو اللہ کا رشتہ دار قرار دیکر ان کی پوجا کرتے تھے۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا	اور ان لوگوں نے اللہ میں اور جنوں میں ناطہ ٹھہرایا ہے حالانکہ
وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝	جنوں کو معلوم ہے کہ وہ حاضر کیے جائیں گے (محشر میں)
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ	اور ان لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے حالانکہ اللہ نے انکو پیدا کیا ہے

اَدَّا اِنَّیْ ؕ ۳۱ میں ضائع نہیں کرونگا۔

عمل سوء

گناہ

خواہ کوئی ہو جو بھی برا عمل کریگا اُس کا بدلہ پائیگا۔

لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ ؕ نہ تمھاری آرزوں ورنہ اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۱۲۳ ہوگا بلکہ جو کوئی برا کام کریگا اُس کی سزا پائیگا۔

جو گناہ کریگا وہی اُس کی سزا بھی اُٹھائیگا۔

وَمَنْ یَّکْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَکْسِبُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ ۱۱۱ جو کوئی گناہ کماتا ہے وہ اپنی ہی جان پر کماتا ہے

ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھائیگا

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۱۵ اور کوئی بوجھ اُٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اور کافروں نے مومنوں سے کہا کہ تم ہمارے طریقہ پر چلو

اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰکُمْ ؕ وَمَا ھُمْ بِحٰمِلِیْنَ تمھارے گناہ ہم اٹھالیں گے، حالانکہ وہ ذرا بھی اُن کے گناہ

مِنْ خَطٰیٰھُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۱۲ نہیں اُٹھانے کے وہ تو جھوٹے ہیں۔

گناہگار ایک گناہ کی وجہ سے دوسرے میں مبتلا کیا جاتا ہے

فَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ اور جس نے بخالت کی اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم دشواری

بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ؕ ۱۰ کی راہ اُس کے لیے آسان کردیں گے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی جسدن دونوں جماعتیں بھڑیں اُس دن تم میں سے جن

الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ لوگوں نے مونہہ پھیرلیا اُن کو شیطان نے اُن کے بعض

مَا کَسَبُوْا ۱۵۵ گناہوں کی وجہ سے پھسلا دیا۔

عمل صالح

ایمان کے ساتھ عمل صالح کی شرط ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی — جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کیئے

لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ — اُن کے لیے خوشحالی ہی۔ اور اچھا ٹھکانا۔

عمل صالح ایمان کے کلمہ کو بلند کرتا ہی۔

اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ — اسی کی طرف پاک کلمے چڑھتے ہیں اور عمل صالح

الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ — اُس کو بلند کرتا ہی۔

عمل صالح سے دنیا میں پاکیزہ زندگی ملتی ہی اور عقبیٰ میں ثواب

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ — جو کوئی عمل صالح کریگا خواہ مرد ہو یا عورت مگر ہو مومن

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ — تو ہم (دنیا میں) اُسے اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور (آخرت میں)

بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ — اُن کے بہترین اعمال کا صلہ دیں گے۔

عمل ہی انسان کا سرمایہ ہی۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی — انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو اُسنے کیا۔

جنّت عمل ہی کا نتیجہ ہی

وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا — اور اُنٹے پکار کر کہدیا جائیگا کہ یہ جنت ہی جس کے تم ان اعمال

بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ[1] — کی وجہ سے وارث بنائے گئے ہو جو (دنیا میں) کرتے تھے

مومنوں کے عمل کو اللہ ضائع نہیں کرتا ہی۔

اِنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ — تمہارے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت

---

[1] جنت میں اس اعلان کا مطلب ہی کہ جنت عمل ہی کی صورت معنوی کا نام ہی۔ ایمان بھی عمل ہی لیکن جوارح کا نہیں بلکہ قلب کا۔

حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو
الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌ کہتا ہے کہ اب میں توبہ کی۔ اور نہ انکی توبہ جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں

توبہ وہی ہے جس کے بعد انسان عمل صالح کرنے لگے۔

وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اور جس نے توبہ کی اور عمل صالح کیا وہی (درحقیقت) اللہ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا کے سامنے توبہ کرتا ہے۔

توبہ سے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً مومنو! اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔ عجب نہیں
نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ کہ اللہ تم سے تمہاری برائیاں دور کردے۔

نیکیوں سے بھی برائیوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ حقیقت یہ ہے کہ نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں

بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے سے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ جنسے تمکو روکا جاتا ہے انمیں سے بڑے بڑے گناہوں سے اگر تم باز
عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ رہے تو ہم تمہاری (چھوٹی چھوٹی) برائیوں کو تم سے دور کردیں گے
اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہتے ہیں مگر چھوٹے
اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ چھوٹے گناہ۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب وسیع مغفرت والا ہے۔

اللہ کے مخلص بندوں کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے بشرطیکہ وہ انابت اختیار کریں

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى کہدے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ کی ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو اللہ سارے
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ گناہ بخشدیگا وہ غفور رحیم ہے

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاؤُا السُّوْٓءٰٓى — پھر جن لوگوں نے برائی کی انکا انجام یہ ہوا کہ انھوں نے

اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ — اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور انکا مذاق اُڑایا۔

جو اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے اُس پر ایک شیطان مسلط کردیا جاتا ہے کہ بھلائے رکھے اور ہدایت کی راہ پر نہ آنے دے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ — اور جو کوئی اللہ کی یاد سے اغماض کرتا ہے تو ہم اُسکے اوپر

لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ — ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں جو اُسکا ساتھی ہوجاتا ہے۔ اور وہ

عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ — (شیاطین) اُنکو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (اور کفار) سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں

نادانستگی میں گناہ ہوجائے اور اس سے توبہ یا استغفار کرے تو اُسکے قبول کرنے کا اللہ نے وعدہ کیا ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ — توبہ تو بس انھیں لوگوں کے لیے ہے جو نادانستگی میں گناہ

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ — کر بیٹھتے ہیں پھر فوراً توبہ کرلیتے ہیں۔ ان کی توبہ اللہ قبول

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۝ — کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا — اور وہ لوگ جو کوئی بےحیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے

اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ — نفس پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں

يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا — کی مغفرت چاہتے ہیں اور سوائے اللہ کے گناہ کون معاف

فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ — کرے گا اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے اُنکا

مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۝ — بدلا اُن کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

اگر جان بوجھ کر زندگی بھر گناہ کرتا رہا تو مرتے وقت توبہ قبول نہ ہوگی۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ — اور توبہ اُن لوگوں کے لیے نہیں ہے جو برائیاں کرتے

مشرکوں کے عمل اکارت ہیں

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ ۶۵

اگر تو نے شرک کیا تو یقیناً تیرے عمل ضبط ہو جائیں گے اور ضرور تو گھاٹے میں رہیگا۔

منافقوں کے عمل دونوں جہان میں اکارت ہیں۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ۶۹

وہی وہ لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور وہی وہ ہیں جنہوں نے گھاٹا اٹھایا۔

مرتدوں کے بھی

وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ ۲۱۷

اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پلٹ جائیگا اور کفر ہی میں مریگا تو اس کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت ہو جائیں گے

منکرین آخرت کے عمل اکارت ہیں

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۝ ۱۴۷

جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور قیامت کے دن ہماری حضوری میں حاضر ہونیکو نہ مانا انکے عمل اکارت گئے۔

نبی کی بے ادبی پر حبط عمل

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ ۲

مومنو! اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ اور اس کے ساتھ اس طرح زور سے باتیں نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو ورنہ تمہارے عمل ضبط ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ۳۹/۵۴

اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے اس کے حکم کو مانو۔

حبط عمل

حبط عمل کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن میزان عمل میں اس کا کچھ وزن نہ ہوگا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ۱۸/۱۰۵

وہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں اور قیامت کے دن اس کے سامنے حاضر ہونیکو نہ مانا اسلئے انکے عمل اکارت ہوگئے یعنی ہم قیامت کے دن انکا کوئی وزن نہ قائم کریں گے۔

کافروں کے عمل اکارت ہیں

مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ۱۴/۱۸

جن لوگوں نے اپنے رب کو نہ مانا انکی مثال یہ ہے کہ ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں جن کو آندھی کے دن ہوا لے اڑی جو کچھ انھوں نے کمایا تھا اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ لگا۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِیْعَةٍ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰٓی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۲۴/۳۹ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۲۴/۴۰

کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے چٹیل میدان میں ریت جسکو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہانتک کہ جب اس کے پاس آیا تو اسکو کچھ نہ پایا اور اللہ کو اپنے پاس دیکھا اسنے پورا حساب لے لیا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے یا انکے اعمال عمیق سمندر کی تاریکیوں کی طرح ہیں جس کو موج نے ڈھانک رکھا ہے اس کے اوپر موج ہے پھر اس کے اوپر بادل۔ ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا۔ جب وہ اپنا ہاتھ بھی نکالے تو اسکو دیکھ نہ سکے اور جس کو اللہ نور نہ دے تو اس کے لیے نور نہیں۔

مِنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِیْنَ ﴿٤٧﴾ بھی (عمل) ہوگا تو ہم اُسکو لا ئینگے اور حساب لینے کیلئے ہم کافی ہیں۔

نیک اعمال کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ﴿١٦٠﴾ جو کوئی نیکی لائیگا تو اُس کو اُس کا دس گنا ملیگا۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ دانہ کی ہی جس نے سات خوشے اُگائے اور ہر ایک خوشہ

مِّائَةُ حَبَّةٍ ﴿٢٦١﴾ میں سو دانے ہیں۔

بُرے اعمال کا بدلہ انھیں کے برابر

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا اور جو کوئی بُرائی لائے گا اُس کو اُسکے برابر بدلا دیا جا ئیگا

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ اور اُنپر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

جزاء اعمال

قرآن میں اجر و جزا اور عذاب و عقاب وغیرہ کے الفاظ جو مستعمل ہوئے ہیں درحقیقت اُن سے مراد اعمال کے فطری نتائج ہیں نہ کہ مصنوعی سزا و جزا ان دونوں کا فرق مثال سے اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہی کہ زید نے اگر کسی کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس جرم میں اس کے اوپر کوئی تاوان عائد کیا گیا تو یہ مصنوعی سزا ہی لیکن اگر اُس نے خود اپنا ہاتھ کاٹ لیا تو اُس کو جو کچھ دُکھ پہونچیگا وہ اُس کے عمل کا فطری نتیجہ ہی۔ قرآن تصریح کے ساتھ کہتا ہی

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ تمہیں تو وہی بدلا دیا جائے گا جو تم نے کیا تھا۔

فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا جنھوں نے برائیاں کی ہیں اُن کو جزا انہیں دیجائیگی

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ مگر وہی جو وہ کرتے تھے۔

یعنی اعمال کی ایک معنوی شکل ہوتی ہی وہی قیامت کے دن جنت یا دوزخ کی صورت میں نمایاں ہو جائیگی

کتابت اعمال

اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْھِمْ یَکْتُبُوْنَ ۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انکے بھید اور سرگوشی کو نہیں سنتے بیشک ہمارے فرستادے اُنکے پاس لکھتے رہتے ہیں۔

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۔ تمہارے اوپر نگہبان ہیں کراماً کاتبیں جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُس کا علم رکھتے ہیں۔

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۔ وہ مونھ سے کوئی لفظ نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک نگہبان اُس کے پاس تیار رہتا ہے۔

وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۔ اور جو کچھ اُنھوں نے کیا ہے وہ سب اعمال ناموں میں لکھا ہوا ہے اور ہر چھوٹا بڑا (کام) درج ہے۔

قیامت کے دن سارے اعمال موجود ملیں[1] گے۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۔ جو کوئی ایک ذرہ کے برابر بھلائی کریگا دیکھے گا اور

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۔ جو کوئی ایک ذرے کے برابر بُرائی کریگا دیکھیگا۔

یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ ۔ ہر شخص نے جو بھلائی کی ہے یا جو بُرائی کی ہے اُس دن موجود پائے گا۔

وزن اعمال

وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ۔ اُس دن اعمال کا تولا جانا برحق ہے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ ۔ اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو لگائیں گے کسی شخص پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ایک رائی کے دانہ کے برابر

[1] غالباً حبط عمل کیطرح گناہوں کی معافی اور مغفرت کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ موجود تو ہونگے لیکن میزان عمل میں اُن کا کوئی وزن نہ ہوگا۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ — اور اُن کے سامنے اُنکے عمل کی بُرائیاں ظاہر ہوگئیں اور

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۳۳/۴۵ — جس کی ہنسی اڑاتے تھے اُسنے اُن کو گھیر لیا۔

لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا — تو اس سے بے خبر تھا ہم نے تیرا پردہ اٹھا دیا، آج

عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۲۲/۵۰ — تیری نگاہ تیز ہے۔

اس حقیقت کو سمجھ لینے سے مسئلہ معاد پر جو دو اعتراضات وارد ہوتے ہیں خود بخود دفع ہو جاتے ہیں

پہلا یہ کہ مجرمین نے جرم ایک محدود زمانہ تک کیا ہے اُن کو غیر محدود زمانہ تک عذاب میں رکھنا انصاف کے خلاف ہے۔

دوسرا یہ کہ سزا کی غرض عبرت ہے کہ دوسرے اُس کو دیکھکر نصیحت پکڑیں، جب دار آخرت دار التکلیف نہیں ہے تو وہاں سزا دینے کا کیا فائدہ۔

جواب کی صورت یہ ہوئی کہ جبکو تم سزا سمجھتے ہو وہ فطری نتیجہ ہے اور نتیجہ میں نہ زمانہ کا سوال ہے نہ عبرت کا۔ ایک شخص ایک لمحہ میں اپنی آنکھیں پھوڑ سکتا ہے لیکن وہ اندھا عمر بھر کے لیے ہو گیا۔ اور اُس کی نابینائی کسی عبرت کی غرض سے واقع نہیں ہوئی[1]

ایک تیسرا اعتراض اور ہے۔ وہ یہ کہ اللہ نے آخرۃ کو دنیا پر جا بجا اپنی کتاب میں ترجیح دی ہے:

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ — اور یہ دنیاوی زندگی تو محض کھیل اور بہلاوہ ہے، اور

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۲۹/۶۴ — دار آخرت بے شک زندگی کے قابل ہے۔

فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ — دنیا کی زندگی کا سامان آخرۃ کے مقابل میں

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹۴) جن کو دیکھکر مجرم ڈر جائیں گے اور کہنے لگیں گے۔

يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً — ہائے ہماری کمبختی یہ کیسا دفتر ہے کہ کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ بے قلمبند کیے

إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۴۹/۱۸ — نہیں چھوڑا ہے یعنی جو عمل اُنھوں نے کیے تھے اُن کو موجود پایا۔

[1] یہ سوال کہ اللہ نے ان اعمال کے نتائج ایسے کیوں رکھے عالم مشیت سے متعلق ہے جہاں سے شہد شیریں اور نمک نمکین ہوا ہے۔ اور جس میں چون و چرا کی مطلقاً گنجائش نہیں۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۸﴾

اور اُنکے کرتوت کی بُرائیاں اُن کے اوپر ظاہر ہوجائینگی اور جس (عذاب) کا مذاق اُڑاتے تھے وہ اُن کو گھیر لیگا۔

یہ فطری نتائج اعمال سے جُدا نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ قرآنی آیات سے انکے غیر منفک ہونیکا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِّي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿۴۹﴾

اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے رخصت دیدو اور فتنہ میں نہ ڈالو۔ سنو! وہ تو فتنہ میں پڑ چکے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جہنم تو کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿۸۱﴾

ہاں جس نے بھی بُرائی کمائی۔ اور اُس کے گناہ نے اسکو گھیر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ﴿۳۱﴾

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اسی پر جم گئے اُن کے اوپر فرشتے اترتے ہیں کہ تم نہ خوف کھاؤ نہ رنج کرو اور بہشت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم حیاتِ دنیا میں تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی

لیکن اس دنیا میں یہ نتائج بہت کم نمودار کیئے جاتے ہیں تاکہ ابتلا باقی رہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ﴿۴۵﴾

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کے سبب پکڑے تو زمین پر کوئی جاندار بھی نہ بچے مگر وہ ایک معین مدت کے لیے اُن کو مہلت دیتا ہے۔

قیامت کے دن یہ سارے نتائج نگاہوں کے سامنے آشکارا ہوجائینگے [1]

---

[1] نامہ اعمال کی حقیقت یہی ہے کہ انسان کے اعمال جو دنیا میں اس کا احاطہ کیے ہوئے ہیں قیامت کے دن نتائج کی شکل میں نمودار ہو جائیں گے

جب آخرۃ میں صلاحیت اور استقامت ہی۔ صراط اور ہدایت ہی سبیل اور ضلالت ہی تو پھر منزل مقصود کیوں نہیں۔ حقیقت یہ ہی کہ آخرۃ کی فضیلت در اصل اُس کے عالیشان مقصد ہی کی وجہ سے ہی۔ وہاں زندگی کا رُخ اسقدر آشکارا ہوگا کہ کافر حسرت کے ساتھ چلا اُٹھیگا۔

يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ کاش میں نے اپنی اس (آخرۃ کی) زندگی کے لیے پہلے سے کچھ کیا ہوتا

یوم الجزاء

موت کے بعد دوسری زندگی میں کل اعمال کی پوری پوری جزا ملیگی۔ کفار و مشرکین دوسری زندگی کو مستبعد سمجھتے تھے اور اُس کا انکار کرتے تھے۔

أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۝ کیا جب ہم مرجائینگے اور مٹی ہوجائینگے۔ یہ ایسی بعید (از قیاس) ہے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۝ اور اُنھوں نے بڑے زوروں سے اللہ کی قسم کھائی کہ جو مر گئے اُن کو اللہ نہیں اُٹھائے گا۔

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۝ اور اُنھوں نے کہا کہ صرف یہ دنیاوی زندگی ہی کہ ہم مرتے جیتے ہیں اور ہم کو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہی

وہ دوسری زندگی کو غیر ضروری اور ناممکن سمجھتے تھے۔ قرآن جواب دیتا ہی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَ

لوگو! اگر تم کو حشر کے بارے میں شک ہو تو ہمنے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر پوری یا ادھوری بوٹی سے تاکہ تمہارے اوپر ہم (اپنی قدرت) ظاہر کریں اور تم کو ہم شکموں میں جب تک چاہتے ہیں ایک مدت معین کے لیے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کوئی مرجاتا ہے اور

اِلَّا قَلِیْلٌ ؏ محض ہیچ ہی۔

لیکن حالت یہ ہی کہ دنیا میں زندگی کے ہزاروں شعبے ہیں اور ہزاروں مقاصد اور خیر و شر کے مواقع کثیر۔ بخلاف اس کے آخرة میں دو ہی فریق ہیں۔

فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ؏ ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں۔

جنتی لذت میں مشغول اور دوزخی عذاب میں گرفتار۔ نہ اُن کی سزا کا کوئی انجام نہ اِن کے عیش کا کوئی نتیجہ۔

جواب یہ ہی کہ اس اعتراض کی بنیاد اس امر پر ہی کہ اُخروی زندگی بلا مقصد ہی اور یہی صحیح نہیں اگرچہ اس دنیا میں غیر ضروری ہونے کی وجہ سے اس مقصد کی تشریح نہیں کی گئی ہی لیکن پھر بھی قرآن میں جابجا اس کی طرف اشارے موجود ہیں۔

وَھُدُوْا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَھُدُوْا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ؏ اور جنتیوں کو پاک باتوں کی ہدایت کی جائیگی اور اس سزاوار حمد کے رستہ کی ہدایت کی جائیگی

وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؏ اور ہم نے (ابراہیم) کو اس کا بدلا دنیا میں دیا اور آخرت میں وہ صلاحیت والوں میں سے ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّھُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ؏ جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے کام کیے اُنکو ہم ضرور صلاحیت والوں میں داخل کریں گے۔

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؏ مومنوں کو اللہ دنیاوی زندگی میں پختہ قول پر ثابت قدم رکھتا ہی اور آخرة میں بھی

مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ؏ جو اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ آخرة میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہوگا۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ﴿۲۲﴾ — اور اللہ نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی تاکہ ہر نفس کو اُس کی کمائی کا بدلا دیا جائے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ ﴿۸۵﴾ — اور ہم نے آسمان اور زمین کو نہیں پیدا کیا مگر حق کے ساتھ یعنی یہ کہ قیامت ضرور آنے والی ہے۔

صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات بھی دوبارہ زندہ کرکے اُٹھائے جائینگے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ — اور جتنے جاندار زمین پر چلتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں بازوؤں سے اُڑتے ہیں وہ سب کے سب تمہاری جیسی قومیں ہیں۔ ہمنے لکھنے میں فروگزاشت نہیں کی ہے پھر (قیامت میں) وہ اُٹھا کر اپنے رب کے

وہ اعمال جنکی جزا یا سزا دنیا میں ملتی ضروری ہے

ہرچند کہ جزاء اعمال حشر کے دن پر رکھی گئی ہے

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ﴿۶۱﴾ — اور اگر اللہ انسانوں کا انکے ظلم پر مواخذہ کرتا تو زمین میں کسی جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن اس نے اُنکو ایک مدت معینہ کے لیئے مہلت دے رکھی ہے۔

مگر بعض اعمال ایسے ہیں جن کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے۔ ان میں اجتماعی اعمال بھی ہیں اور انفرادی بھی۔

لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ﴿۹۸﴾ — جب وہ ایمان لائے تو ہم نے حیات دنیا کی رسوائی کا عذاب انسے رفع کردیا اور کچھ زمانہ کے لیئے ان کو سامان دیا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور اُنھوں نے اچھے

لہ بالحق کی تفسیر یہی ہے کہ ہر نفس کو اُسکے عمل کا بدلہ دیا جائیگا۔ دنیا میں ظالم ظلم کرتے کرتے اور مظلوم ظلم سہتے سہتے مرگیا۔ یا باطل پرست خوشحال اور حق پرست بدحال رہا۔ کیا ان کے لیے کوئی دار الجزا نہیں ہونا چاہیئے جہاں اپنے اپنے اعمال کے نتائج دیکھیں۔

مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ
کوئی سب سے نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہی کہ جاننے کے

مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً
بعد پھر کچھ نہ سمجھے۔ اور تو زمین کو دیکھتا ہی مردہ۔ اور جب

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہی اور ابھرنے لگتی ہی اور ہر طرح

وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ
کی خوشنما روئیدگی اگاتی ہی۔ یہ اس بات کی دلیل ہی کہ اللہ برحق

اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى
ہی اور وہ مُردوں کو زندہ کریگا اور وہ ہر شی پر قادر ہی اور یہ کہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
قیامت آنیوالی ہی اس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ ان لوگوں کو

فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ٥/٢٢
اٹھائےگا جو قبروں میں ہیں۔

دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ پوری قدرت رکھتا ہی۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ
اور انسان کہتا ہی کہ کیا جب میں مرگیا تو پھر زندہ کرکے

اُخْرَجُ حَيًّا ٦٦/١٩
نکالا جاؤں گا۔

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ
کیا انسان یہ نہیں سوچتا کہ ہم نے پہلے اس کو

مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ٦٧/١٩
پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ نہ تھا۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہی وہ انکے

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ۔ بَلٰى وَهُوَ
مثل پیدا کرنے پر قادر نہیں ہی۔ بیشک وہ قدرت رکھتا

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ٨١/٣٦
ہی اور وہ بڑا پیدا کرنیوالا اور واقف کار ہی۔

دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہی۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ
کیا تم نے سمجھ رکھا ہی کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا

اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ١١٥/٢٣ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
ہی اور تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا نہیں ہی۔ اللہ بادشاہ

الْمَلِكُ الْحَقُّ ١١٦/٢٣
برحق اس (بےکار کام) سے بری ہی۔

بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ

باتوں کو نہیں۔ جو کوئی تم میں سے ایسا کریگا اُسکا بدلا دنیا میں رسوائی ہی اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اور اُس سے بڑھ کر گنہگار کون ہی جو اللہ کی مسجدوں میں اُسکا نام لینے سے روکے اور اُن کے اُجاڑنے کی کوشش کرے۔ یہ اُن میں نہیں داخل ہونے پائیں گے مگر ڈرتے ہوئے۔ انکے لیے دُنیا میں رسوائی ہی اور آخرۃ میں بڑا عذاب ہی۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ

اور جس کو اللہ گمراہ کرے اُس کو کوئی راہ دکھانیوالا نہیں۔ ان کو دنیاوی زندگی میں عذاب ہی اور آخرت کا عذاب اور سخت ہی۔

جب کسی قوم میں جرائم پھیلتے ہیں تو ان میں تین فریق ہوتے ہیں ایک مجرم۔ ایک خاموش اور ایک روکنے والا۔ یہی آخر الذکر عذاب سے بچایا جاتا ہی۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

جب اُنھوں نے وہ نصیحتیں جو اُن کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو ہم نے اُن لوگوں کو جو بُرائیوں سے روکتے تھے نجات دی اور ان لوگوں کو جو گنہگار تھے اُنکی نافرمانی کے باعث سخت عذاب میں مبتلا کیا

دستور العمل

مومنوں کے لیے دستور العمل جس سے عمل صالح اور عمل سوء کا امتیاز کر سکیں صرف ایک ہی یعنی اللہ کی کتاب کہ وہی یقینی ہی۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا

جو تمھارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اُترا ہی اُسکی پیروی

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ	کام کیے ہیں اُن کو زمین کا بادشاہ بنائیگا۔
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا	جن لوگوں نے احسان کیا ہی اُنکے لیے اس دنیا میں بھلائی
حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ	ہی اور دار آخرت تو سب سے بہتر ہی۔
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَ	جو کوئی اچھا عمل کریگا خواہ مرد ہو یا عورت شرط یہ ہی کہ وہ
هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ	مومن ہو تو ہم اُس کو پاک زندگی بسر کرائیں گے اور اُن کے
أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	اچھے کاموں کا جو وہ کرتے تھے ان کو اجر دینگے
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ	اور جو لوگ ستائے گئے اور اس کے بعد اُنھوں نے اللہ کیلئے
مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ	گھر بار چھوڑا ان کو ہم دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت کا بدلا
الْآخِرَةِ أَكْبَرُ	تو اس سے بھی بڑا ہوگا۔
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ	اگر تم شکر کروگے تو ہم تمکو بڑھائیں گے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ	اور بعض آدمی وہ ہیں جو ایک کنارے پر اللہ کی بندگی اختیار کرتی
حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ	ہیں اگر انکو کوئی بھلائی پہونچگئی تو اُس پر مطمئن ہوگئے اور اگر کوئی
أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا	آزمائش آن پڑی تو اپنے رُخ پلٹ گئے۔ وہ دین اور دنیا
وَالْآخِرَةَ	دونوں میں خسارہ میں ہے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ	اور بعض آدمی وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں بلا علم۔ بلا ہدایت
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ثَانِيَ	اور بلا روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں اپنے پہلو کو موڑتے ہوئے
عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا	تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کردیں۔ ایسوں کو دنیا میں رسوائی ہی اور
خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ	قیامت کے دن ہم اُن کو دوزخ کا عذاب چکھائیں گے۔
أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ	کیا تم اللہ کی کتاب کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض

نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ سُننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ اللہ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا کہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اُس کو زمین کے لیے زینت بنایا ہے تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ کون اچھے کام کرتا ہے۔

اللہ نے اگرچہ ہدایت اور ضلالت کی راہیں نمایاں کر دی ہیں۔

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۝ گمراہی سے ہدایت ظاہر ہو چکی۔

اور فرقان یعنی حق و باطل میں فرق کرنے کا معیار اتار دیا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں فرق کرنے والا (قرآن) اتار دیا تاکہ وہ دنیا والوں کو آگاہ کرے۔

لیکن یہ سب کچھ ان اہل بصیرت کے لیے ہے جن کی توفیق الٰہی دستگیری کرے ورنہ حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھنے والے ہی زیادہ ہیں۔

ایمان لانے کے بعد بھی قدم قدم پر ابتلا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝ اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے تاکہ جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں اور تمہاری حالت جانچ لیں۔

وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۝ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہارا بدلا اُن سے لے لیتا لیکن (وہ چاہتا ہے) کہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ آزمائے۔

تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۳/۷ — کرو اور اُس کے سوا اولیاء کی پیروی نہ کرو۔

غیر یقینی شے کا دین میں کچھ دخل نہیں۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ — اُس کے پیچھے نہ چل جس کا تجھ کو یقین نہیں ہے۔ کیونکہ کان، آنکھ

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔــوْلًا ۳۶/۱۷ — اور دل ان سب سے باز پرس ہوگی۔

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَـيْـــًٔا ۲۸/۵۳ — اور ظن حق کی جگہ پر کچھ کار آمد نہیں۔

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا — کہدے کہ تمہارے پاس کوئی علم ہو تو ہمارے سامنے اس کو

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۱۴۸/۶ — نکالو تم تو صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور اٹکل ہی دوڑاتے ہو

کتاب اللہ کو چھوڑ کر بزرگوں کی پیروی کرنا گمراہی ہے۔[۵۱]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا — اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اس کی پیروی

بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا[۵۲] ۭ اَوَلَوْ كَانَ — کرو تو کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم تو اُسکی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے

اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۱۷۰/۲ — بزرگوں کو پایا ہے خواہ اُنکے بزرگ کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں

عالم ابتلاء

یہ عالم تمام تر ابتلا ہے۔ اس کا کوئی نقطہ آزمائش سے خالی نہیں۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ — ہمنے آدمی کو مرکب نطفہ سے پیدا کیا کہ آزمائیں پھر اُسکو ہم نے

---

۵۱ آیت میں آبا کا لفظ ہے لیکن اس سے صرف نسبی آبا مراد نہیں ہیں بلکہ بزرگان و اسلاف قدیم بھی داخل ہیں۔ جب کسی قوم کا یہ عقیدہ ہو جاتا ہے کہ بزرگی اور ولایت، امامت اور اجتہاد، علم اور فضیلت سب ہمارے سلف پر ختم ہوگئیں اور ہم اُن کے برابر نہیں ہو سکتے اور ہماری فلاح صرف اُنکی تقلید میں ہے تو اُس کی تعمیر ہی میں خرابی کی صورت مضمر ہو جاتی ہے اور وہ سوائے ترقی معکوس کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ماضی کے ساتھ اسقدر وابستہ ہو جاتی ہے کہ مستقبل کی صلاحیت اُس میں باقی نہیں رہتی۔ بزرگان سلف کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ قوم کے سنگ بنیاد ہیں۔ لیکن سنگ بنیاد پر جو ردّا رکھا جائے اس کو اُس سے بلند ہونا چاہیئے۔

۵۲ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اگر کوئی رسول بن رسول بن رسول بن رسول ہو تو کہہ سکتا ہے کہ واتبعت ملت اٰبائی ابراھیم واسحٰق ویعقوب ۳۸/۱۲ میں اپنے آبا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا پیرو ہوں۔

ہدایت

ہدایت کے معنی راستہ دکھانے کے ہیں۔ انبیا اسی معنی میں ہادی ہوتے ہیں۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۵۲ — اور بیشک تو سیدھے راستہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۷۳ — اور بیشک تو اُن کو سیدھے راستہ کیطرف بلاتا ہے۔

دوسرے معنی راستہ پر لگا دینے کے ہیں یہ صرف اللہ کا کام ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۵۶ — تو جس کو چاہتا ہے اُس کو نہیں ہدایت دے سکتا اور اللہ جس کو چاہے ہدایت دے۔

لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۲۷۲ — تیرے ذمہ اُن کو راہ پر لگانا نہیں ہے لیکن اللہ جسکو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے۔

ہدایت اور گمراہی اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۳۹ — اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ پر لگا دیتا ہے۔

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۳۷ — اور جس کو اللہ گمراہ کرے اُس کا راہنما کوئی نہیں اور جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔

اللہ کن لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ ۱۰۴ — جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اللہ اُن کو ہدایت نہیں دیتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۶۷ — حقیقت یہ ہے کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۵۱ — اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۳۵/۲۱ — اور ہم خیر و شر کی آزمائش میں ڈال کر تمکو جانچیں گے۔

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۱۵/۶۴ — تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تو بس آزمائش ہیں۔

اختلاف انسانوں میں ہمیشہ رہیگا

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۱۱۹/۱۱

اور اگر تیرا رب چاہتا تو سارے انسانوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے بجز اُنکے جن پر تیرا رب مہربانی کرے اور اسی لیے اُن کو پیدا کیا ہے۔ اور تیرے رب کی بات پوری ہو کر رہیگی کہ میں جہنم کو انسان اور جن سب سے ضرور بھروں گا۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۳۵/۶

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت کے راستہ پر متفق کر دیتا۔ سو تو جاہل نہ بن۔

مطالبہ صرف ایمان کا ہے[1]

فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ۱۳/۷۲

جو اپنے رب پر ایمان لائیگا اُس کو نہ کسی نقصان کا خطرہ ہوگا نہ ظلم کا۔

ایمان کی ہدایت اللہ کا احسان ہے

قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ ۱۷/۴۹

کہدے کہ میرے اوپر اپنے اسلام (لانے) کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تمہارے اوپر احسان کرتا ہے کہ اُسنے تمکو ایمان کی ہدایت دی۔

ایمان کے بعد شرح صدر۔

وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۱۱/۶۴ — جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اُسکے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

---

[1] قرآن انسان سے صرف ایمان کا طالب ہے نہ کہ عرفان کا۔ یہاں تک کہ خود مومنوں سے بھی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۱۳۶/۴

مومنو! اللہ اور اُس کے رسول اور اس کتاب پر جو اُس کے رسول پر اتاری گئی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری گئی ایمان لاؤ۔

کیونکہ عرفان کا دینا خود قرآن کا کام ہے اور حقیقی معرفت اُسی کی آیات میں تدبر و تفکر سے حاصل ہوتی ہے۔

بَعْدِ اللّٰهِ ۲۳/۴۵	اللہ کے بعد اس کو کون ہدایت دیگا۔
وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ	اور کسی کے اختیار میں نہیں ہے کہ بلا حکم الٰہی ایمان لا سکے۔
اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۱۰۰/۱۰	اور اللہ خباثت انہیں لوگوں پر ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ	اور ہم نے بہتیرے جن و انس دوزخ ہی کے لیے پیدا کیے ہیں انکے
وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ	دل ہیں جن سے وہ سمجھنے کا کام نہیں لیتے اور آنکھیں ہیں جن سے دیکھنے
اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ	کا کام نہیں لیتے اور کان ہیں جن سے سننے کا کام نہیں لیتے۔ یہ لوگ مثل
بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ	بہائم کے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔ یہ وہی لوگ ہیں جو
هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۱۷۹/۷	بے خبر رہنے والے ہیں۔

اللہ کن لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِلٰى	اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں سیدھے راستے
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۵۴/۲۲	کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ	کہدے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو رجوع
اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۲۷/۱۳	ہوتا ہے اس کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے۔
وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ	اور جن لوگوں نے ہماری (راہ میں) جہاد کیا ان کو ہم
سُبُلَنَا ۶۹/۲۹	اپنی راہیں دکھاتے ہیں۔
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ	تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ	آگئی، اس سے اللہ اُن لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو
السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ	اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے حکم سے انکو تاریکیوں سے
وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۶/۵	روشنی میں نکالتا ہے اور اُن کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ	اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ	اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو کافر اور جھوٹے ہیں
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ	اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو گنہگار اور جھوٹے ہیں
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُّضِلُّ	اللہ اُن لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ کرتے ہیں۔

دلوں پر مہر

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْ	جو لوگ کافر ہیں اُنکے لیے برابر ہے چاہے تم انکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ
تَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ	ایمان نہیں لانے کے۔
خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَ	اللہ نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور
عَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ	اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔
وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ	اور اگر تو اُن کے پاس کوئی نشانی لائے تو وہ لوگ جو
كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ	کافر ہیں ضرور کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِ الَّذِينَ	اسی طرح اللہ بے علم لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔
لَا يَعْلَمُونَ	
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ	اسی طرح اللہ ہر مغرور سرکش کے دل پر
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ	مہر لگا دیتا ہے۔
كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ	اسی طرح ہم حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں
أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَ	کیا تو نے اُسکو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا
أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ	معبود بنا رکھا ہے اور علم رکھتے ہوئے بھی اسکو اللہ نے گمراہ کر دیا ہے اور اُس کے
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ	کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونگے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر تبلیغ کرو اور رسول تمہارے اوپر مبلغ ہو۔

یہ تبلیغ صرف قرآن کے ساتھ ہوگی۔

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ

اور میرے پاس قرآن بذریعہ وحی کے بھیجا گیا ہے کہ اس سے میں تم کو آگاہ کروں اور ان لوگوں کو جن کو یہ پہنچے۔

قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ

کہدے کہ میں تو بس وحی کے ذریعہ سے آگاہ کرتا ہوں۔

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ

جو کوئی ہمارے عذاب سے ڈرتا ہو اسکو قرآن ہی کیساتھ نصیحت کر۔

دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ گمراہی سے ہدایت نمایاں ہو چکی۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

اور کہدے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے آچکا اب جو چاہے مومن بنے اور جو چاہے کافر بنے۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ

اگر تیرا رب چاہتا تو زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ کیا تو لوگوں کو مجبور کریگا کہ وہ مومن ہو جائیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ	جو آخرۃ کی کھیتی چاہتا ہی ہم اُس کی کھیتی کو بڑھاتے ہیں
فِیْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ	اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہی اُس میں سے اُسکو دیتے ہیں
مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ	مگر آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ	جو دنیا چاہتا ہی تو ہم جس کو چاہتے ہیں اور جس قدر
فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ	چاہتے ہیں سردست اُسی میں اُس کو دیدیتے ہیں پھر ہم اُسکو
يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؀ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ	جہنم میں ڈالینگے جسمیں وہ ملعون و راندۂ درگاہ ہو کر جلیگا، اور جو
وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ	کوئی آخرۃ کا طالب ہوتا ہی اور اُس کے لیے جو کوشش چاہیئے وہ کرتا
سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ؀	ہی تو یہی لوگ ہیں جن کی کوششیں مقبول ہیں بشرطیکہ وہ مومن ہوں۔

اللہ ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو بڑھاتا ہی

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؀	جنھوں نے ہدایت قبول کی ہی اللہ انکی ہدایت کو بڑھاتا ہی

اور اُن کو مزید ہدایت اور تقویٰ عطا فرماتا ہی۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ	اور جو لوگ ہدایت اختیار کر چکے ہیں اللہ انکی ہدایت کو بڑھائیگا
اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ؀	اور اُنکو انکا تقویٰ عطا فرمائے گا۔

فریضۂ تبلیغ

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	اے رسول! جو کچھ تیرے اوپر تیرے رب کیطرف سے نازل ہوا ہی اُسکو
مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؀	(اہل دنیا کے پاس) پہنچادے اور اگر تو نے نہ کیا تو اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ	اپنے رب کے راستے کیطرف (لوگوں کو) دانشمندی اور نصیحت کے
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؀	ساتھ بلا۔ اور اُن کے ساتھ پسندیدہ طریقہ سے بحث کر۔
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ	اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے کہ وہ

یہی مومن اولیاء اللہ ہیں[1]

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

سنو! اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے جو کہ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے ہیں

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لایا اور جس نے اچھا کام کیا ان کے اوپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے۔

یہی مومن صدیق اور شہید ہیں[2]

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۝

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

اللہ مومن کا رتبہ بلند کرتا ہی

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۝

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا انکے درجوں کو اللہ بلند کرتا ہی۔

مومن مجاہد کا درجہ سب سے بڑا ہی

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ

مومنین میں سے بلا عذر گھر بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنیوالے برابر نہیں ہو سکتے اللہ نے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہی اور ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہی اور مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم کے لحاظ سے برتری دی اور اللہ کے پاس درجوں میں

---

[1] ولی کے معنی قریب کے ہیں۔ ایمان اور عمل صالح سے بندہ اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہی اس لیے ہر مومن عمل کے لحاظ اپنے درجہ کے ولی ہی۔

[2] شہید کے معنی قرآن میں گواہ اور مبلغ کے ہیں۔

مومنین

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہی تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اُسکی آیتیں انکو سنائی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو بڑھاتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یہی مومن صادق ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے اور پھر اُنھوں نے شک کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

یہی مومن محسن ہیں

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہدایت اور رحمت ہیں محسنوں کے لیے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرۃ پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

یہی مومن متقی ہیں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

یہ کتاب ہی جس میں کسی قسم کا شک نہیں متقیوں کے لیے ہدایت ہی جو بے دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور ہماری دی ہوئی روزی خرچ کرتے ہیں

مومنوں کے لیے امن

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؎

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی تو اُنکے لیے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

مومنوں کے لیے عزت[1]

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ؎

حقیقت یہ ہے کہ عزت اللہ کے لیے ہے اور اُسکے رسول اور مومنوں کیلئے

مومنوں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں[2]

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ؎

اور وہی ہے جو تمہارے اوپر درود بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو تاریکیوں سے روشنی میں نکالے اور وہ مومنوں پر مہربان ہے۔

مومنوں کے لیے فرشتے اور حاملین عرش دعائیں کرتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؎

جو لوگ عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کے حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اسپر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے مغفرت مانگتے ہیں۔

مومنوں ہی کے لیے ساری نعمتیں پیدا کی گئی ہیں لیکن دنیا میں ان کے ساتھ دوسروں کو بھی مل جاتی ہیں مگر آخرۃ میں انھیں کے لیے مخصوص ہونگی۔

---

[1] عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے (ان العزۃ للہ جمیعا) مگر وہ اپنے خاص بندوں پیغمبروں اور مومنوں کو بھی عزت بخشتا ہے۔

[2] اللہ مومنوں پر مہربان ہے اور وہ اور اس کے فرشتے کل مومنوں پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا نبی صرف اپنے آل پر درود بھیجے اور اُمت کو اسی کی تعلیم دے جائے۔ اس لیے مروجہ درود جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ قرآن اور رحمۃ للعالمین کی شان دونوں کے خلاف ہے۔ بعض لوگوں نے آل کے معنی پیرو کرکے اس کو تمام امت پر وسعت دینے کی کوشش کی ہے مگر یہ تاویل چل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس میں آل محمد کو تشبیہ دی گئی ہے آل ابراہیم سے اور آل ابراہیم سے اولاد ہی مراد ہے اس لیئے آل محمد سے بھی سوائے اولاد کے اور کچھ مراد نہیں ہو سکتی۔

مَغْفِرَةٌ وَّرَحْمَةٌ ۝ — مغفرت ہیں اور رحمت ہیں۔

مومن کفار پر ہمیشہ غالب رہیں گے

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ — اور اگر کفار تم سے لڑیں گے تو وہ یقیناً پیٹھ پھیر لینگے

ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ — پھر وہ اپنا کوئی ولی اور مددگار نہیں پائیں گے۔

کفار کو مومنوں پر کبھی غلبہ نہ ہوگا

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى — اور اللہ کافروں کو مسلمانوں کے اوپر کوئی

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ — راہ نہیں دیگا۔

مومنوں کی مدد اللہ کے ذمہ ہے۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ — مومنوں کی مدد کرنا ہمارے اوپر لازم ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ — اور نہ ہمت ہارو اور نہ غمگین ہو اگر تم مومن ہو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ — تو تمہیں سربلند رہوگے۔

مومنوں کے لیے بادشاہت کا وعدہ[1]

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا — اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ ۝ — کام کیئے وعدہ کیا ہے کہ انکو ضرور زمین کا بادشاہ بنادیگا۔

---

[1] اس وعدہ کے مطابق مومنوں کو بادشاہت ملنی ضروری ہے۔ اگر آج معاملہ اس کے برعکس ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ کے نزدیک ہمارا مومن صالح الاعمال ہونا مسلّم نہیں۔ ورنہ اس کا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا۔

کافروں کو بادشاہت سے محروم رکھنے کا اللہ نے کہیں وعدہ نہیں فرمایا بلکہ چونکہ ان کے لیے صرف متاع دنیا ہی ہے اس لیے وہ یہاں ان کو بہت کچھ دینے کے لیے تیار ہے۔

ولولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفا من فضة ومعارج علیها یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیها یتکئون وزخرفا وان کل ذٰلک لما متاع الحیٰوة الدنیا والاٰخرة عند ربک للمتقین ۝

اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے آدمی ایک ہی امت کے ہو جائینگے تو ہم اللہ کے منکروں کے لیے انکے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنادیتے اور زینے بھی جن پر چڑھتے اور انکے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے اور چاندی کے نہیں بلکہ سونے کے۔ یہ سب تو صرف دنیاوی زندگی کا ساز و سامان ہے اور آخرت تو

وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ[1] إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۹ ع
اپنے ہاتھ کھینچتے ہیں۔ اونھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے اُن کو بھلا دیا۔ منافق سرکش ہیں۔

منافقین کے ساتھ جہاد کا حکم

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۹ ع
اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور اُن کے اوپر سختی کر۔

منافقین کے لیے نہ استغفار نہ جنازہ

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ
تو چاہے اُنکے لیے مغفرت مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار بھی مغفرت مانگے گا تو بھی اللہ ان کو نہیں بخشیگا۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ۔ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فٰسِقُونَ ۹ ع
جو کوئی ان میں سے مرجائے اُسپر نہ نماز پڑھو نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ اونھوں نے اللہ اور رسول کا انکار کیا اور سرکشی ہی میں مر گئے۔

إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۵ ع
منافقین دوزخ کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے۔

مرتدین

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۲ ع
اور جو تم میں سے اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور کافر ہی مرگیا تو اُن کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت جائیں گے۔

---

[1] اللہ بھولنے والا نہیں ہے، "وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا" یہاں بھولنے کے معنی ہیں ان کو نعمتوں سے محروم کر دینے کے۔
إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا
اللہ نے جنت کا دانہ پانی کافروں پر حرام کر دیا ہے جنھوں نے اپنے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا تھا سو آج کے دن ہم ان کو بھلا دیں گے

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؁

پوچھو کہ اللہ نے جو پاک روزی اور زینت اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہے ان کو کس نے حرام کر دیا۔ کہدے کہ وہ دنیا وی زندگی میں مومنوں کے لیے ہے اور قیامت کے دن تو انہیں کے لیے مخصوص ہوگی۔

مومن تھوڑے ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؁

مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کیے۔ اور وہ بہت کم ہیں۔

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ؁

اور میرے شکر گزار بندے کم ہیں۔

مومنوں کے لیے مغفرت اور درجے۔

لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؁

انکے لیے انکے رب کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور عزت کی روزی

منافقین

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ؁

اور بعض آدمی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ؁

اور جب وہ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو بس (مومنوں کی) ہنسی اڑاتے تھے

منافق گمراہ ہیں

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک کے ایک ہم جنس ہیں بُرے کام کی صلاح دیتے ہیں اور بھلے کام سے روکتے ہیں، اور

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ — مومنو! اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی کفر کو اسلام

وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى — پر ترجیح دیں تو اُن کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تم میں

الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۳/۹ — سے جو کوئی اُن کو دوست بنائیگا وہ گنہگار ہے۔

مشرکین

اہل ایمان کے سب سے بڑے دشمن مشرک ہیں اور یہود

وَلَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ — اور تو سب سے بڑھ کر مسلمانوں کا دشمن یہود کو

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۸۲/۵ — پائے گا اور مشرکوں کو۔

مشرک ناپاک ہیں

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ۲۸/۹ — مشرک تو بس ناپاک ہیں

مشرک ہمیشہ محکوم رہیں گے

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ — ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے کیونکہ اُنہوں

بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۱۵۱/۳ — نے اسکے ساتھ اُس چیز کو شریک گردانا جسکی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری

مشرکوں کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۲۲۱/۲ — مشرک عورتوں سے جبتک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۲۲۱/۲ — اور مشرک مردوں سے جبتک وہ ایمان نہ لائیں اپنی عورتوں کو نہ بیاہو

مشرکین کے لیے خواہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں استغفار ممنوع ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ — نبی اور مومنوں کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے

يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى — مغفرت مانگیں خواہ اُن کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۱۱۳/۹ — جب اُن پر ظاہر ہو گیا کہ وہ جہنمی ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ نہ انکی مغفرت کریگا اور نہ اُن کو (سیدھا) رستہ دکھائیگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۝

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے اور کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ ہرگز اُن کی توبہ نہیں قبول کریگا۔

کافرین

إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۝

اگر تم کفر کروگے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اس کو تمہارے لیے پسند کریگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ ۝

جن لوگوں نے کفر اور ظلم کیا تو اللہ انکو نہیں بخشیگا اور سوائے دوزخ کے راستہ کے اور کوئی رستہ اُن کو نہیں دکھائیگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۝

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے اکڑ بیٹھے تو نہ اُنکے لیے آسمان کے دروازے کھولے جائینگے اور نہ وہ جنت میں داخل ہونے پائینگے۔ یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے۔

کفار سے ترک موالات

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۝

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑکر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا تو اس سے اللہ کو کچھ سروکار نہیں مگر یہ کہ تم کو ان کی ایذا سے بچنا مقصود ہو۔

(بقیہ ترجمہ نوٹ صفحہ ماقبل) ہم (قصداً) اُن کو بھلادینگے جیسے کہ انھوں نے اپنے اس دن کے پیش آنے کو بھلا دیا تھا۔

وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ؕ | افسوس ہے اُن کی کمائی پر۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ؕ | بوجہ انکے اپنے عہد کو توڑ دینے کے ہم نے انپر لعنت کی اور انکے دلوں کو سخت کردیا۔ وہ الفاظ کو اپنی جگہوں سے موڑ دیتے ہیں اور جو کچھ اُن کو یاد دلایا گیا تھا اس میں سے ایک حصہ انھوں نے بھلا دیا۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؕ | اللہ اور انسانوں کے پیمان کے سوا جہاں کہیں اُن کو دیکھو ذلّت انپر سوار ہے۔ وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں اور کمزوری اُن کے اوپر لازم کردی گئی۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے، اور یہ اسکی سزا ہے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے۔

وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؕ | اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جن کو انسے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ اور انپر ایک درازمدت گذرگئی اور اُن کے دل سخت ہوگئے۔ اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔

تلبیس اور کتمان حق انکا شیوہ ہوگیا تھا۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؕ | اے اہل کتاب کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے ہو۔ اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

اسلام اور مسلمانوں سے جلتے تھے۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ؕ | اکثر اہل کتاب چاہتے ہیں کہ تم کو ایمان کے بعد کافر بنا دیں محض اپنے نفس کے حسد سے بعد اس کے کہ اُن کے اوپر حق ظاہر ہوچکا ہے۔

اہل کتاب

بنی اسرائیل کو اللہ نے دنیا میں سب سے برگزیدہ قوم بنا کر اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰھُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور فہم اور نبوت دی اور پاک چیزوں کی روزی عطا فرمائی اور دنیا جہان کے لوگوں پر ان کو فضیلت بخشی۔

لیکن ایک زمانہ کے بعد ان کی حالت بگڑ گئی اور وہ کفر اور نافرمانی میں مبتلا ہو گئے۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانوں سے ملعون قرار پائے کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

نزول قرآن کے وقت ان کی دو جماعتیں تھیں، یہود و نصاریٰ۔ یہود بیشتر اپنے اعمال اور عقائد دونوں کے لحاظ سے گمراہ ہو چکے تھے اور اللہ کا غضب ان پر نازل ہو چکا تھا۔

وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَکْلِھِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

اور تم انہیں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی اور حرام کھانے پر گرے پڑتے ہیں۔ بیشک یہ برے کام ہیں جن کو یہ کرتے ہیں۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۝

جھوٹ کے بڑے سننے والے اور سخت حرام خور۔

وَمِنْھُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِیَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ۝

اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں جو کتاب کو سوائے تلاوت کر لینے کے اور کچھ نہیں سمجھتے اور وہ تو صرف گمان ہی رکھتے ہیں

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ وَ

اور بس۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑا سا دام حاصل کریں۔ افسوس ہے ان کے ہاتھوں کی لکھائی پر اور

حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۱۲
تو اُن کی ملت کا پیرو بنجائے۔

قرآن نے کفار کی طرح ان دونوں جماعتوں سے بھی ترک موالات کا حکم دیا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ
مومنو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں

وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ
ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو کوئی انکو دوست

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۵
بنائیگا وہ انھیں میں سے (شمار) ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ
مومنو! ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنھوں نے

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ
تمہارے دین کو ہنسی مذاق بنا رکھا ہے یعنی وہ لوگ جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۵
تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کفار۔

لیکن انکا کھانا مومنوں کے لیے حلال کیا گیا اور ان کی پاکدامن عورتوں سے نکاح بھی۔

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ
اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور

لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ
تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور پاکدامن مومنہ عورتیں

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اور پاکدامن عورتیں ان لوگوں کی جن کو تم سے پہلے کتاب

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ
دی گئی بشرطیکہ تم اُن کی مہریں اُن کو دیدو اور پاکدامنی

مُسٰفِحِيْنَ ۵
کے لیے کرو نہ کہ مستی نکالنے کے لیے۔

اہل کتاب سے قرآن پر ایمان لانے کا مطالبہ

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
(اے اہل کتاب!) اس پر ایمان لاؤ جو میں نے اتارا ہے جو اس کتاب کی

وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۲
تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ ہو

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ
اور اہل کتاب اور اُمیوں سے کہہ کہ کیا تم ایمان لائے؟

ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا
پس اگر وہ اسلام لائے تو ہدایت پا گئے اور اگر روگردانی

وَلَمَّا جَاۤءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ — اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آئی جو اُس کتاب

لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ — کی تصدیق کرتی ہی جو اُن کے پاس ہی اور اس سے پہلے سے وہ

كَفَرُوْا فَلَمَّا جَاۤءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ — کافروں پر اسی کی توقع پر ہلے فتح چاہتے تھے۔ پس جب وہ انکے پاس

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ — آگئی جسکو وہ پہچانے ہوئے تھے تو انھوں نے انکار کر دیا۔ کافروں پر اللہ

اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ — کی لعنت کیسا بُرا سودا انھوں نے اپنی جانوں کا کیا ہی کہ اللہ کی اتاری

مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَاۤءُوْ — ہوئی کتاب کا انکار کر دیا اس سرکشی سے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے

بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۝ — جسپر چاہے اپنے فضل سے وحی بھیجے۔ پس غضب پر غضب میں پڑ گئے۔

نصاریٰ کا بھی تقریباً یہی حال تھا۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى اَخَذْنَا — اور اُن لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ ہم نصارا ہیں ہم نے پیمان لیا

مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۝ — سو انھوں نے ایک حصہ اُن چیزوں کا جو انکو یاد دلائی گئی تھیں بھلا دیا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ — وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۝ — بن مریم ہی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ — وہ لوگ کافر ہو چکے جنھوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا

ثَلٰثَةٍ ۝ — ایک ہی۔

یہود اور نصاریٰ دونوں اسلام کی دشمنی میں ایکساں تھے[1]

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى — یہود اور نصارا تجھ سے کبھی راضی نہوں گے یہانتک کہ

---

[1] نصاریٰ کے متعلق قرآن میں جو یہ وارد ہوا ہی

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۝ — اور مومنوں کے ساتھ دوستی میں سب سے زیادہ قریب اُنکو پاؤگے جو کہتے ہیں کہ ہم نصارا ہیں

یہ انکی ایک خاص جماعت کے متعلق ہی جو سب کی سب مسلمان ہو گئی تھی۔ چنانچہ قرآن میں اس کی پوری تفصیل ہی۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ — اور جب انھوں نے سُنا جو رسول پر نازل ہوا ہی تو تم دیکھوگے کہ انکی آنکھوں سے

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ — آنسو بہ رہے ہیں اسلیئے کہ انھوں نے حق کو پہچان لیا اور وہ بول اُٹھے کہ اے ہمارے رب

رسالت

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۝	کی تو تجھپر صرف تبلیغ ہی۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا	اے اہل کتاب اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے اُتارا ہی اور جو
نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ	اس کی تصدیق کرتا ہی جو تمہارے پاس پہلے سے ہی قبل
وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓي اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا	اسکے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر انکو پیٹھ کی طرف موڑ دیں
لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۝	یا انکو اسیطرح ملعون بنا دیں جسطرح اصحاب سبت کو ہمنے ملعون بنایا تھا
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا	اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا جو تم سے کتاب
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ	کی اُن اکثر باتوں کو جنکو تم چھپاتے تھے بیان کرتا ہی اور بہت سی
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	باتوں سے چشم پوشی کرتا ہی تمہارے پاس اللہ کیطرف سے روشنی اور
وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ	واضح کتاب آچکی اس سے اللہ ان لوگوں کو جو اُسکی رضا کی پیروی
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى	کرتے ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہی اور اپنے حکم سے تاریکیوں
النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	سے روشنی میں نکالتا ہی اور ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہی۔
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا	اے اہل کتاب رسولوں کے ایک زمانہ کے بعد ہمارا
يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا	رسول تمہارے پاس آگیا جو صاف صاف بیان
مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ	کرتا ہی تاکہ یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں
بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۝	آیا۔ سو تمہارے پاس بشیر و نذیر آگیا۔
وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا	اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے تو اُن کے حق میں
لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	بہتر ہوتا انمیں سے کچھ تو مومن ہیں مگر اکثر فاسق ہیں۔
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا	سو اگر وہ (اہل کتاب) اسی طرح ایمان لائیں جسطرح تم
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۝	ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر مونھ پھیر لیں تو مخالف ہیں

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ — پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے۔

اور ہر قوم میں رسول بھیجے

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ؕ — اور کوئی قوم نہیں ہے جس میں کوئی آگاہ کرنیوالا نہ گزرا ہو۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ؕ — اور ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجے۔

بشریت رسل

ہبوط کے وقت ہی صاف کہدیا گیا تھا کہ رسول انسان ہی ہوں گے۔

يٰبَنِىْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ — اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ — اور تمکو میری آیتیں سنائیں تو جو کوئی تقوی اختیار کریگا اور عمل ٹھیک

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ — کریگا اُن کے اوپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے

انسانوں میں سے بھی صرف مردوں ہی کو رسالت ملی عورتوں کو یہ شرف نہیں دیا گیا

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا — اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی بستیوں ہی کے رہنے والے

نُّوْحِىْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ — مردوں کو رسول بنایا جنپر وحی بھیجتے تھے۔

انبیا بیوی بچے بھی رکھتے تھے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ — اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور اُن کی

جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ — بیویاں اور اولاد بھی بنائیں۔

انبیا کھاتے پیتے بھی تھے۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ — تجھ سے پہلے بھی ہم نے جو رسول بھیجے وہ بھی کھانا

لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؕ — کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔

رسالت

عہد الست کے وقت اللہ نے آدم کی ذریت سے فرمایا تھا۔

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۱۷۲/۷

قیامت کے دن یہ کہہ دینا کہ ہم اس سے غافل تھے۔

اس لیے ہبوط کے وقت ان کے واسطے دنیا میں ہدایت بھیجنے کا وعدہ کیا تھا کہ اتمام حجت ہو جائے اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰى ۱۲۳/۲۰

اللہ نے کہا کہ تم دونوں اترو ایک دوسرے کے دشمن اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئی تو جو میری ہدایت کے پیچھے چلیگا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبخت۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۱۶۵/۴

رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کو اللہ کے اوپر کوئی حجت نہ رہی

قیامت کے دن جہنمیوں سے یہی کہا جائیگا کہ

اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۷۱/۳۹

کیا تمہارے پاس رسول تم میں سے نہیں آئے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور اس دن کے حاضر ہونے سے ڈراتے تھے

اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ۳۷/۳۵

کیا ہم نے تم کو اسقدر عمر نہیں دی جسمیں نصیحت لینے والا نصیحت لے سکے اور تمہارے پاس رسول بھی آئے۔

چنانچہ جب آدم کی اولاد دنیا میں پھیلی تو اللہ نے سلسلہ وار رسول بھیجنے شروع کیے۔

وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۶/۴۳

اور پہلے لوگوں میں ہم نے بہت سے رسول بھیجے

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا لِّيَعْلَمَ — کہ دیکھے کہ اُنھوں نے اپنے رب کے پیغامات

اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ ۲۸ — پہونچا دیئے۔

عالم غیب سے پیغامات الٰہی رسولوں کے پاس فرشتے لیکر آتے ہیں۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ — وہ اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہی ملائکہ کو اپنی

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ — حکم سے وحی دیکر بھیجتا ہی کہ تم آگاہ کر دو کہ کوئی معبود میرے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۲ — سوا نہیں ہی اس لیے مجھی سے ڈرو۔

نزول وحی سے پہلے رسولوں کو خود علم نہیں ہوتا کہ اُن کو رسالت ملیگی۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ — تو یہ امید نہیں کرتا تھا کہ تجھپر تیرے رب کیطرف سے کتاب

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۸۶ — اُتاری جائیگی مگر تیرے پروردگار کی مہربانی سے (قرآن اُترا)

وَمَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ — تجھے خبر نہ تھی کہ کیا کتاب ہی اور کیا ایمان۔ لیکن

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ — ہم نے اُس کو روشنی بنایا ہی۔ اپنے بندوں میں سے جس کو

مِنْ عِبَادِنَا ۵۲ — چاہتے ہیں اس سے راستہ دکھلاتے ہیں

رسولوں کو اللہ ہی کی وحی سے ہدایت ملتی ہی

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ — اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں اور ہمارے راستے

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۱۲ — تو اسی نے ہم کو دکھلائے ہیں۔

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۲۰ — موسیٰ نے کہا کہ میں نے (قتل) کیا تھا اور اُسوقت میں گمراہ تھا

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۷ — اور اللہ نے تجھے بھٹکتا ہوا پایا اور راستہ دکھایا۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ — کہدے کہ اگر میں بھٹکونگا تو اپنے نفس کے اوپر اور اگر سیدھے

وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۵۰ — راستہ پر چلونگا تو اس وحی کی بدولت جو اللہ مجھپر بھیجتا ہی۔

دوسرے انسانوں کی طرح انبیاء بھی ہمیشہ کی زندگی لے کر نہ آئے تھے۔

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ؎ — اور ہم نے ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؎ — اور کسی انسان کیلیے بھی ہم نے تجھ سے پہلے ہمیشگی کا پٹہ نہیں لکھا ہے

رسولوں کا انتخاب

رسول بنانے کے لیے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ ؎ — اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو ہدایت دیتا ہے۔

اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ؎ — اللہ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ اپنی رسالت رکھے۔

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ - يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ؎ — عالی مرتبہ عرش کا مالک اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی اتارتا ہے کہ قیامت کے دن سے ڈرائے۔ جس دن کہ وہ (اللہ کے) سامنے موجود ہوں گے۔

سوائے رسولوں کے غیب کا علم کسی کو نہیں دیا جاتا۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ؎ — اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ تم کو غیب کی باتیں بتلائے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چھنتا ہے۔

رسولوں کو عالم غیب سے وہی باتیں بتائی جاتی ہیں جنکو اللہ اُن کے توسط سے اپنے بندوں کے پاس بھیجنا چاہتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ — غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا بجز برگزیدہ پیغمبروں کے سو اُن کے آگے اور پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے

اِتَّبِعُوا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ
ان کی پیروی کرو جو تم سے کسی اجر کا سوال نہ کریں اور وہ ہدایت یافتہ بھی ہوں۔

کُل رسولوں کا ایک ہی دین ہی اور سب کی اُمت ایک ہی اُمت ہی

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ
تمہارے لیے اس نے دین کا راستہ وہی بنایا جس کی نوح کو وصیت کی تھی اور جسکو ہم نے تجھپر وحی کیا اور جسکی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو وصیت کی تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ
اے رسولو! پاک روزی کھاؤ اور اچھے کام کرو تم جو کچھ کرتے ہو میں جانتا ہوں۔ یہ تمہاری اُمت ایک ہی امت ہی، اور میں تم سب کا رب ہوں۔ سو میری بندگی کرو۔

کسی نبی کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنا غلام بنائے، بلکہ اُس کا فریضہ یہ قرار دیا گیا کہ وہ لوگوں سی کہدے کہ تم جو اللہ کی کتاب پڑھتے پڑھاتے ہو اسی کے مطابق چلو[1]

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ
کسی انسان کو یہ حق نہیں ہی کہ اللہ اُسے کتاب اور عقل اور پیغمبری بخشے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بنجاؤ بلکہ تم اللہ والے بنو اسی کے مطابق جو تم کتاب الٰہی پڑھتے پڑھاتے ہو۔

ہر نبی سے یہ عہد لیا گیا ہی کہ وہ اپنے بعد آنے والے نبی پر جو اُسکی تصدیق کرتا ہو (بذریعہ اپنے پیروؤں کے

(بقیہ صفحہ ماقبل) کرنی چاہیے جنہیں وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر مبلغین حاجتمند ہوں تو بیت المال یا کسی اسلامی انجمن کی طرف سے ان کی کفالت ہونی چاہیئے

[1] علما و دین کا بھی فرض صرف یہی ہی کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ کتاب الٰہی میں کیا ہی۔ اپنی باتوں کے پیچھے لگاکر انھیں اپنا غلام نہ بنائیں کہ یہ کفر ہی۔

اللہ کے پیغام پر رسول خود سب سے پہلے ایمان لاتے ہیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ	کہدو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت
مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ	اُس اللہ کے لیے ہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے
بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۸	اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

ہر رسول کو اُس کی قوم کی زبان میں پیغامات دیے جاتے ہیں۔[۵۱]

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ ۱۳	اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا وہ اُسی کی قوم کی زبان میں۔

رسولوں کا فریضہ صرف پیغام الٰہی پہنچانا ہے اور بس[۵۲]

مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ ۹۹ ۵	رسولوں کے اوپر کچھ نہیں ہے بجز اس کے کہ وہ (پیغام پہنچا دیں)
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ۲۲	ہمارے اوپر سوائے واضح تبلیغ کے اور کچھ نہیں ہے۔

تبلیغ رسالت پر انبیاء کسی اجر کے طالب نہ تھے۔ سورۂ شعراء میں حضرت نوح۔ ھود۔ صالح۔ لوط۔ اور شعیب علیہم السّلام ہر ایک کی زبان سے یہ تصریح کرا دی گئی ہے۔

مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ	میں اس کے اوپر تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا۔
اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۲۶	میرا اجر تو بس جہان کے پروردگار پر ہے۔
قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ	کہدے کہ میں تم سے اس پر کسی اجر کا سوال نہیں کرتا
فِی الْقُرْبٰی ۲۳ ۴۲[۵۳]	بجز اس محبت کے جو رشتہ کی ہے

بلکہ قرآن نے اسی کو سچے ہادی کی شناخت کا معیار بتایا ہے۔[۵۴]

---

۵۱ قوم کی زبان میں کہ اُمت کی زبان میں۔ ہمارے رسول تمام دنیا کے لیے مبعوث ہوئے تھے اس لیے اُن کی اُمت کی کوئی ایک زبان نہیں ہو سکتی تھی جس میں وہ پیغام الٰہی ملتے ویسے اُن کی قوم کی زبان عربی تھی اسی لیے یہ لسان عربی اتاری گئی۔ ۵۲ رسولوں کے فریضہ کو جہاں جہاں قرآن نے بیان کیا ہے حصر کے ساتھ بیان کیا ہے جس سے اس کا اظہار مقصود ہے کہ رسولوں کا کام صرف دین کا پہنچا دینا ہے منوا دینا نہیں ہے۔ ۵۳ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے دیگر رسولوں سے بھی زیادہ کہلا دیا گیا کہ صرف رشتہ کا سلوک پیش نظر رکھو یعنی بحیثیت معلم و مبلغ کے بھی میں تم سے کسی تعظیم و تکریم کا خواہاں نہیں ہوں قربیٰ کے معنی رشتہ کے ہیں رشتہ داروں کے معنی میں بھی۔ انکو ذوی القربیٰ کہتے ہیں۔ ۵۴ اسی اصول کے مطابق مبلغین کو لازم ہے کسی قوم کی اجرت نہیں طلب

مخالفین

شروع ہی سے دنیا دار رسولوں کی مخالفت اور اُن کے ساتھ استہزاء کرتے چلے آئے

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ — ہائے افسوس بندوں پر کہ انکے پاس جو بھی رسول آیا وہ اُسکا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ — اسی طرح جو پیغمبر اُن لوگوں کے پاس آئے جو اُنسے پہلے تھے تو انہوں نے بس یہی کہا کہ جادوگر اور دیوانے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ — اور جس بستی میں ہم نے رسول بھیجا اس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو پیغام تم لائے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ — کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو تم سے پہلے تھے یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے جن کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ان کے پاس ان کے پیغمبر دلیلیں لیکر آئے سو اُنھوں نے انکے ہاتھوں کو اُنکے مونھ میں پلٹ دیا اور کہا کہ جو پیغام تم لیکر آئے ہو اُس کو ہم نہیں مانتے اور جس بات کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اس میں ہمکو شک ہے اور ہم شبہہ میں ہیں۔

ہمارے رسول سے بھی کفار نے یہی کہا۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا — اور کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے۔

رسولوں کی بشریت پر اعتراض

دینیات کا سب سے مشکل مسئلہ رسولوں کی بشریت کا مسئلہ ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ — لوگوں کے پاس جب ہدایت آئی تو ایمان لانے سے انکو کسی چیز نے نہیں روکا

ایمان لاے اور اُس کی امداد کرے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ	اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ ہم نے جو تم کو کتاب
اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ	اور حکمت عطا کی ہی پھر کوئی پیغمبر تمہارے پاس آئے جو اُسکی تصدیق
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ	کرتا ہو جو تمہارے پاس ہی تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا	اور فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس کے اوپر میرے عہد کو تسلیم کر لیا
اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ	انھوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا۔ اللہ نے کہا کہ تم گواہ رہو اور تمہارے
الشّٰهِدِیْنَ ۳	ساتھ میں بھی گواہ ہوں۔

جملہ رسولوں پر ایمان لانا فرض ہی

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ	ہر ایک ایمان لایا اللہ پر اور اُسکے ملائکہ پر اور اُس کی کتابوں پر
وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۳	اور اُس کے رسولوں پر ہم اُسکے رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی جدا نہیں سمجھتے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِهٖ	جو لوگ اللہ اور رسول کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ
وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِهٖ وَ	اور اُس کے رسولوں میں فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض
یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ	پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں۔ اور خواہش رکھتے
اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۙ اُولٰٓئِکَ	ہیں کہ اس کے بیچ بیچ میں کوئی رستہ اختیار کریں۔
هُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ	وہ یقیناً کافر ہیں۔

سب رسولوں اور نبیوں کے درجے ایکساں نہیں ہیں۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۳	ان رسولوں میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہی۔
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ ۱۵	بعض نبی کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہی۔

نادان عرب تو یہاں تک کہتے تھے

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ

اور اُن لوگوں نے جو نادان ہیں کہا کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے انھوں نے کہا کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اُتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھیں۔

لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ

اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا۔

ان کی ان تمام باتوں میں یہ بات بظاہر کسی قدر وزن رکھتی تھی کہ اللہ کا رسول فرشتہ ہی ہونا چاہیے۔ اس لیے اللہ اس کی علّت کو ظاہر کرتا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰہُ مَلَکًا لَّجَعَلْنٰہُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَیْہِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ

اور اگر ہم اُس کو فرشتہ بناتے تو بھی ہم اسکو انسان ہی بناتے، اور جس شبہ میں یہ پڑے ہیں اسی شبہ میں انھیں رکھتے۔

قُلْ لَّوْ کَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا

کہدے کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ضرور اُن کے اوپر آسمان سے فرشتے ہی کو رسول بنا کر اُتارتے۔

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَکًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ

اور اگر ہم فرشتہ اُتارتے تو معاملہ کا فیصلہ ہی ہو جاتا پھر اُن کو مہلت نہ ملتی

معجزے

اللہ نے انبیاء کو ایسی نشانیاں بھی عطا فرمائیں جن سے اُنکی نبوت کی تصدیق ہو سکے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَہُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ

ہم نے اپنے پیغمبروں کو معجزے دیکر بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اُتاری اور حق کا ترازو۔

الھدیٰ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ سوائے اسکے کہ اُنھوں نے کہا کہ اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا۔

لیکن یہ مسئلہ عالم ابتلا سے متعلق ہی۔ ورنہ اللہ کے لیے یہ بہت آسان تھا کہ وہ رسالت کو ایسی صورت میں کر دیتا کہ سب ایمان لے آتے۔ مگر پھر آزمائش باقی نہ رہتی۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّآ اِنَّھُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۝ — اور تجھ سے پہلے ہمنے جتنے رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں گھومتے بھی تھے۔ اور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کے لیے آزمایش بنایا ہی۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْٓا اَھٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ۝ — اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے کے ساتھ آزمائش میں ڈالدیا کہ وہ کہیں کہ کیا یہی لوگ ہیں جنپر ہم میں سے اللہ نے احسان کیا ہی

چنانچہ اولین رسل حضرت نوحؑ کے عہد سے یہی اعتراض رہا۔

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ۝ — اس کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ تو تمہارے ہی جیسا انسان ہی چاہتا ہی کہ تمسے بڑھ کر ہوجائے اور جو اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اُتار دیتا۔ ہمنے اپنے اگلے بزرگوں میں ایسی بات نہیں سنی۔

یہی حضرت موسیٰ اور ہارون کے بارے میں کہا گیا۔

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُھُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ — آل فرعون نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں پر ایمان لائیں درحالت یہ ہی کہ انکی قوم ہماری غلام ہی

دوسری قوموں نے بھی یہی کہا۔

كَانَتْ تَّاْتِیْھِمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا ۝ — اُن کے پاس ہمارے رسول دلیلیں لیکر آتے تھے مگر وہ کہتے تھی کہ کیا ایک انسان ہمکو ہدایت کریگا۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ — اور سلیمان کے لیے اس کے لشکر جن و انس اور طیر کے جمع کیے گئے۔

وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ — اور سلیمان نے کہا کہ لوگو! ہم کو طیر کی زبان سکھائی گئی ہے۔

حضرت عیسیٰ اور اُن کی ماں کو خود نشانی بنا دیا[1]

وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ — اور ہم نے مریم اور اُسکے بیٹے کو دنیا والوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔

اور حضرت عیسیٰ کو بہت سے معجزے دیئے

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ[2] وَكَهْلًا — اور جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم تجھ پر اور تیری والدہ پر جو میرا احسان ہے اُسکو یاد کر کہ جب کہ میں نے روح القدس سے تیری مدد کی اور تو لوگوں سے گہوارہ میں گفتگو کرنے لگا اور بڑے ہو کر بھی۔

أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ — میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس معجزہ لیکر آیا ہوں میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی شکل کی ایک چیز بناتا ہوں اُسمیں نک پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتی ہے میں اندھے اور کوڑھی کو اللہ کے حکم سے اچھا اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو سب کو بتا دیتا ہوں۔

معجزے اللہ ہی کی قدرت سے ہوتے ہیں[3]

[1] حضرت عیسیٰ اور اُن کی والدہ کو غیر معمولی طریقۂ ولادت کی وجہ سے اللہ نے دنیا والوں کے لیے نشانی بنایا۔ جو لوگ بلا کسی نمایاں خصوصیت کے اپنے ناموں کو آیات اللہ کہتے ہیں اُن کے پاس کوئی قرآنی سند نہیں ہے۔ یوں تو ہر انسان آیت اللہ ہے۔
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ — اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا گیا پھر تم انسان ہو گئے (روئے زمین پر) پھیلے ہوئے۔

[2] حضرت عیسیٰ کا پیدا ہوتے ہی بولنے لگنا نہ صرف اُن کے لیے بلکہ اُن کی والدہ کے لیے بہت بڑی نعمت تھی جس سے اُن کو اپنی برأت اور اپنے ننگ ناموس کی حفاظت کی دلیل مل گئی۔

[3] معجزے قانون فطرت سے بالاتر مگر قانون قدرت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ کسی چیز کی

حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی کر دی۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۶۹ — ہم نے کہا کہ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا

حضرت موسیٰ کو نو نشانیاں دیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ — اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلے کھلے معجزے دیئے۔

ان آیات کی تفصیل یہ ہے۔

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ۚ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ — موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالدی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح اژدہا ہے۔ اور اپنا ہاتھ نکالا تو دیکھنے والوں کی نگاہوں میں روشن ہے۔

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۱۳۰ — اور ہم نے آل فرعون کو قحط سالیوں اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کیا کہ شاید وہ نصیحت لیں۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ ۱۳۳ — اور ہم نے اُن پر بھیجا طوفان اور ٹڈی اور جوئیں، اور مینڈک اور خون الگ الگ نشانیاں

حضرت داؤد کے لیے لوہے کو نرم بنا دیا۔

وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ — اور اُسکے لیے ہمنے لوہے کو نرم کر دیا کہ پوری پوری زرہیں بنا۔

حضرت سلیمان کو جن اور ہوا پر قابو دیا۔ طیر پر حکومت عطا کی اور اُنکی زبان سکھلائی۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۱۲ — اور ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا کہ اُسکی صبح کی رفتار ایک مہینہ کی راہ ہوتی اور شام کی رفتار ایک مہینہ کی اور اُسکے لئے ہمنے تانبے کا چشمہ جاری کیا اور جنوں میں سے کچھ لوگ تھے جو اپنے مالک کے حکم سے اُسکے سامنے کام کرتے تھے

رسولوں کے آنے پر قوموں کو تنبیہ

وَمَا اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَا
اور جس بستی میں ہم نے رسول بھیجا اُسکے باشندوں کو سختی اور

اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۹۴
تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کریں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
اور ان قوموں کی طرف جو تجھ سے پہلے تھیں ہم نے رسول

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ
بھیجے اور ان کو سختی اور تکلیف میں ڈالا کہ وہ عاجزی کریں سو

۴۲ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ
جب ہماری سختی اُن پر آئی تو انہوں نے کیوں نہ عاجزی کی۔ مگر

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا
اُن کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے انکے کاموں کو انکی نگاہوں

یَعْمَلُوْنَ ۴۳ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ
میں اچھا کر دکھایا۔ پھر جب وہ بھول گئے اُن باتوں کو جو انہیں یاد دلائی

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰٓی اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ
گئی تھیں تو ہم نے انپر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ خوش

بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۴۴
ہوئے تو ہم نے اچانک اُن کو پکڑ لیا اور وہ محروم رہ گئے۔

اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ
کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائش میں ڈالے

مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ۱۲۶
جاتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت لیتے ہیں

اتمام حجت کے بعد ہلاکت

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُنپر عذاب

بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۴۹
ہوگا کیونکہ وہ سرکش تھے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
اور تجھ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا سو جن لوگوں نے

فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۴۱
انکا مذاق اڑایا تھا انکو اسی عذاب نے گھیر لیا جسکی وہ ہنسی اُڑاتے تھے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
ان سے پہلے نوح اور عاد کی قوم اور میخوں والے فرعون اور

ذُو الْاَوْتَادِ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ
ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ والے یہ سارے گروہ تھے

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	کسی رسول میں یہ طاقت نہیں ہے کہ بلا اذن الٰہی وہ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۱۳	کوئی نشانی لا سکے۔
وَمَا كَانَ لَنَا اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ	اور ہم میں یہ قدرت نہیں کہ بلا اذن الٰہی تمہارے
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۱۳	پاس کوئی معجزہ لا سکیں۔
قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ	کہدے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صاف
اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۲۹	طور پر آگاہ کرنیوالا ہوں۔
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	اور انھوں نے کہا کہ اس کے اوپر اس کے رب کی
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ	طرف سے نشانی کیوں نہ اُتاری گئی۔ کہدے کہ بیشک اللہ کو
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۷	نشانی اُتارنے پر قدرت ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

معجزات کے بعد تکذیب پر عذاب لازم ہو جاتا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا	اور ہم نے تجھ سے پہلے رسولوں کو اُن کی
اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا	قوموں کی طرف بھیجا وہ معجزے لے کر آئے۔ پس
مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۲۱	ہم نے مجرموں سے انتقام لیا۔
وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا	کسی رسول میں یہ قدرت نہیں ہے کہ بلا حکم الٰہی کوئی نشانی
بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ	لا سکے، سو جب اللہ کا حکم آجاتا ہے تو حق کے ساتھ فیصلہ ہو جاتا ہے
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۲۴	اور اسوقت جھٹلانے والے خسارے میں رہتے ہیں۔
وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۲۷ كَذَّبُوْا	اور آل فرعون کے پاس ڈراوے آئے انھوں نے ہماری ساری نشانیوں کو
بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۲۷	جھٹلا دیا۔ سو ہم نے انکو ایسا پکڑا جیسے زبردست قوت والا پکڑتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ماقبل) ہستی اور ہستی قانون قدرت سے متعلق ہے اور اس کی ہستی کا نظام قانون فطرت سے، قانون فطرت ہم سمجھ سکتے ہیں اور وہ ہمارے سمجھنے کی چیز ہے، لیکن قانون قدرت ہماری عقلوں کی دسترس سے باہر ہے۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ	اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو انکی قوم کے مقابلے
قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ	میں دی۔ ہم جسکے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تیرا
عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا	پروردگار علم و حکمت والا ہے۔ اور ہم نے ابراہیم کو دیا اسحق اور یعقوب
هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ	اور سب کو ہدایت عطا فرمائی اور اسنے پہلے نوح کو ہدایت دی۔ اور
دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ	ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور
وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَ	موسیٰ اور ہارون کو اسی طرح ہم مخلصوں کو بدلا دیتے ہیں۔ اور زکریا
زَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ	اور یحییٰ اور عیسےٰ اور الیاس کو کہ یہ سب نیک بندے
﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا	تھے۔ اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط اور ان
فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ	سب کو دنیا جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔ یہ لوگ ہیں
آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ﴿٨٩﴾	جن کو ہم نے کتاب اور سمجھ اور نبوۃ دی تھی۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ	اور کتاب میں ادریس کا ذکر کر وہ بڑے سچے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ماقبل) وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ﴿۱۲۱﴾ — آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بھٹک گیا۔

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ان کے بارے میں ہے

ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ﴿۱۲۲﴾ — پھر اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کی اور ہدایت فرمائی

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا ﴿۳۳﴾ — اللہ نے آدم اور نوح کو برگزیدہ فرمایا

ہرچند کہ اجتبا اور اصطفا دونوں لفظوں کا استعمال قرآن میں غیر نبی کے لیے بھی ہوا ہے۔

هو اجتباكم وما جعل عليكم في الدين من حرج ﴿۷۸﴾ — اللہ ہی نے تم کو چُنا اور دین کے بارے میں تمہارے اوپر کوئی تنگی نہیں کی

ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا ﴿۳۲﴾ — پھر ہم نے کتاب کا وارث اپنے ان بندوں کو بنایا جن کو چن لیا۔

مگر حضرت نوح کے ساتھ ذکر کرنے سے اغلب قیاس یہی ہو کہ مقصود اصطفاے نبوت ہے اور حضرت آدم نبی تھے اسی طرح حضرت ذوالکفل کا ذکر بھی انبیاء کے ساتھ ہوا ہے

واسمعیل وادریس وذا الکفل ﴿۸۵﴾

واذکر اسمعیل والیسع وذا الکفل ﴿۴۸﴾

جو اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی نبی تھے۔

أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۳۸ — کہ انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا سو اُن کے اوپر عذاب نازل ہو کر رہا۔

انجام کار رسولوں اور مومنوں کو غلبہ ہوتا ہے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۳۷ — اپنے پیغمبروں کے حق میں ہم پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ ان کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور ہماری فوج غالب رہے گی

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۲۴ — ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور قیامت کے دن بھی۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۲۲ — اور جو اللہ کی مدد کریگا اللہ اُس کی ضرور مدد کریگا۔

وہ انبیا جنکا ذکر قرآن میں ہے

قرآن میں بعض پیغمبروں کا ذکر ہے اور بعض کا نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ تر وہی ہیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا ہے[۵۱]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۲۴ — تجھ سے پہلے ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اُنمیں سے بعض کا حال ہمنے تجھکو سنایا ہے اور بعض کا حال نہیں بیان کیا ہے۔

جن پیغمبروں کا ذکر ہے وہ حسب ذیل ہیں[۵۲]۔

---

۵۱ رسولوں کا تذکرہ جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بالاستیعاب مقصود نہ تھا نہ اس کی ضرورت تھی۔ تمثیلاً تھوڑے سے پیغمبروں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے ناموں اور کارناموں سے قرآن کے اولین مخاطب یعنی عرب کچھ نہ کچھ آشنا تھے۔ اور یہ پیغمبر وہی ہیں جو سامی نسل کے تھے۔

۵۲ ان تیئس ۲۳ رسولوں کے علاوہ چند اور بزرگان کرام ہیں جن کے نام قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اور ان کی رسالت یا نبوۃ کی تصریح نہیں کی گئی ہے یعنی حضرت آدم۔ ذوالکفل۔ عزیر۔ لقمان۔ صاحب موسیٰ (خضر) اور ذوالقرنین۔

حضرت آدم کے متعلق اگرچہ یہ ہے۔

ولقد عهدنا الى آدم من قبل فنسى ولم نجد له عزما ۱۱۵ — اور ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا تھا سو وہ بھول گیا اور ہم نے اُسمیں استقلال نہیں پایا،

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دعائے ابراہیمؑ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۲/۱۲۹

اے رب انھیں (مکہ والوں) میں سے ایک رسول ان میں بھیجنا جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتاب اور حکمت سکھائے اور پاک کرے۔

بشارت عیسیٰؑ

وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ[۱] ٦١/٦

اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور توریت کی جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی ہے تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہے، سو جب وہ رسول دلیلیں لیکر اُن کے پاس آیا تو اُنھوں نے کہدیا کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۷/۱۵۷

وہ لوگ جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس (کی بشارت) اپنے یہاں توریت اور انجیل میں لکھی ہوئی پاتے ہیں۔

اللہ کی مہربانی

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۱۷/۸۷

تیرے اوپر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۹۳/۶

کیا اُس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا اور ٹھکانا دیا۔

---

۱ قرآن نے تصریح کردی کہ حضرت عیسیٰ نے جس احمد کی بشارت دی تھی وہ آچکا۔

عربی	اردو
كان صديقا نبيا ۵۶/۱۹	اور پیغمبر تھے۔
كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ۱۲۳/۲۶ إِذْ قَالَ	عاد نے رسولوں کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی ہود نے
لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۱۲۴/۲۶ إِنِّي لَكُمْ	اُن سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میں تمہارے
رَسُولٌ أَمِينٌ ۱۲۵/۲۶ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ	لیے امانت دار رسول ہوں۔ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب اُنکے
۱۴۱/۲۶ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۱۴۲/۲۶	بھائی صالح نے اُنسے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے میں تمہارے لیے امانتدار
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۱۴۳/۲۶ كَذَّبَ أَصْحَابُ	رسول ہوں۔ اصحاب ایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب
الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۱۷۶/۲۶ إِذْ قَالَ لَهُمْ	شعیب نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے
شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۱۷۷/۲۶ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۱۷۸/۲۶	میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ ۲۹/۴۸	محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اقربا کو انذار کا حکم

وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ۲۶/۲۱۴ — اور اپنے کنبے کے قریبی رشتہ داروں کو آگاہ کر

اہلِ مکّہ اور اُس کے اطراف کے لوگوں کو انذار کا حکم۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۴۲/۷ — اور اسی طرح ہم نے تیری طرف عربی قرآن بذریعہ وحی کے بھیجا کہ تو مکہ اور اُسکے اردگرد کے لوگوں کو آگاہ کرے۔

اہلِ عرب کے لیے انذار

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۳۶/۶ — تاکہ تو ان لوگوں کو آگاہ کرے جن کے باپ دادا نہیں آگاہ کیے گئے تھے۔ اس لیے وہ بیخبر ہیں۔

مثیلِ موسیٰ

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۷۳/۱۵ — ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تمہارے اوپر گواہ ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

اہلِ کتاب کے لیے رسول۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۵/۱۹ — اے اہلِ کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آ گیا رسولوں کی عدم موجودگی میں کہیں تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا نہیں آیا سو تمہارے پاس بشیر اور نذیر آ گیا۔

سارے جہان کے لیے رسول

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۷/۱۵۸ — کہدے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا — اور ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا مگر سارے انسانوں کیلیے

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾

اور تجھ کو بھٹکا ہوا پایا اور راہ دکھائی۔ اور تجھ کو محتاج پایا اور غنی کر دیا۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾

کیا ہم نے تیرے سینہ کو نہیں کھول دیا اور جس بوجھ نے تیری کمر توڑ رکھی تھی اُس کو اُتار دیا۔ اور تیرا آوازہ بلند کیا۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ﴿٨٦﴾

اور تجھ کو یہ اُمید نہ تھی کہ تیرے اوپر کتاب نازل کی جائیگی مگر تیرے رب کی مہربانی (ہوئی)۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ﴿٥٢﴾

اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تیری طرف وحی بھیجی تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان (سے واقف تھا) لیکن ہم نے اس وحی کو ایک نور بنایا ہے جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے اسکے ذریعہ سے راہ راست دکھاتے ہیں

وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿١١٣﴾

اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری اور تجھے وہ سکھایا جس کو تو نہیں جانتا تھا اور اللہ کی مہربانی تجھ پر بہت ہے۔

رسول اعظم

وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ﴿٧٩﴾

اور ہم نے لوگوں کے لیے تجھ کو رسول بنا کر بھیجا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾

اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ۔ اور خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اُسکی طرف بلانیوالا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ	تمہارے پاس خود تمہیں میں سے رسول آیا جس پر
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ	تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے اور اُس کو تمہاری بہبود کی
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	حرص ہے اور مومنوں پر شفیق اور مہربان ہے۔
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	حقیقت یہ ہے کہ تو خلق عظیم پر ہے۔
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ	اور جبکہ تو اُن میں ہے اللہ اُن کو عذاب نہیں دینے کا۔
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کو محبوب ہے
وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ	اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ	ہم نے کھلم کھلا تیری فتح کرا دی تاکہ اللہ تیرے اگلے اور
اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ	پچھلے گناہ معاف کرے اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے۔
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا	اور سیدھا راستہ تجھے دکھائے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ	مومنو اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	اُس کے ساتھ زور سے اس طرح نہ باتیں کرو جس طرح تم ایک دوسرے
لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ	سے کرتے ہو ورنہ تمہارے عمل اکارت چلے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی

معراج[لہ]

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا	پاک ہے وہ جو اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد
مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ	اقصےٰ میں لے گیا جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں دے رکھی ہیں

(بقیہ نوٹ نمبر ۲ صفحہ ماقبل) ۵۲ ہر چند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے لیکن دراصل رحمت انہیں کیلئے ہیں

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ	اور وہ تم میں سے ان لوگوں کے لیے رحمت ہے جو ایمان لائے ہیں۔

لہ معراج کی غرض یہ بتائی گئی ہے کہ اللہ کی نشانیاں دکھلائی جائیں۔ خاتمہ پر اسی کی تصریح ہے کہ اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ معراج کی حقیقت یہ ہے کہ رسول اعلم علم لدنی کے اُس افق اعلیٰ پر پہنچائے گئے جس پر کوئی نبی نہیں پہنچایا گیا تھا۔

وَنَذِيرًا — بشیر و نذیر بنا کر

قیامت تک کے لیے رسول

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو انکو آیتیں سناتا ہے اور انکا تزکیہ کرتا ہے اور انکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ورنہ اس سے پہلے وہ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔ اور ان لوگوں کی طرف بھی جو ابھی تک ان میں نہیں ملے ہیں۔

خاتم النبیین[۱]

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے خاتمہ کی مہر۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

انبیاء سابقین کی تصدیق اور اُن کی متابعت کا حکم

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ

بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے اور اس نے رسولوں کی تصدیق کی ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ

وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور تو انہیں کی ہدایت کے پیچھے چل

مدارج خاتم النبیین

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اور ہم نے تو تجھ کو دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

---

[۱] رسول اللہ پر دین مکمل کر دیا گیا۔ نبوت ختم ہو گئی۔ اور پیغام الٰہی جس کو لیکر انبیاء بھیجے جاتے تھے قرآن میں محفوظ کر دیا گیا۔ اس لیے جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کیا یا کریں وہ کذاب ہیں۔

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ
گھڑ لیا ہے۔ بلکہ وہ شاعر ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ
کہدے کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو۔ پھر سوچو۔ تمہارے رفیق کو جنون نہیں ہے۔ وہ تو صرف سخت عذاب سے پہلے تمہارے آگاہ کرنے کو آیا ہے۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ
تو لوگوں کو نصیحت کرتا رہ۔ اللہ کی مہربانی سے نہ تو کاہن ہے نہ دیوانہ۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اسکے لیے موت کی گردش کے منتظر ہیں۔ تو کہدے کہ انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ
اور نہ ہم نے اُس کو شاعری سکھائی نہ وہ اُس کے لیے زیبا ہے، وہ تو بس نصیحت ہے اور واضح قرآن۔

رسول کی تسلّی

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ
اگر ان لوگوں نے تجھے جھٹلایا تو تجھ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں جو معجزے۔ صحیفے۔ اور روشن کتاب لائے تھے۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ
تجھ سے تو بس وہی کہا جائے گا جو تجھ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ہے۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ کہتے ہیں اُس سے تجھے رنج پہنچتا ہے۔ لیکن یہ تجھے نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا

بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيَاتِنَا
تاکہ اُس کو اپنی چند نشانیاں دکھلائیں۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ
اور جو خواب ہم نے تجھ کو دکھلایا اس کو تو بس لوگوں کے لیئے ایک آزمائش بنا دیا۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۔ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۔ اَفَتُمَارُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۔ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۔ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

ستارہ شاہد ہی جب وہ ٹوٹا کہ تمہارا رفیق نہ بھٹکا نہ بہکا۔ اور اپنی خواہش نفس سی نہیں بولتا ہو وہ تو صرف وحی ہی جو اُسکے اوپر بھیجی جاتی ہی۔ اُس کو زبردست قوت والے نے سکھلایا۔ طاقت ور اور جبکہ وہ اُفق اعلیٰ پر تھا۔ کھڑا ہوا۔ پھر قریب ہوا اور جھکا کہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اُس وقت اُس نے اسکے بندہ پر وحی کی جو اُسنے وحی کی تھی۔ جو کچھ اُسنے دیکھا دل نے اسکو نہیں جھٹلایا۔ کیا تم اُس سی اسکی بابت جھگڑتے ہو جو اُسنے دیکھا۔ حالانکہ اُسنے دوسری بار بھی اُسکو دیکھا سدرۃ المنتہی کے قریب جس کے پاس رہنی کی بہشت ہی۔ اُسوقت سدرہ پر (جو نور) چھا رہا تھا وہ چھا رہا تھا نہ اس کی نگاہ غلط ہوئی نہ اُچٹی اور اُس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

کفار کے ہفوات اور اُنکے جوابات

وَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ
اور اُنھوں نے کہا کہ اے وہ جس پر قرآن نازل کیا گیا ہی بیشک تو دیوانہ ہی۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ
کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہی؟

بَلْ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ
بلکہ انھوں نے کہا کہ یہ خیالات کا مجموعہ ہی بلکہ اس نے اسکو

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ؕ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ؕ آئیگی تجھے اسکے ذکر سے کیا واسطہ اس کی خبر اللہ کو ہی۔

خاتم النبیین کو عقلی معجزہ قرآن مجید دیا گیا[۵۱]

انبیاء سابقین کو حسی معجزے دیے گئے تھے مگر ایمان کا مدار معجزات پر نہیں ہی بلکہ مشیت الٰہی پر ہی۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر اُن کے اوپر ہم فرشتے اُتار دیتے، اور اُن سے مردے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا باتیں کرتے اور اُن کے آگے ہر چیز کو اوٹھا کر کھڑا کر دیتے پھر بھی

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ وہ بلا مشیت الٰہی ایمان نہ لاتے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا پھر جب اُن کے پاس موسیٰ ہماری نشانیاں لیکر

يَضْحَكُوْنَ ؕ آیا تو وہ اُنپر ہنسنے لگے۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا اور اُنھوں نے کہا کہ جتنی بھی تو نشانیاں لائے کہ ہم کو

---

[۵۱] انبیاء کرام کے اکثر بڑے بڑے کام لغوی معنی میں معجزے ہی کہے جا سکتے ہیں کیونکہ دوسرے لوگ ویسے اعمال سے عاجز ہوتے ہیں مگر اصطلاح میں معجزہ اُس نشان کو کہتے ہیں جو انبیاء کو ان کی نبوت کی شہادت کے طور پر دیا جاتا ہی۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں سے بڑہ کر دائمی معجزہ قرآن کریم دیا گیا جس کو اُس وقت تک جب تک کہ آپ کی نبوت قائم ہی یعنی قیامت تک اہل بصیرت دیکھ سکتے ہیں۔ حدیثوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے حسی معجزات بھی مروی ہیں جن میں سے شق القمر کا معجزہ بھی ہی۔ بعض لوگوں نے اُسکو قرآن سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہی۔ مگر قرآن میں جس شق قمر کا ذکر ہی اس کے متعلق تصریح ہی کہ وہ قرب قیامت کی علامت ہی یعنی جب قیامت قریب آئے گی تو چاند پھٹ جائے گا

اقتربت الساعة وانشق القمر ؕ وان یروا اٰیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ؕ قیامت قریب آئی اور چاند پھٹا۔ اور اگر وہ (قرب قیامت کی) کوئی نشانی دیکھینگے تو بھی نہیں مانیں گے اور کہیں گے کہ یہ جھوٹ ہی جو چلا آ رہا ہی۔

یہاں اُنھوں نے آیت کو رسول کی آیت قرار دیا حالانکہ رسول کا اس جگہ مطلق ذکر نہیں۔ ذکر قیامت کا ہی اس لیے آیت سے مراد آیت قیامت ہی ہو سکتی ہی۔

سحر کے معنی جھوٹ کے جا بجا قرآن میں آئے ہیں مثلاً۔

ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین ؕ اور جو تو کہے کہ مرنے کے بعد تم ضرور اُٹھائے جاؤگے تو کافر کہیں گے کہ یہ تو نہیں ہی مگر کھلا ہوا جھوٹ۔

يَجْحَدُونَ ۳۳	انکار کر رہے ہیں۔
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ	تو اس طرح صبر کر جس طرح اولوا العزم پیغمبروں نے صبر
وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۳۵/۴۶	کیا اور ان کے لیے جلدی نہ کر۔
إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۹۵/۱۵	ہم تیری طرف سے ہنسی اڑانیوالوں کیلیئے کافی ہیں۔

رسول کی نگرانی

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ	اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی مہربانی تیرے اوپر نہ ہوتی تو انکی
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ ۱۱۳/۴	ایک جماعت ارادہ کر چکی تھی کہ تجھے بہکاوے۔
وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي	اور جو وحی ہم نے تیری طرف بھیجی ہے قریب تھا کہ اس سے وہ تجھے
أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذًا	بچلا دیتے تاکہ تو کچھ اور ہماری طرف منسوب کر دے اور
لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا ۱۷/۷۳ وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ	اس وقت وہ تجھے دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے تجھے ثابت قدم
لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۱۷/۷۴ إِذًا	نہ رکھا ہوتا تو تو بھی ان کی طرف کچھ کچھ جھکنے لگا تھا۔ ایسا ہوتا
لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ	تو ہم تجھے زندگی اور موت کا دگنا دگنا عذاب چکھاتے
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۱۷/۷۵	اور ہمارے مقابلہ میں تو کسی کو مددگار نہ پاتا۔
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ	اگر پیغمبر کوئی غلط بات ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ	اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے اور
الْوَتِينَ۔ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۴۷/۶۹	تم میں سے کوئی ہمکو اس سے روک نہ سکتا۔
وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۶۷/۵ [۱]	اور اللہ انسانوں سے تجھ کو بچائیگا۔

تکالیف شرعیہ سے نہ رسول کو آزادی تھی نہ مومنوں کو ہی

---

[۱] اس عصمت کے علاوہ گناہوں سے معصومیت کی انبیاء کے لیے قرآن میں کوئی تصریح نہیں ہے مگر اشارات ہیں۔

بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۱۳۲ مسحور کرے ہم تیرا یقین نہیں کرنے کے۔

پھر معجزہ دکھلانے کے بعد اگر قوم ایمان نہیں لاتی تو اُس کی ہلاکت لازمی ہو جاتی ہی۔ اس لیٔ رحمت الٰہی نے اس ابتلا کے سلسلہ کو رسول اعظم کے عہد میں بند کر دیا۔

وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۔ وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ۵۹ اور معجزوں کے بھیجنے سے کوئی شے ہمکو مانع نہ ہوئی بجز اس کے کہ اگلوں نے انکو جھٹلا دیا۔ اور ہمنے ثمود کو اُنٹنی کا چشمدید معجزہ دیا تھا۔ انھوں نے اُسپر ظلم کیا۔ اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے ہی کے لیے بھیجتے ہیں۔

چنانچہ کفار نے جب معجزہ طلب کیا

فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۵ بس چاہیٔے کہ وہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جیسے اگلے رسول (نشانیوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے۔

تو اُن کو اللہ نے یہی جواب دیا۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ۶ ان سے پہلے جو بستیاں تھیں جنکو ہم نے ہلاک کیا وہ تو ایمان نہیں لائیں تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ ۱۴ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۱۵ اور اگر ہم آسمان کا ایک دروازہ انکے سامنے کھولدیں اور اس میں وہ چڑھنے بھی لگیں پھر بھی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مدہوش ہوگئی ہیں نہیں بلکہ ہمارے اوپر جادو کر دیا گیا ہی۔

قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۴۸ ان لوگوں نے کہا کہ یہ رسول کیوں نہ لایا کوئی معجزہ جیسے کہ موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ کیا کافر وں نے اُسکا انکار نہیں کیا جو اس سے پہلے موسیٰ کو دیا گیا تھا اور بولے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور ہم سب سے انکار

(بقیہ نوٹ صفحہ ما قبل) ہے جادو کا اثر نگاہ اور خیال پر قرآن نے تسلیم کیا ہی "سحروا اعین الناس" اور "یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی" اسلیٔے عوام الناس کو جادو اور معجزہ میں امتیاز کرنا دشوار ہی۔

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ

مجھے تو بس حکم دیا گیا ہی کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں جسنے اس کو حرمت دی ہی اور ہر شے اسی کی ہی اور مجھے حکم دیا گیا ہی کہ مسلمان بنوں اور قرآن کی تلاوت کروں۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا

اے چادر میں لپٹنے والے رات کو (نماز کیلئے) کھڑے ہو مگر کچھ حصّہ (کہ اسمیں آرام کرو)

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دے اور اسکا پابند رہ۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ

کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہی کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم دیدے تو ان کیلئے اپنے معاملہ میں اختیار باقی رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز وحی کے غیب کا علم نہ تھا۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ

کہدے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ کہتا ہوں کہ فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر بھیجی جاتی ہی۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ

کہدے کہ میں اپنی ذات کے لیے (بھی) کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں بجز اسکے جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بڑا فائدہ حاصل کرلیتا اور مجھ پر تکلیف نہ آتی۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ

کہدے کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور مجھے خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور نہ یہ خبر ہی کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا

وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ

اور اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں، تو ان کو نہیں جانتا ہم ان کو جانتے ہیں

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ — اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

اللہ کی اطاعت کے معنی یہ ہیں کہ اُس کی کتاب کی اطاعت کیجائے۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ — کیا اللہ کے سوا میں کسی غیر کو پنچ مانوں اور وہ تو وہ ہی

اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۝ — جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتار دی ہی۔

یہی کتاب رسول اور مومنین کے لیے دستور العمل ہی۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ — ہم نے تیرے اوپر حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہی کہ جو کچھ اللہ

بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۝ — تجھ کو سمجھائے اُسکے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کر۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا — اسی کی پیروی کرو جو تمہارے رب کیطرف سے تمہاری طرف نازل

تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۝ — کیا گیا ہی اور اُس کے سوا اولیا کی پیروی نہ کرو۔

جو اس کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ گمراہ ہی

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ — اور جس نے اللہ کے اتارے ہوے کے موافق فیصلہ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ — نہ کیا تو وہ نافرمان ہی۔

لیکن اللہ نے رسول اور امیر کی بھی اطاعت کا حکم دیا ہی۔ اس لیے ان دونوں کی اطاعت بھی بحکم الٰہی لازم ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ — مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۝[1] — جو لوگ حاکم ہوں اُن کی اطاعت کرو۔

رسول اور امیر کی اطاعت کے سوا کسی کی اطاعت کا حکم قرآن میں نہیں ہی بلکہ ممانعت ہی

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۝ — اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں و منافقوں کی اطاعت نہ کر۔

---

[1] اس آیت میں اطاعت کے دو حکم الگ الگ ہیں۔ پہلا حکم اللہ کی اطاعت کا ہی جو مستقل مطاع ہی۔ اسکے بعد دوسرا حکم رسول اور امیر کی اطاعت کا ایک ساتھ ہی جو باذن الٰہی مطاع ہوے ہیں۔

رحمۃ للعالمین لوگوں کے ایمان کی طمع سے رجحان رکھتے تھے کہ آیت ملے۔ اس پر اللہ کسی قدر عتاب کے ساتھ فرماتا ہے۔

وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۳۵/۶

اور اگر انکی روگردانی تجھ پر گراں گزرتی ہے تو جو تجھ سے ہو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ تلاش کر یا آسمان پر کوئی سیڑھی لگا اور انکے لیئے کوئی معجزہ لا۔ اگر اللہ چاہتا تو اُن کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ تو جاہل لوگوں میں سے نہ بن۔

اہل بصیرت کیلیے قرآن ہی معجزہ ہے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۲۰۳/۷

اور جب تو انکے پاس کوئی نشانی نہیں لاتا تو انھوں نے کہا کہ کیوں تو نے اسکو چن لیا۔ کہدے کہ میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی اترتی ہے۔ یہ تمہارے رب کیطرف سے بصیرتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہیں اُنلوگوں کے لیئے

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۵۱/۲۹

اور انھوں نے کہا کہ اسکے اوپر اسکے رب کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری۔ کہدے کہ نشانیاں اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف آگاہ کرنیوالا ہوں۔ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تجھ پر کتاب اتار دی ہے جو ان کو سنائی جاتی ہے۔ اس میں رحمت اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

اطاعت

اطاعت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں ہے۔

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

حکومت صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ اُس کے سوائے کسی کی بندگی نہ کرو یہی سیدھا دین ہے مگر

فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ؁ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ — کہنا مانا سو اُنھوں نے ہم کو گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب اُنکو

الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ؁ — دگنا عذاب دے اور اُنپر بڑی سے بڑی لعنت کر۔

اطاعت رسول

رسول کی اطاعت بحکم الٰہی اور بحیثیت منصب رسالت فرض ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ — اور کسی رسول کو ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؁ — بحکم الٰہی اُس کی اطاعت کی جائے۔

اور بحیثیت منصب رسالت رسول کا فریضہ صرف پیغام الٰہی کی تبلیغ ہے اور بس۔

اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؁ — تیرے اوپر صرف تبلیغ ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا — اگر تم نے مُونھ پھیر لیا تو ہمارے رسول پر تو

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؁ — صرف کھلی ہوئی تبلیغ ہے اور بس۔

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ؁ — تجھ پر پہنچانا ہے اور ہمارے اوپر حساب لینا ہے۔

اس لیئے رسول کی اطاعت کا مفہوم یہ ہوا کہ اللہ کا پیغام جو وہ لایا ہے اُس پر عمل کیا جائے۔ لہذا

رسول کی اطاعت بعینہ اللہ کی اطاعت ہوئی۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ؁ — اور جو رسول کی اطاعت کریگا اُسنے اللہ کی اطاعت کی۔

ہمارے رسول صرف اللہ کی کتاب یعنی قرآن کے مبلغ تھے[1]

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ — میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے کہ اس سے تمکو بھی آگاہ

وَمَنْ بَلَغَ ؁ — کروں اور اُن لوگوں کو بھی جن کو وہ پہونچے۔

---

[1] آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؁ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا بلکہ وہ وحی ہے جو اُسکی طرف اُتاری گئی ہے) کا یہ مفہوم قرار دینا کہ رسول اللہ جو کچھ کلام کرتے تھے وہ سب کا سب وحی تھا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ دعوی قرآن کے وحی ہونے کا تھا جس کا کفار انکار کرتے تھے۔ اسی کے بارے میں کہا گیا کہ وہ جو کچھ بولتے ہیں وحی ہے۔ گھر میں ازواج مطہرات یا باہر دیگر حضرات سے جو گفتگو فرماتے تھے اُسکے متعلق نہ وحی ہونیکا دعوی تھا نہ کفار کو کوئی بحث تھی

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا	اور اسکی اطاعت نہ کر جسکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کر رکھا
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۲۸/۱۸	ہی اور وہ خواہش نفس کا پیرو ہی اور اُسکا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہی۔
فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۸/۶۸	جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔
وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۲۴/۷۶	گناہگاروں اور ناشکروں کی اطاعت نہ کر۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا	مومنو! اگر تم کافروں کی اطاعت کروگے تو وہ تم کو اُلٹے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ۱۴۹/۳	پاؤں واپس لیجائیں گے۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا	مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فرقے کی اطاعت
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ	کروگے تو وہ تم کو مومن ہونے کے بعد کافر
اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۱۰۰/۳	بنا دیں گے۔
وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ	اور اگر تیرے والدین تجھ پر زور ڈالیں کہ میرے ساتھ
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۱۵/۳۱	اُسکو شریک بنائے جسکا تجھ کو علم نہیں ہی تو ایسی انکی اطاعت نہ کر۔

بلکہ عام طور پر انسانوں کی اطاعت کو قران خطرناک قرار دیتا ہی

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ	دنیا کے اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اگر تو ان کی اطاعت کریگا تو
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا	وہ اللہ کی راہ سے تجھے گمراہ کردیں گے وہ صرف گمان کے
الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۱۱۶/۶	پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

جن لوگوں نے اپنے رئیسوں اور بزرگوں کی اطاعت دنیا میں کی ہی وہ قیامت کے دن جل کر کہیں گے۔

رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا	اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کا

لہ بوڑھے والدین زمانہ گزشتہ کی وراثت ہیں جو خدمت کے لیے انسان کو ملتے ہیں۔ قران میں جہاں کہیں بھی ان کے بارے میں حکم ہی وہاں سلوک اور احسان ہی کی وصیت اُن کے ساتھ کی گئی ہی۔

لازمی تھی۔ لیکن اطاعت بحیثیت رسول اور اطاعت بحیثیت امیر میں دو باتوں کا فرق ہے۔

(۱) بحیثیت رسالت رسول اللہ کو کسی سے مشورہ لینے کا حکم نہ تھا بلکہ فریضہ تبلیغ اللہ کیطرف سے آپکے ذمے لازم کیا گیا تھا۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۵/۶۷

اے رسول جو تجھ پر اُتارا گیا ہے اُسے پہنچادے اور اگر نہیں پہنچائیگا تو تو نے اللہ کے پیغام کی تبلیغ نہیں کی

اور امیر کی حیثیت سے لوگوں سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا تھا۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۳/۱۵۹

اور اُنسے حکومت میں مشورہ لیا کر۔

(۲) بحیثیت رسول آپ کی اطاعت قیامت تک فرض ہے کیونکہ قرآن ہمیشہ کے لیے ہے۔ لیکن بحیثیت امیر آپ کی اطاعت بالمشافہہ تھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ۸/۲۰

مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور جب تم سُن رہے ہو اُس سے مونھ نہ موڑو۔

اور امارت کے فرائض ہمیشہ ہنگامی ہی ہوں گے۔ کیونکہ زمانہ کے ساتھ ساتھ ماحول بھی بدلتا رہتا ہے ظاہر ہے کہ آج جو امیر ہوگا وہ غزوۂ بدر و احد کی متابعت میں صرف نیزہ و شمشیر سے جہاد میں کام نہ لے گا بلکہ موجودہ زمانہ کے اسلحہ استعمال کریگا۔

اُمراء کے مقابلہ میں منازعت کا حق حاصل ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن

مومنو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی۔ اور حکّام کی جو تم میں سے ہوں اطاعت کرو۔ اگر تم کسی امر میں

ملہ اللہ و رسول کے الفاظ قرآن میں اکثر جہاں جہاں ساتھ ساتھ آئے ہیں ان سے مراد امارت ہے جس کا قانون کتاب اللہ ہے اور جس کے نافذ کرنے والے رسول اللہ یا اُن کے جانشین ہیں۔ مثلاً

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۸/۱

لوگ تجھ سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدے کہ مالِ غنیمت تو اللہ و رسول کا ہے مالِ غنیمت کا حکم صرف عہدِ رسالت تک محدود نہ تھا بلکہ آئندہ کے لیے بھی ہے جس کی تعمیل خلافت کا فریضہ ہے۔

تلاوت و تبئین آیات۔ تعلیم کتاب و حکمت و تزکیۂ نفوس سب اسی تبلیغ کے اجزا ہیں جو ذیل کی آیت میں بیان کیے گئے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ [ا] ۳/۱۶۴

مومنو پر اللہ نے احسان کیا کہ انہیں میں سے انہیں ایک رسول کھڑا کیا جو ان کو اللہ کی آیتیں سناتا ہے اور انکا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

تعلیم کتاب کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ رسول اُسکے احکام پر عمل کر کے دکھلا دے تاکہ اُمت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ [۲] حَسَنَةٌ ۳۳/۲۱

تمہارے لیے رسول اللہ کے اندر اچھا نمونہ ہے۔

چنانچہ ہمارے رسول نے جملہ احکام قرآنی مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ وغیرہ پر عمل کر کے دکھلا دیا اور مسلمان اُسی نمونہ پر عمل کرنے لگے۔ یہ اُسوۂ حسنہ اُمت کے پاس عمل متواتر کی شکل میں موجود ہے جس کے مطابق رسول اللہ کے عہد سے نسلاً بعد نسلٍ وہ عمل کرتی چلی آتی ہے۔ اس لیے یہ یقینی ہے اور دینی ہے اور اسکی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۴/۱۱۵

اور جو کوئی ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کریگا اور مسلمانوں کے رستہ کو چھوڑ کر دوسرے رستہ پر چلیگا تو ہم اُس رستہ پر اُسے چلائیں گے مگر (آخر کار) جہنم میں اسکو جلائینگے۔

رسول اللہ کی دوسری حیثیت مسلمانوں کے امیر کی تھی یعنی ان کا انتظام۔ اُن کے باہمی قضایا کا فیصلہ۔ تدبیر مہمات اور جنگ و صلح وغیرہ اجتماعی امور میں ان کی قیادت۔ اس لحاظ سے بھی ان کی اطاعت

[ا] حکمت بھی قرآن ہی ہے اور منزل من اللہ ہے۔ وانزل اللہ علیک الکتاب و الحکمۃ ۴/۱۱۳ اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری۔

[۲] اُسوہ کے بجائے عام طور پر سنت کا لفظ مستعمل ہو گیا ہے۔ لیکن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اُسوہ احکام قرآنی پر رسول اللہ کے عمل کرنے کی صورت ہے اور سنت میں ہر وہ عمل داخل ہے جو رسول اللہ نے کیا۔ مثلاً آپ عرب میں رہے۔ عربی زبان بولتے تھے۔ عربی قبائل میں رشتہ داریاں اور عربی عورتوں سے شادیاں کیں۔ ظاہر ہے کہ یہ چیزیں دین نہیں ہو سکتیں، کیونکہ امت کا عشیر عشیر بھی ان کے اوپر عمل نہیں کر سکتا۔

وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ کہ تم رسول اللہ کو اذیت دو اور نہ یہ کہ انکی بیویوں سے انکے بعد کبھی شادی

اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۵۳ کرو یہ اللہ کے نزدیک بڑی (بیجا) بات ہے۔

اصحاب رسول

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں

اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا کے لیے بہت سخت ہیں اور آپس میں رحم دل تو اُن کو دیکھیگا کہ کبھی

سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ وہ رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدے۔ اپنے رب سے اسکی مہربانی اور خوشنودی

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ کے طلبگار ہیں۔ انکی نشانی انکے چہروں پر ہے یعنی سجدوں کے داغ۔ یہ انکی

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ٻ وَمَثَلُهُمْ فِي مثال توریت میں ہے اور انجیل میں انکی مثال یہ (بیان کی گئی) ہے جیسے

الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ کوئی کھیتی کہ اُسنے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اسکو مضبوط کیا اور پھر موٹی

فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ ہوئی یہاں تک کہ اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور کسانوں کو خوش کرنے

بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ ۲۹ لگی (اور اللہ نے اُن کو ترقی اسلیئے دی) تاکہ انکے رشک سے کافروں کو جلائے

سابقین اولین خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار سب سے اللہ راضی ہے اور انکے تابعین سے بھی۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین اور وہ لوگ

وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ جو خلوص کے ساتھ اُن کے متبع ہے اُنسے اللہ راضی ہوا اور وہ

عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۱۰۰ اللہ سے راضی ہوئے۔

مہاجرین و انصار سچے مومن ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے اُن کو ٹھکانا دیا اور مدد کی وہی

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۷۴ لوگ سچے مومن ہیں۔ انکے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔

فان تنازعتم فی شیئٍ فردوہ الی اللہ والرسول ۵۹ جھگڑ پڑو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔

ازواج رسول

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم ۳۳ نبی مسلمانوں پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔

یٰنساء النبی لستن کاحدٍ من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفا ۳۳ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ واقمن الصلوٰۃ واٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ۳۳ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگاری چاہتی ہو تو گفتگو میں نرمی نہ کرو جس کے دل میں روگ ہے وہ طمع کرنے لگیگا۔ اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں جمی رہو اور اگلی جاہلیت کی طرح سنگھار دکھاتی نہ پھرو۔ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تو بس یہی چاہتا ہے اے اہلبیت (نبی) کہ تم سے گندگی دور کردے اور تم کو اچھی طرح پاک وصاف بنادے۔

واذا سألتموہن متاعاً فاسئلوہن من وراء حجاب ذالکم اطہر لقلوبکم وقلوبہن وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ اور جب پیغمبر کی بیویوں سے تم کو کوئی چیز مانگنی ہو تو پردہ کی آڑ سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے دلوں کے لیئے اور اُنکے دلوں کے لیے پاک صاف رکھنے والا ہے اور تم کو مناسب نہیں ہے

ف آخری اختیار "اللہ و رسول" یعنی امارت ہے۔ اسلیئے رسول اللہ کا جو منصب بحیثیت امیر کے ہے وہی ان کے خلفاء کا بھی ہوگا۔ مگر یہ آخری فیصلے بھی قرآن ہی کی رو سے کیے جائیں گے۔

وما اختلفتم فیہ من شیئٍ فحکمہ الی اللہ ۴۲ اور جس کسی شئی میں تم آپس میں اختلاف کرو اُسکا فیصلہ اللہ ہی کی طرف ہے

اللہ کے فیصلہ کے معنی ہیں اُس کی کتاب کا فیصلہ۔

افغیر اللہ ابتغی حکماً وھو الذی انزل الیکم الکتٰب مفصلاً ۱۱۴ کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کو حکم مانوں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاردی ہے۔

کتاب

رسول کے ساتھ جو ایمان لائے وہ سب کے سب مجاہد ہیں

لٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ	لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُسکے ساتھ ایمان لائے ہیں اُنھوں
جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولٰئِكَ لَهُمُ	نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا ہی اور وہی لوگ ہیں کہ اُنکے
الْخَيْرَاتُ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ	لیے بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ ہیں کہ اُن کے لیے کامرانی ہی۔

اصحاب بیعۃ رضوان

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ	جب مسلمان درخت کے نیچے تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے تو اللہ
يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ	اُن سے راضی ہوگیا اُسنے جو کچھ انکے دلوں میں تھا جانچ لیا اور اُنکے
فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا	اوپر اپنا اطمینان نازل کیا اور بدلہ میں انکو سردست ایک فتح دیدی

یارِ غار

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ	اگر تم اسکی مدد نہ کروگے تو اللہ اُس کا مددگار ہی جب کافروں نے
الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ	اُسکو نکالا تو وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔

خلفاء راشدین مومن صالح الاعمال تھے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا	تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کیے
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا	اُنسے اللہ نے وعدہ کیا ہو کہ اُن کو روئے زمین میں اسی طرح بادشاہ
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔	بنا دیگا جس طرح اُن لوگوں کو بنایا تھا جو اُنسے پہلے تھے۔

وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۔ کے لیے نصیحت عطا کی۔

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی جس سے مخلصوں پر ہماری

أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً نعمت پوری ہوئی۔ اس میں ہر شی کی تفصیل ہے اور ہدایت اور

لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۔ رحمت ہے تاکہ لوگ اپنے رب کی حضوری میں حاضر ہونے پر ایمان لائیں۔

توریت بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے تھی۔

وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور بنی اسرائیل کے لیے

لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۔ اس کو ہدایت بنایا۔

توریت کے وارث بنی اسرائیل ہوئے

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا اور ہم نے موسے کو ہدایت نامہ دیا اور بنی اسرائیل

بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ۔ کو اس کتاب کا وارث بنایا۔

توریت میں یہود نے اختلافات ڈالے۔ تحریفات کیں۔ الحاق کیے۔ کچھ حصہ بھلا بھی دیا۔ اور چھپاتے بھی تھے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی سو اس میں اختلافات ڈالے گئے۔

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا وہ کلموں کو انکی جگہ سے سرکا دیتے ہیں اور جو کچھ اُن کو یاد دلایا

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۔ گیا تھا اُسمیں سے ایک حصہ کو اُنھوں نے بھلا دیا۔

تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَ تم اُس کو الگ الگ ورق بنا رکھتے ہو کچھ ظاہر کرتے ہو اور

تُخْفُونَ كَثِيرًا ۔ زیادہ تر چھپاتے ہو۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ افسوس ہے اُن پر جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں

بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑی سی

کتب آسمانی

اللہ اپنے رسولوں پر کتابیں بھی نازل کرتا رہا ہی۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ	ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور اُن کے ساتھ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ	کتاب اُتاری۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا وَّ اِبْرَاهِيمَ وَ	اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنایا اور اُن کی اولاد
جَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ	میں نبوت اور کتاب کو (جاری) رکھا۔
صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى	ابراہیم اور موسے کے صحیفے۔

حضرت موسیٰ کو توریت دی گئی۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ	اور (اگلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسے
مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْاُولٰى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَ	کو کتاب دی لوگوں کی آنکھیں کھولنے والی اور ہدایت اور
هُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ	رحمت کہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

توریت الواح پر لکھکر ایک ہی بار دیدی گئی تھی

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اور ہم نے اُس کے لیے تختیوں پر ہر بات کی نصیحت
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ	اور ہر شی کی تفصیل لکھدی۔

صفات توریت۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ	ہمنے توریت اُتاری اس میں ہدایت ہی اور روشنی۔
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوسٰى اِمَامًا وَّرَحْمَةً	اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب جو راہ نما ہی اور رحمت۔
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى وَهٰرُونَ الْفُرْقَانَ	اور ہم نے موسے اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور متقیوں

وَهُدًى وَّرَحْمَةً ۝ — کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی۔

قرآن کتب سابقہ کا مصدق بھی ہے اور محافظ بھی ہے[1]

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۝ — اور ہم نے تجھ پر حق کے ساتھ کتاب اُتاری جو پہلی کتابوں کی مصدق ہے اور ان کی محافظ بھی۔

وحی

اللہ کے بندوں سے ہم کلام ہونے کی قرآن میں تین صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ ۝ — کسی انسان کا یہ رتبہ نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ سے۔ یا پردہ کے پیچھے سے۔ یا اپنا قاصد بھیجدے اور وہ اُسکے حکم سے جو وہ چاہتا ہے وحی کرے۔

ایک وحی بلا توسط فرشتہ یا آواز کے

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ — اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کے اوپر وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلا جب تجھے اس کے اوپر خطرہ معلوم ہو تو اس کو سمندر میں ڈالدینا اور خوف نکرنا نہ رنجیدہ ہونا میں اس کو تیرے پاس لوٹا دونگا اور اس کو رسول بناؤں گا۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيِّيْنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ — اور میں نے حواریوں کو وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے تو گواہ کہ ہم مسلمان ہیں۔

---

[1] محافظ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ان کتابوں کی حقیقی تعلیمات قرآن میں شامل کرکے محفوظ کردی گئی ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ — اور وہ (قرآن) اگلوں کی کتابوں میں ہے کیا ان کے لیے یہ دلیل نہیں کہ بنی اسرائیل کے علما اس کو جانتے ہیں۔

لِيَشْتَرُوا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔ قیمت حاصل کریں۔

یہود کی مثال

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۔

اُن لوگوں کی مثال جنپر توریت اتاری گئی پھر انھوں نے اُس پر عمل نہ کیا ایسی ہی جیسے گدھا جس پر کتابیں لادی جائیں۔

حضرت داود پر زبور نازل ہوئی۔

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔

اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

حضرت عیسیٰ پر انجیل

وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۔

اور ہم نے اُن کے پیچھے بھیجا عیسے ابن مریم کو اور اس کو انجیل عطا کی۔

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔

اور ہمنے اُسکو انجیل عطا کی جسمیں ہدایت اور نور ہے اور جو تصدیق کرتی ہے اپنے سے پہلی کتاب یعنی توریت کی اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

قرآن

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔

اور یہ کتاب جسکو ہم نے اُتارا ہے مبارک ہے اسکی پیروی کرو۔ اور پرہیزگاری اختیار کرو عجب نہیں کہ تمپر رحم کیا جائے۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۔ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تاکہ تم یہ کہو کہ ہم سے پہلے بس دو ہی اُمتوں پر کتاب اُتاری گئی اور ہم اُس کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہمارے اوپر کتاب اُتاری جاتی تو ہم اُنسے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ سو تمہارے پاس تمہارے رب کی

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﷺ اور اس (وحی کے پڑھنے) میں جلدی کرنے کیلیئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو

نبی کو قرآن پڑھا دینے اور یاد کرا دینے کا ذمہ اللہ نے لیا۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ ہمارے ذمے ہی اس کا یاد کرانا اور پڑھا دینا جب ہم پڑھیں

فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﷺ تو اُس کے پیچھے تو پڑھ۔

اس کا بھی ذمہ لیا کہ یاد کرا دینے کے بعد تم اُس کو بھولو گے نہیں۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ ﷺ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ہم تجھے پڑھا دینگے پھر تو نہیں بھولیگا مگر اسی کو جسے اللہ چاہیگا

آغاز نزول قرآن ماہِ رمضان اور شب قدر میں ہوا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ﷺ ماہ رمضان وہ کہ جس میں قرآن اُتارا گیا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﷺ ہمنے اسکو شب قدر میں اُتارا۔

قرآن رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا اتارا گیا ہی

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا تاکہ مہلت

مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﷺ کے ساتھ اُسے لوگوں کو پڑھکر سُنائو اور ہم نے اُسے رفتہ رفتہ اُتارا۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً اور اُن لوگوں نے کہا کہ کیوں نہ قرآن اسکے اوپر ایک ہی بار

وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ نازل کر دیا گیا۔ ایسا ہی ہو تاکہ ہم اسکے ذریعہ سے تیرے دل کو مضبوط

تَرْتِيْلًا ﷺ رکھیں اور ہم نے (اسی لیے) ٹھہر ٹھہر کر اس کو اُتارا ہی۔

قرآن حق کے ساتھ اُترا ہی

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ﷺ اور حق کے ساتھ ہم نے اُس کو اُتارا اور وہ حق کے ساتھ اترا۔

قرآن کے اُتارنے میں شیاطین کو قطعاً دخل نہیں۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﷺ وَمَا يَنْۢبَغِيْ اس کو شیاطین لیکر نہیں اُترے اور نہ اُنکے لیے یہ مناسب ہے

دوسری پس پردہ سے بذریعہ آواز کے

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ — اور ہم نے طور کے داہنی طرف سے اُس کو پکارا اور باتیں

وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۱۹ — کرتے ہوئے اُس کو قریب بُلا لیا۔

تیسری یہ کہ فرشتہ کو بھیجکر اُس کے ذریعہ سے اپنا کلام نبی کے دل پر اُتارے۔

فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۲ — جبریل نے اللہ کے حکم سے اُس کو تیرے دل پر اُتارا ہی

فطرتی الہام کو بھی قرآن میں وحی کہا گیا ہی۔

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ ۱۴ — اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی بھیجی۔

اشارہ سے کلام کرنے کے لیے بھی وحی کا لفظ مستعمل ہوا ہی۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ — وہ محراب سے اپنی قوم کی طرف نکلا اور اُن کو اشارہ سے

إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۱۶ — سمجھایا کہ صبح اور شام تسبیح پڑھو۔

نزول قرآن

قرآن بذریعہ فرشتہ کے نبی کے دل پر القا کیا گیا

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۱۹ — روح الامین اس کو لیکر تیرے دل پر اُترا ہی۔

ہمارے نبی پر بھی وحی اسی طرح اُترتی تھی جس طرح انبیا سابقین کے اوپر۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ — ہم نے تجھ پر اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح پر اور اُن

وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۶ — انبیا پر جو اُس کے بعد ہوئے۔

سارا قرآن بذریعہ وحی کے نازل ہوا ہی۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا ۲۵ — اور اسی طرح ہم نے تجھپر قرآن عربی کو وحی کے ذریعہ بھیجا۔

وحی قرآن کے وقت رسول اللہ کو عجلت سے زبان چلانے کی ممانعت۔

ہدایت رحمت اور دلوں کے لیے شفا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔

مبارک ہے اور پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

اور یہ کتاب جس کو ہم نے اُتارا ہے برکت والی ہے۔ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

برہان اور نور مبین ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا

لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین اُتار دیا۔

سیدھا ہے اس میں کوئی کجی نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا

اللہ حمد کا سزاوار ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری اور اُس میں کجی نہیں لگی رکھی بالکل سیدھی ہے۔

سیدھی راہ دکھانیوالا ہے

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بیشک قرآن وہی راہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے۔

مفصّل ہے مجمل نہیں ہے

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا

اور وہی ہے جسنے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاری۔

نصیحت لینے کے لیے آسان ہے

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

اور ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے لیے آسان کر دیا ہے

لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿۲۱۱﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ — اور نہ وہ کر سکتے ہیں وہ (آسمانی باتوں کے) سننے

لَمَعْزُولُونَ ﴿۲۱۲﴾ — سے دور رکھے گئے ہیں۔

قرآن نہ شاعر کا کلام ہے نہ کاہن کا بلکہ اللہ کی طرف سے اترا ہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ — وہ شاعر کا قول نہیں ہے تم بہت کم ایمان لاتے ہو

﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾ — اور نہ کاہن کا قول ہے۔ تم بہت کم نصیحت لیتے ہو۔

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۳﴾ — وہ رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

صفاتِ قرآن

قرآن سراسر حق ہے اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ﴿۲﴾ — یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔

وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿۵۱﴾ — اور بیشک یہ یقینی حق ہے۔

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ — جن کو علم دیا گیا ہے وہ دیکھ رہے ہیں کہ جو کچھ تجھ پر تیرے رب

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ﴿۶﴾ — کی طرف سے اترا ہے وہی حق ہے۔

باطل اس کے پاس نہیں پھٹک سکتا

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ — باطل نہ اس کے آگے سے اس کے پاس پھٹکتا ہے

وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ﴿۴۲﴾ — اور نہ اس کے پیچھے سے۔

بلند اور حکمت والا ہے

وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا — اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں

لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿۴﴾ — بڑے پایہ کا اور حکمت والا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾ — بلکہ وہ قرآن بڑے رتبہ کا ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

مَاكَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ	یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا اُسے بنا لے
دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ	بلکہ یہ اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور الکتاب کی تفصیل
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ[له] لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۷/۱۰	ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

قرآن کی عظمت

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ	بے شک یہ قرآن بزرگ ہے محفوظ کتاب میں ہے جس کو
لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۵۶	سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا ہے۔
فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ	عزت والے صحیفوں میں جو پاک اور بلند ہیں ان کاتبوں کے
بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۸۰/۱۳	ہاتھوں سے جو بزرگ اور فرمانبردار ہیں۔
اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا	اللہ نے بہترین کلام یعنی کتاب نازل کی جس کی آیتیں ملتی
مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ	جلتی اور بار بار دوہرائی گئی ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ	بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۳۹/۲۳	پھر نرم ہو جاتی ہیں اُن کی کھالیں اور انکے دل اللہ کی یاد پر
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ	اگر ہم نے اس قرآن کو پہاڑ پر اُتارا ہوتا تو تو دیکھتا کہ اللہ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۵۹/۲۱	کے ڈر سے وہ لرز کر پاش پاش ہو جاتا۔
وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ	اور زمین میں جتنے درخت ہیں وہ سب اگر قلم ہو جاتے اور
اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	سمندر سیاہی بن جاتا اس کے بعد سات سمندر اور۔ پھر بھی

(نوٹ صفحہ ماقبل) کتاب مبین صحیفۂ فطرت ہے۔ اسلئے ام الکتاب کو جو اس پر شامل ہے صحیفۂ کائنات سمجھنا چاہیئے جس کو قرآن میں لوح محفوظ بھی کہا گیا ہے۔ بل هو قرآن مجيد في لوح محفوظ ۸۵/۲۲

[له] پہلی آیت کے مطابق اس آیت میں الکتاب سے مراد کتاب مبین ہے جس کی تفصیل یہ قرآن ہے۔ اور اللہ کے فعل، علم اور قول تینوں کی حقیقت متحد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقائق فطرت کی طرح حقائق قرآنی میں بھی بے پایاں وسعت ہے جس کو انسانی نسلیں کبھی ختم نہیں کر سکتیں، اسی صلاحیت کی وجہ سے قرآن ہمیشہ کے لیے بنی نوع انسان کی ہدایت کا نصاب بنا دیا گیا ہے۔

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۞ | کوئی ہو جو نصیحت لے۔

اس میں خود تمہارا ہی ذکر ہو

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتٰبًا فِیْہِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ | ہم نے تمہاری طرف کتاب اُتار دی ہو جس میں تمہارا ذکر ہو کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔

کتاب مبین

لَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۞ | تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب مبین آچکی ہو۔

کتاب مبین علم الٰہی ہو

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۞ | اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہو جو کچھ خشکی اور تری میں ہو وہ اُسکو جانتا ہو اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر کہ وہ اُس کا علم رکھتا ہو اور زمین کی تاریکی میں جو دانہ ہو اور جو کچھ خشک و تر ہو وہ سب کتاب مبین میں ہو۔

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۞ | اور زمین میں جتنے جاندار ہیں ان سب کی روزی اللہ کے ذمہ ہو اور وہ اُن کے ٹھکانے اور سونپنے کی جگہ کو جانتا ہو اور سب کچھ کتاب مبین میں ہو۔

کتاب مبین ہی کو اللہ نے عربی قرآن بنایا۔

وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۞ اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ وَاِنَّہٗ فِیْٓ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ۞ | اور کتاب مبین شاہد ہو کہ ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا ہو کہ تم سمجھ سکو۔ اور وہ ہمارے پاس ام الکتاب میں بڑے رتبہ اور حکمت والا ہو۔

وَاَنزَلنَآ اِلَیکَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیہِم وَلَعَلَّہُم یَتَفَکَّرُونَ — اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ جو کچھ لوگوں کیلئے اتارا گیا ہے تم اُن کے سامنے بیان کر دے اور تاکہ وہ غور کریں۔

ہر زمان اور ہر مکان کے لیے ہدایت

وَاُوحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا القُراٰنُ لِاُنذِرَکُم بِہٖ وَمَن بَلَغَ — اور مجھ پر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ تم کو اسکے ذریعے آگاہ کروں اور اُن کو بھی جن کو یہ پہونچے۔

اِن ھُوَ اِلَّا ذِکرٌ لِّلعَالَمِینَ — وہ نہیں ہے مگر دنیا جہان کے لیے نصیحت۔

قرآن لوگوں کے درمیان فیصلہ کے لیئے دستور العمل ہے۔

اِنَّآ اَنزَلنَآ اِلَیکَ الکِتَابَ بِالحَقِّ لِتَحکُمَ بَینَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰکَ اللّٰہُ — ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ جو کچھ تجھے سمجھائے اُس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے

بدبخت بننے کے لیے قرآن نہیں اُتارا گیا ہے۔

مَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ القُراٰنَ لِتَشقٰی — ہم نے تیرے اوپر قرآن اس لیے نہیں اتارا ہے کہ تو مشقت میں پڑے

قرآن کا موضوع

قرآن دین و دنیا کے جملہ حقائق جن سے انسان کو ہدایت ملے بیان کرتا ہے

وَنَزَّلنَا عَلَیکَ الکِتَابَ تِبیَانًا لِّکُلِّ شَیءٍ وَّھُدًی وَّرَحمَۃً وَّبُشرٰی لِلمُسلِمِینَ — اور ہم نے تجھ پر کتاب اتاری جو ہر شے کی تشریح ہے اور مسلمانوں کے لیئے ہدایت رحمت اور بشارت ہے۔

مَا کَانَ حَدِیثًا یُّفتَرٰی وَلٰکِن تَصدِیقَ الَّذِی بَینَ یَدَیہِ وَتَفصِیلَ کُلِّ شَیءٍ وَّھُدًی وَّرَحمَۃً لِّقَومٍ یُّؤمِنُونَ — یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس میں پہلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے اور اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور رحمت ہے۔

مَانَفِدَتْ کَلِمَاتُ اللّٰہِ ۳۱/۲۷ — اللہ کے کلمات ختم نہ ہوتے۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖۤ اَوْلَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ — کہدے کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ جن کو پہلے سے علم دیا گیا ہی انکو

اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ یَخِرُّوْنَ — جب یہ سُنایا جاتا ہی تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر جاتے ہیں

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَآ — اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہی بے شک ہمارے رب کا وعدہ تو پورا

اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ — ہونا ہی تھا۔ اور وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گرتے ہیں روتے

یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُہُمْ خُشُوْعًا ۱۷/۱۰۹ — ہیں اور اُن کی عاجزی زیادہ ہوجاتی ہی۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ — اور جب اُنھوں نے وہ سُنا جو رسول پر اتارا گیا ہی تو دیکھتا ہی کہ

تَرٰۤی اَعْیُنَہُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ — انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں کیونکہ انھوں نے حق کو پہچان لیا وہ

الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰہِدِیْنَ ۵/۸۳ — کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمکو گواہوں میں لکھ لے

قرآن اُتارنے کی غرض

لوگوں کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لانا۔

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ — (مکمل) کتاب ہی جس کو ہم نے تیری طرف اُتارا ہی کہ تو لوگوں کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۱۴/۱ — تاریکی سے روشنی میں نکال لائے۔

اقوام کے اختلافات کو مٹانا۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ — اور ہم نے یہ کتاب تیری طرف صرف اس لیے اُتاری ہی کہ جن

لَہُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ۱۶/۶۴ — چیزوں میں انھوں نے اختلاف کیا ہی تو انکے لیے انکی تشریح کردے۔

آیات میں تدبر اور تفکر کرکے نصیحت لینا۔

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا — مبارک کتاب ہم نے تیری طرف نازل کی ہی کہ لوگ اُس کی

اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۳۸/۲۹ — آیتوں پر غور کریں اور عقل والے نصیحت لیں۔

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ — ہم نے اُس کو عربی قرآن بنا دیا کہ تم سمجھو۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا — اور اگر ہم اسکو عجمی قرآن بناتے تو وہ کہتے کہ اسکی آیتیں ہمکو کیوں

فُصِّلَتْ آيَاتُهُ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۝ — نہ سمجھائی گئیں کیا عجیب ہے کہ قرآن عجمی ہے اور رسول عربی۔

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ فَقَرَأَهُ — اور اگر ہم کسی عجمی پر اس کو اُتارتے اور وہ اُس کو پڑھ کر اُنکو

عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ — سناتا تو یہ اُس پر ایمان نہ لاتے۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ — سو ہم نے اُسکو تیری زبان میں آسان کر دیا ہی کہ شاید وہ نصیحت لیں

ربط آیات[1]

قرآن کی عبارت موصول یعنی مسلسل ہی

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ — اور اُنکے لیے ہمنے مسلسل بات کہی کہ شاید وہ نصیحت لیں۔

اور کہیں مفصول ہی یعنی چند آیات میں ایک حقیقت کی تشریح کی گئی ہی اُسکے بعد دوسری کی۔

كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا — یہ کتاب ہی جسکی آیتیں جدا جدا بیان کی گئی ہیں۔ عربی قرآن اُن

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ — لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

حفاظت قرآن

قرآن کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمہ لی ہی۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ — ہم ہی نے الذکر کو اُتارا ہی اور ہم ہی اُسکے محافظ ہیں۔

الذکر قرآن ہی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ — جن لوگوں نے الذکر کا انکار کیا جب وہ اُن کے پاس آیا

---

[1] قرآن میں وہ ربط نہیں تلاش کرنا چاہیے جو انسانوں کے کلام میں ہوتا ہی کیونکہ قدرت کی صناعی انسانی تصنع کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ انسان کی بنائی ہوئی چیزیں مخصوص فائدہ اور معین غرض کے لیے ہوتی ہیں بخلاف اس کے قدرتی اشیا کے فائدے غیر محدود ہوتے ہیں۔ اور انکی نافیستان کے اسی خاص تناسب و ہم آہنگی میں مضمر ہو جس کو کم نظر انسان بے ربطی سے تعبیر کرتا ہی۔

قرآن کا مخاطب

قرآن کا خطاب نفس انسانی فطرت سے ہے۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۲/۱۸۵ — جملہ انسانوں کے لیے ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے کی دلیلیں۔

اسکے سب سے پہلے مخاطب رسول پاک ہیں اور اُنکے توسط سے سارے بنی نوع انسان[۵]

إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۳۹/۴۱ — ہم نے تیرے اوپر انسانوں کے لیئے حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔

وہ اگرچہ سارے انسانوں کے لیے اترا ہے لیکن ہدایت صرف مومنوں کے لیے ہے۔

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۳/۱۳۸ — یہ بیان ہے سارے انسانوں کے لیے اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیئے

قرآن کی زبان

ہر رسول اُسی زبان میں پیغام لاتا ہے جو اُس کی قوم کی ہوتی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۱۴/۴ — اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اُسی کی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کے لیے بیان کرے۔

رسول عربی پر قرآن عربی میں نازل ہوا۔

---

۵ ہمارے رسول علم کے اُفق اعلیٰ پر پہنچائے گئے تھے اور اللہ کی طرف سے اُن کو وہ حقائق دکھائے گئے تھے جن کو کوئی انسان نہیں دیکھ سکا ہے۔ انکے توسط سے ہر طبقہ اور ہر عہد کے لوگ مخاطب کیئے گئے ہیں۔ مثلاً أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۲۱/۳۰ (کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین جڑے ہوئے تھے ہم نے اُن کو الگ الگ کیا اور ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا۔ ظاہر ہے کہ اس رتق و فتق سے اُمّی عرب واقف نہ تھے۔ اس میں وہ حکما مخاطب ہیں جنھوں نے آسمان و زمین کی پیدائش اور زندگی کی تخلیق کے مسئلہ کو نہ صرف سمجھ لیا ہو بلکہ مشاہدہ کر لیا ہو۔ اسی طرح قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جنکا ظہور اسکے نزول کے وقت نہیں بلکہ اس کے بعد ہونے والا تھا۔ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۶/۶۷ اور ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے اور کچھ دن کے بعد تم کو معلوم ہو جائیگا۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۲۹ — اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔

سننے والے کو خاموش رہ کر سننا چاہیئے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا — اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو سنو اور چپ رہو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۹:۲ — شاید تم پر رحم کیا جائے۔

اصول قرآن

قرآن مکمل کتاب ہے۔ وہ اپنی شرح میں کسی خارجی شے کا محتاج نہیں۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ — لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۶:۱ — اور ہم نے جگمگاتا نور تمہارے اوپر اتار دیا۔

نور خود بھی روشن ہوتا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی روشن کرتا ہے۔ کلام الٰہی نور مبین ہے اسکی تلاش کے لیے کسی روشنی کی ضرورت نہیں جیسے آفتاب کو چراغ سے نہیں ڈھونڈا جاتا۔

قرآن کی تفسیر اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ۹۱ — پھر اس کی تشریح بھی ہمارے ذمہ ہے

قرآن کی آیات محکم بنائی گئی ہیں اور کچھ متشابہ ہیں۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ — وہی ہے جس نے تیرے اوپر کتاب اتاری جس میں

اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ — پختہ آیات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری

مُتَشٰبِهٰتٌ ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ — متشابہ آیات ہیں۔ سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ

فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ — آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ فتنہ پیدا کریں اور انکی

ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ — تاویل نکالیں حالانکہ انکی تاویل سوائے اللہ کے کوئی نہیں

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ — جانتا۔ اور جو لوگ علم میں پکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ — اور حقیقت یہ ہی کہ وہ عزت والی کتاب ہی باطل نہ اسکے آگے سے اسکے پاس پھٹکتا ہی نہ پیچھے سے۔ سزاوار حمد حکیم کی اُتاری ہوئی۔

اللہ اس کے ایک ایک لفظ کا محافظ ہی۔

وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا — تیرے رب کی کتاب جو تیری طرف وحی کی گئی اُس کی تلاوت کر کوئی اُسکے لفظوں کو بدلنے والا نہیں اور اُس کے سوا تو کہیں پناہ بھی نہ پائیگا۔

قرآن کی تلاوت عبادت ہے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ — مجھے حکم دیا گیا ہی کہ میں مسلمان رہوں اور قرآن کی تلاوت کروں۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ — جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھا کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ — جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہی اسمیں سے چھپا کر اور کھلے بندوں خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی اُمید رکھتے ہیں جسمیں کبھی

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ — اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کے اوقات میں کھڑے ہوئے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔

آداب تلاوت

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — جب تو قرآن پڑھے تو شیطان ملعون سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ — اپنے رب کے نام سے پڑھنا شروع کر جس نے پیدا کیا ہی۔

یقینی ذریعہ ہے۔ لیکن عربی سیکھنے کے لیے جو علوم انسانوں نے مرتب کیے ہیں مثلاً صرف۔ نحو۔ لغت۔ معانی و بیان وغیرہ قرآن قطعاً ان کا محتاج نہیں ہے کیونکہ ان کے مدوّن ہونے سے صدیوں پہلے سے وہ صحیح صحیح سمجھا جاتا تھا۔ نہ ان علوم کی عائد کی ہوئی پابندیاں اس پر لازم ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ تمامتر ظنّی ہیں۔

قرآن میں جو کچھ تغیر و تبدل ہونا تھا وہ اُسکے نزول ہی کے زمانہ میں ہو چکا۔

مَا نَنسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ۲ : ۱۰۶ — ہم جو آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اس سے بہتر یا اُسی جیسی لا دیتے ہیں۔

دو ہی صورتیں تھیں۔ منسوخ کرنا یا رسول کے دل سے بھلا دینا۔ ان ہر دو صورتوں میں ان کے بجائے دوسری آیتیں نازل کر دی جاتی تھیں۔

وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا اِنَّمَا اَنتَ مُفْتَرٍ ۱۶ : ۱۰۱ — اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں و اللہ ہی خوب جانتا ہے جو کچھ اُتارتا ہے تو کفار کہنے لگتے ہیں کہ تو اپنی دل سے بناتا ہے

آیت کے بدلے میں آیت اُتار دینے سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو آیت منسوخ کی گئی یا بھلا دی گئی وہ اُٹھا لی گئی اور دوسری آیت اُس کی جگہ پر آ گئی۔ اس لیے قرآن میں جو آئتیں موجود ہیں ان میں سے کوئی منسوخ نہیں کہی جا سکتی۔

خود رسول اللہ کو اپنی طرف سے قرآن کے کسی لفظ میں تبدیلی کا حق نہ تھا۔

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِيْ ۱۰ : ۱۵ — کہدے کہ مجھے حق نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل سکوں۔

قرآن میں اختلاف نہیں ہے۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۴ : ۸۲ — اور اگر یہ (قرآن) اللہ کے سوا کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا تو اس میں یہ لوگ بہت اختلاف پاتے۔

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ — ہیں سب کی سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔

محکم آیتوں کی تفصیلات قرآن ہی میں ہیں[۱]

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۱۱ — (یہ مکمل) کتاب ہے جسکی آیتیں پختہ بنائی گئی ہیں پھر حکمت اور خبر رکھنے والے اللہ کے یہاں سے ان کی تفصیل کی گئی ہے۔

یہ تفصیل علم کے ساتھ کی گئی ہے۔

وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۷ — اور ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسکی تفصیل ہم نے علم کے ساتھ کی ہے۔

یہ تفصیل اہل علم و فہم کے لیے ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۶ — ہم نے آیات کی تفصیل اُن لوگوں کے لیے کی ہے جو علم رکھتے ہیں

قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ۶ — ہم نے آیات کی تفصیل اُن لوگوں کیلئے کی ہے جو فہم رکھتے ہیں

تصریف آیات میں ان کی تفصیل مضمر ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۶ — اور اسی طرح آیتوں کو ہم ہیر پھیر کر لاتے ہیں تاکہ وہ کہدیں کہ تو تے پڑھ کر سنا دیا اور تاکہ ہم اہل علم کے لیے اسکی تشریح کر دیں۔

قرآن واضح عربی زبان میں ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۱۹ — واضح عربی زبان میں ہے۔

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ ۲۳ — عربی قرآن جس میں کوئی کجی نہیں۔

عربی میں ہونے کی وجہ سے قرآن سمجھنے کے لیے اس زبان کا جاننا ضروری ہے اور زبان سمجھنے سمجھانے کا۔

---

[۱] محکم وہ آیت ہے جس کا مفہوم متعین کر دیا گیا ہے جس کے سوا کوئی دوسرے معنی اُسکے نہیں ہو سکتے۔ اگر سمجھنے میں اختلاف ہو تو اُس کی تفاصیل سے جو قرآن میں کی گئی ہیں اُس کے اصلی مفہوم کی قطعی طور پر تعیین ہو سکتی ہے۔ اور متشابہ کہتے ہیں ہم شکل کو۔ یہ وہ آیتیں ہیں جن میں ایسے اُمور ہیں کہ اُنکے تمثیلی بیانات قرآن میں ہیں مثلاً اللہ کی ذات صفات، جنت، دوزخ اور میزان عمل وغیرہ کہ ان کی حقیقت سمجھنے سے انسان اس دنیا میں قاصر ہے۔

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّ
لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝

یہی اللہ کا وہ فضل ہے جو بہت بڑا ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغوں
میں داخل ہوں گے انہیں سونے کے کنگن اور موتی اُن کو
پہنائے جائیں گے اور وہاں اُنکے لباس ریشمی ہوں گے۔

قرآن کے آسمانی کتاب ہونیکے دلائل

پہلی دلیل - خود رسول اللہ کی صدیقانہ زندگی جسکو کفار اور مشرکین اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰ
ىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝

کہدے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں قرآن پڑھ کر تمکو نہ سناتا اور نہ
اللہ اس سے تمکو آگاہ کرتا۔ اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے اندر
گزار چکا ہوں (کبھی وحی کا نام بھی نہیں لیا تھا) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ
يَأْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ
فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

کیا انھوں نے کلام میں غور نہیں کیا۔ یا انکے پاس وہ بات آئی ہے
جو انکے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی۔ یا ان لوگوں نے
اپنے رسول کو نہیں پہچانا کہ اس کا انکار کرنے لگے۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۝

جھوٹ تو بس وہی لوگ گھڑا کرتے ہیں جو اللہ کی
آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

کہدے کہ جو لوگ اللہ کے اوپر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب
نہیں ہوں گے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ علماء بنی اسرائیل جو کتب آسمانی کا علم رکھتے ہیں قرآن کو برحق سمجھتے ہیں

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ
لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

سو اگر تجھے اس میں شک ہے جو ہم نے تجھ پر اُتارا
ہے تو تو اُن لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے سے کتاب پڑھتے
ہیں بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے۔ تو شبہ

فہم قرآن میں اپنی بصیرت سے کام لینا چاہیئے [۱]

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ﴿۱﴾

ہمنے تیرے اوپر حق کے ساتھ کتاب اُتاری ہو تاکہ اللہ جو کچھ تجھ کو سمجھائے اُسکے مطابق لوگوں کے درمیان تو فیصلہ کرے۔

قرآن سے کون لوگ محروم رکھے جاتے ہیں

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ﴿۲﴾

میں اُن لوگوں کو اپنی آیتوں سے دُور رکھونگا جو روے زمین میں ناحق بڑے بنتے ہیں۔

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿۳﴾

اور جب تو قرآن پڑھنے لگتا ہو تو ہم تیرے اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ایک مخفی پردہ ڈالدیتے ہیں

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ﴿۴﴾

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہی جسکو اللہ کی آیتیں یاد دلائی گئیں اور اس نے اپنا مونھ موڑ لیا اور اپنے ہاتھوں کے کرتوت کو بھلا دیا ہمنے انکے دلوں پر غلاف چڑھا دیے ہیں کہ سمجھ نہ سکیں اور اُن کے کانوں میں گرانی (کہ سن نہ سکیں)

وارثین قرآن

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ﴿۵﴾

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو برگزیدہ کیا اُنمیں سے کچھ تو گنہگار ہیں اور کچھ درمیانی اور کچھ اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں آگے بڑھے ہوئے ہیں

---

[۱] قرآن بصیرت کے لیے ایسا ہی نور ہی جیسا بصارت کے لئے آفتاب۔ اس لیے جس طرح آفتاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھنا اندھا پن ہی اسی طرح قرآن کو اپنی عقل سے نہ سمجھنا بے بصری ہی۔ اس کا مطلب ہرگز نہیں ہو کہ آیات کو توڑ موڑ کر اپنی رائے کے مطابق بنایا جائے۔ کیونکہ یہ الحاد ہی جس پر سخت وعید ہی

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿۶﴾

جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں کیا جو دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہی یا جو قیامت کے دن بے خوف ہو کر آئے۔؟

چوتھی دلیل۔ یہ ہے کہ قرآن نے اپنی بعض خبروں کے متعلق دعویٰ کیا کہ وہ غیب سے القا کی گئی ہیں جن کو نہ رسول اللہ جانتے ہیں نہ ان کی قوم۔ اور کوئی اُس کی تردید نہ کرسکا۔

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا ۱۱ — یہ غیب کی خبریں جو تیری طرف ہم وحی کررہے ہیں اس سے پہلے نہ تو اس کو جانتا تھا نہ تیری قوم۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۱۲ — یہ غیب کی خبریں جو تجھے ہم وحی کررہے ہیں ورنہ یوسف کے بھائی جب چھپی تدبیر کررہے تھے اور انھوں نے اپنے معاملہ کو طے کرلیا تھا

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۲۸ — اور نہ تو (طور) کے مغربی جانب موجود تھا جب ہم نے موسیٰ کو نبوت سپرد کی اور نہ تو چشمدید گواہ تھا۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۳ — یہ غیب کی خبریں جو ہم تجھے وحی کررہے ہیں تو اُنکے پاس تو تھا نہیں جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریم کا کفیل ہو۔

پانچویں دلیل۔ یہ ہے کہ قرآن میں بعض بعض پیشین گوئیاں کی گئیں جو لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ۴۸ — تم ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوگے انشاء اللہ۔

اس بشارت کے دوسرے سال اہل اسلام کعبہ میں داخل ہوگئے۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۵ — اور اللہ انسانوں سے تجھے بچائے رکھیگا۔

باوجود ہزاروں جانی دشمنوں کے جو قتل کی کوشش میں بھی تھے رسول اللہ محفوظ رہے۔

غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۳۰ — قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب ہوگئے اور مغلوب ہونے کے چند سال بعد وہ غالب آجائیں گے۔

حالات اسقدر خلاف تھے کہ اس کو کوئی باور نہ کرتا تھا مگر ہوا وہی جو قرآن نے کہا تھا اور چند ہی سال میں ہوا

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ — کہدے کہ اگر دار آخرت اللہ کے یہاں صرف تمہارے ہی لیئے ہے

[illegible]

الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾	کرنے والوں میں سے نہ ہو۔
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ	اور وہ لوگ جنکو ہم نے کتاب دی ہی جانتے ہیں کہ قرآن
اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ	حق کے ساتھ تیرے رب کی طرف سے اترا ہے
الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	تو شبہ کرنے والوں میں۔ نہ ہو۔

تیسری دلیل یہ ہی کہ انسانوں کو قدرت نہیں کہ قرآن جیسا کلام بنا سکیں۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا	اور اگر تم اس چیز کی طرف سے شک میں ہو جو ہمنے اپنے
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ	بندے پر اتاری ہی۔ اگر سچے ہو تو اس جیسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ	کے سوا اپنے حمایتیوں کو بھی بلا لو سو اگر تم نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکوگے
تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا	تو اس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (اور وہ)
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾	کافروں کے لیے تیار رکی گئی ہی۔

کفار کا دعوی تھا کہ ہم اگر چاہیں تو اس کے مثل بنا سکتے ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا	اور جب ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے
لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ	ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو اس طرح کا کہدیں۔ اور یہ تو
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾	نہیں ہیں مگر اگلوں کے افسانے۔

لیکن جب قرآن نے ان کو مقابلہ کی دعوت دی تو وہ نہ بنا سکے اور عاجز رہے۔ قرآن نے صاف صاف اعلان کر دیا۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ	کہدے کہ اگر جن و انس اس بات پر متفق ہو جائیں کہ قرآن
عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	کی طرح کا کلام بنائیں تو بھی ویسا نہیں بنا سکتے اگرچہ ایک
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾	دوسرے کے مددگار کیوں نہ ہوں۔

الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۶	جانتا ہی کہدو کہ اِسکو اُسنے اُتارا ہی جو آسمان اور زمین کے راز سے واقف ہے۔
وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ	اور اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتا تھا نہ اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا
لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۴۸	ایسا ہوتا تو یہ جھٹلانے والے شبہ کرسکتے۔
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا	اور جب ہماری کھلی آیتیں اُن کو سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے
مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ	ہیں کہ یہ تو بس ایسا آدمی ہی کہ جو کچھ تمہارے باپ دادا پوجتے تھے
یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى	اُس سے تمکو روکنا چاہتا ہی اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس ایک گھڑا
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ	ہوا جھوٹ ہی اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو انھوں نے کہا
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۴۳ وَمَآ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ	کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہی۔ حالانکہ ہمنے نہ اُن کو کتابیں دی تھیں کہ اُن کو
یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ۴۴	پڑھتے ہوں اور تجھسے پہلے ان کے پاس کوئی رسول ہی بھیجا تھا۔
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ	ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کو تو بس ایک انسان
بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا	سکھلاتا ہی۔ تو اُس شخص کی زبان جس کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں
لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ۱۰۳	عجمی ہی اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان ہی۔
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ	اور انھوں نے کہا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے
مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۳۱ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ	آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔ کیا یہی لوگ تیرے رب کی رحمت
رَبِّكَ ۳۲	کو تقسیم کرتے ہیں؟
وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۶۶	اور اُس کو تیری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ حق ہی۔
وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی	اور رسول نے کہا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس
اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۳۰	قرآن کو ہذیان سمجھ رکھا ہی۔

خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۝

اور لوگوں کے لیے نہیں ہے تو اگر تم سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو۔ اور وہ ہرگز مرنے کی آرزو نہ کریں گے۔

یہود کے لیے آسان تھا کہ اپنی موت کی تمنا کر کے اس کی تکذیب کر دیتے۔ لیکن جیسا کہ قرآن نے کہا تھا وہ نہیں آمادہ ہو سکے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۝

بجز اللہ کے پیمان اور انسانوں کے عہد کے جہاں وہ پائے جائیں گے ان کے اوپر ذلت سوار ہو گی وہ اللہ کے غضب میں پڑ گئے۔ اور کمزوری اُن کے اوپر لازم کر دی گئی۔

کیا اُسوقت سے آج تک یہود کو زمین کے ایک چپہ پر بھی سلطنت نصیب ہوئی؟

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ ۝

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کیے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو روئے زمین کا بادشاہ بنا دیگا۔

چنانچہ جو لوگ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے انہیں کو پہلے خلافت نصیب ہوئی۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۝

تیرے رب کی کتاب جو تجھ پر وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کر کوئی اُس کے الفاظ کو بدلنے والا نہیں

آجتک باوجود ملحدوں اور بد دینوں کی کثرت کے کوئی اُسکا ایک نقطہ بھی بدل سکا؟

کفار کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِىَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ

اور کافروں نے کہا کہ یہ تو نرا جھوٹ ہے جسکو اسنے گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اسکی مدد کی ہے یہ لوگ ایسا کہکر ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہو۔ اور انھوں نے کہا کہ اگلوں کے قصے ہیں جن کو اس نے لکھوا لیا ہے اور وہی صبح اور شام اُس کے ہاں پڑھے

معاد

اِتباعِ قرآن

وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ ۙ۶ اور یہ کتاب جسکو ہم نے اتارا ہی مبارک ہی اس کی پیروی کرو۔

بجز قرآن کے اور کسی کی اتباع جائز نہیں۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۳ اسی کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہی اور اُسکے سوا اولیا کی پیروی نہ کرو۔

رسول اللہ کو بھی اسی کی پیروی کا حکم تھا۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۶ جو وحی تیرے رب کی طرف سے تجھپر اتری ہی اسی کی پیروی کر۔

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۹ کہدے کہ میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھپر وحی آتی ہی۔

قرآن اتار کر اللہ نے اپنے دین کو جو شروع سے چلا آتا تھا مکمل کر دیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۳ آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا۔

اس لئے دین کا کامل اور مکمل مجموعہ جس میں کوئی شائبہ آمیزش کا نہیں ہے صرف قرآن ہی۔

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ — مدت آجاتی ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتی ہیں نہ آگے

قوموں کے لیے بھی موت کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ — کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا کہ اُن سے پہلے کتنی نسلوں کو ہم نے

اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ — ہلاک کر ڈالا ہے کہ وہ اُن کی طرف پلٹ کر نہیں آتے ہیں اور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ — سب کے سب ہمارے پاس حاضر رکھے گئے ہیں۔

انسان کے لیے دو موت اور دو زندگی

رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ ۝ — اے ہمارے رب! تو نے ہمکو دو بار موت دی اور دو بار زندہ کیا۔

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ — تم مرے تھے اُس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو موت دیگا۔

يُحْيِيْكُمْ ۝ — پھر زندہ کریگا۔

پیدائش سے پہلے کی حالت موت سے تعبیر کی گئی ہے جس کے بعد یہ دنیاوی زندگی ملی ہے۔ پھر موت آئیگی جس کے بعد دوسری زندگی ملیگی۔ یہ دوسری زندگی کس دن ملیگی؟

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ — جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹینگے جس طرح خط کا صحیفہ لپیٹا جاتا

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۝ — ہے تو جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اُسی طرح دوسری بار پیدا کرینگے

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا — کہدے کہ تم مرنے کے بعد پتھر یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال

مِّمَّا يَكْبُرُ فِىْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا — میں بڑی ہو بنجاؤ۔ پھر وہ پوچھیں گے کہ کون ہمکو دوبارہ پیدا کریگا۔

قُلِ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ — جواب دے کہ وہی جس نے تمکو پہلی بار پیدا کیا ہے۔ پھر وہ تیری طرف

اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى — سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ وہ کب؟ کہدے کہ عجب نہیں کہ قریب

اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ — ہو۔ جسدن وہ تمکو پکاریگا اور تم اُس کی حمد کرتے ہوئے جواب دوگے

بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ — اور خیال کروگے کہ بہت تھوڑے عرصہ رہے۔

معاد

موت

موت سلبی چیز نہیں ہی۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۶۷/۲

اُسنے موت کو پیدا کیا اور زندگی کو کہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں سے اچھے کام کرتا ہی۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۵۰/۱۹

اور موت کی بیہوشی حقیقتاً آگئی۔ یہی ہی جس سی تو کتراتا تھا۔

جان فرشتے نکالتے ہیں۔

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا ۶/۶۱

اور اللہ تمہارے اوپر نگہبان بھیجتا ہی یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہی تو وہی ہمارے بھیجے ہوئے اُسکی جان نکالتے ہیں

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ۳۲/۱۱

کہدے کہ ملک الموت جو تم پر مقرر ہی تمہاری جانوں کو قبض کرتا ہی۔

موت کے بعد اللہ کی طرف جاتا ہی دنیا میں واپسی نہیں ہی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۲۹/۵۷

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہی پھر تم ہماری طرف لوٹا کر لائے جاؤگے۔

حَتّٰى اِذَا جَاءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۲۳/۱۰۰

یہانتک کہ جب اُنہیں سی کسی کی موت آتی ہی تو کہتا ہی کہ اے میرے رب مجھے دنیا میں واپس کردے تاکہ جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں اُسمیں اچھے کام کروں ہرگز نہیں

اقوام کے لیے بھی موت ہی۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا

اور ہر قوم کے لیے ایک مدت مقرر ہے جب اُنکی

مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ	چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں، اگر تم ان کو پکاروگے تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے، اور جو سنتے بھی تو جواب نہ دیتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کردیں گے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ	وہ لوگ جن کو اللہ کے سوا تم پکارتے ہو تمہارے ہی جیسے بندے ہیں، اُن کو پکارو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری فریاد کو پہنچیں کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟
اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝	جواب تو وہی دیتے ہیں جو سنتے ہیں، اور مردے سو اللہ اُن کو اُٹھائے گا اور وہ اسی کی طرف پلٹائے جائیں گے۔
فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ۝	تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔
وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝	اور تو اُن کو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں۔

مردے غافل ہیں اُن کو کسی بات کی خبر نہیں۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝	اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارتا ہے جو قیامت کے دن تک بھی اُن کو جواب نہیں دینے کے۔ اور وہ اُن کی پکار سے بے خبر ہیں، اور جب لوگ اُٹھائے جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہوجائیں گے اور اُن کی پرستش سے انکار کردیں گے۔
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ	اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے تو مشرکوں

وہ دن جس میں کفار خیال کریں گے کہ بہت تھوڑے عرصہ رہے حشر کا دن ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ۱۰/۴۵ — اور جس دن اللہ اُن کو اُٹھائیگا وہ خیال کرینگے کہ ہم نہیں رہے مگر دن کی ایک گھڑی۔

اس لیے متعین ہو گیا کہ دوسری زندگی حشر کے دن ہوگی نہ کہ قبر میں۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۲۳/۱۶ — پھر تم اس کے بعد مرنے والے ہو اور پھر تم قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے۔

عالم برزخ

برزخ فارسی لفظ پردہ ہے جس کے معنی آڑ کے ہیں۔

حَتّٰىٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّيٓ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۲۳/۱۰۰ — یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو واپس بھیجدے تاکہ جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں اُس میں اچھے کام کروں۔ ہرگز نہیں یہ تو ایک بات ہے جس کو وہ کہیگا۔ اور اُنکے آگے جسدن تک وہ اُٹھائے جائینگے برزخ ہے۔

عالم برزخ عالم ممات ہے جس میں کسی قسم کا شعور اور احساس نہیں۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ۱۶/۲۰ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ وَّمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۱۶/۲۱ — اور جن کو وہ اللہ کے ماسوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں۔ اور اِتنی بھی خبر نہیں رکھتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔[۱]

مُردے سُنتے نہیں ہیں

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ مَا يَمْلِكُونَ — اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گُٹھلی کے

۱؎ بالعموم مشرکین اُنھیں کو پوجتے ہیں جو بڑے درجہ کے لوگ ہوتے ہیں مثلاً انبیا اور اولیا وغیرہ۔ انھیں کی بابت کہا گیا ہے کہ وہ بھی تمہاری طرح مخلوق ہیں اور مرجانے کے بعد اُن کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

کے لیے بھیجے گئے تھے۔ بستی والوں نے ان کو جھٹلایا اور سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔ یہ سُنکر اسی بستی کے ایک شخص نے جو حق پسند تھا رسولوں کی حمایت میں تقریر کرنی شروع کی، اور کہا کہ ان کی سچائی تو اسی سے ظاہر ہو کہ تم سے کسی اجر کے طالب نہیں ہیں، اس لیے ان کی بات مانو۔ ساتھ ہی اُسنے اپنے ایمان کا بھی اعلان کیا۔

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ — میں بیشک تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں تم سُن رکھو۔

اُس کی قوم نے یہ سُنتے ہی اُس کو قتل کر ڈالا۔ اللہ فرماتا ہے۔

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

اس سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو۔ بولا کہ کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھ کو بخش دیا اور نوازے ہوئے لوگوں میں شامل کیا اور ہم نے اس کے بعد اُس کی قوم پر آسمان سے کوئی فوج نہیں اُتاری اور نہ ہم اُتارا کرتے ہیں۔ وہ تو بس ایک چیخ ہوئی اور سب کے سب ٹھنڈے ہو گئے۔

شہیدوں کو مردہ کہنے کی بھی ممانعت ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں اُن کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم کو پتہ نہیں ہے۔

موت اور قیامت میں فصل زمانی نہیں ہے

زمانہ ایک اعتباری شے ہے، مردوں کے لیئے نہ احساس ہے نہ زمانہ۔ اس لئے موت اور قیامت کی سرحدیں بالکل ملی ہوئی ہیں جو مرا گویا اُس کی قیامت آگئی۔ چنانچہ کافر جب قبروں سے اُٹھائے جائیں گے گھبرا کر کہنے لگیں گے۔

یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﴿۵۲﴾ — ہائے ہماری کمبختی! کس نے ہم کو ہماری خوابگاہ سے اٹھا دیا؟

ؔ۵ جنت کے لفظ سے "عِنْدَ رَبِّهِمْ" کی تفسیر ہو جاتی ہے جو آیت ۱۶۹ میں ہے

أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ

سے کہیں گے کہ تم اور جن کو تم نے ہمارا شریک بنایا ہی اپنی اپنی جگہوں پر ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم اُن کے تعلق کو توڑ دیں گے اور انکے شرکا کہیں گے کہ تم ہمکو نہیں پوجتے تھے، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہی کہ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بیخبر تھے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

(عیسیٰ نے جواب دیا) کہ میں نے ان سے نہیں کہا مگر وہی جس کا تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ تم اللہ کو پوجو جو میرا رب ہی اور تمہارا رب ہی اور میں اُن کے اوپر گواہ تھا جب تک کہ اُن میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو خود اُن کے اوپر نگراں تھا اور تو ہر شئی پر نگراں ہی۔

حیات شہدا (مقتولین فی سبیل اللہ)

شہیدوں کو جان نکلنے کے ساتھ ہی حیات اخروی ملجاتی ہی اور وہ برزخ میں نہیں رکھے جاتے۔ بلکہ اپنے رب کی حضوری (عند ربہم) میں رہتے ہیں جہاں اُن کو روزی ملتی ہی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مقتول ہوئے انکو مردہ ہرگز نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں

یہ حضوری شہیدوں کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں[له]

ایک شہید کا واقعہ

سورۂ یٰسین کے دوسرے رکوع میں اللہ نے ان رسولوں کا قصہ بیان فرمایا ہی جو ایک بستی میں ہدایت

[له] یہ حقیقت نہایت غور کے قابل ہی کہ انتقال کے بعد شہدا کی حیات کی قرآن تصریح کرتا ہی کہ وہ زندہ ہیں مردہ نہیں ہیں مگر انبیاء کرام کی حیات برزخیہ کے متعلق جن کا درجہ شہدا سے کہیں اعلیٰ و افضل ہی بالکل خاموش ہی، بلکہ سب سے بڑے نبی کے متعلق یہ ہی۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ — بیشک تو بھی مرنیوالا ہی اور یہ (کفار) بھی مرنیوالے ہیں پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کی حضوری

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ — جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۳۲ — انسے کہتے ہیں کہ سلامتی ہو تمہارے اوپر تم جنت میں داخل ہو اپنے کاموں کے عوض میں

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۔ اَلنَّارُ — اور آل فرعون کو برے عذاب آگ نے گھیر لیا جس پر وہ صبح اور شام

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ — پیش کیے جاتے ہیں اور قیامت کے دن کہا جائیگا کہ آل فرعون کو

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۴۶ — سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ — اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم موت کی بیہوشی میں ہوتے ہیں اور

وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ — فرشتے اپنی ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو آج کے دن

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ — تم کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا اس لئے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولتے تھے اور

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۹۳ وَلَقَدْ — اس کی آیتوں سے اکڑتے تھے۔ اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا کہ

جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا — ہم نے تمکو پہلی بار پیدا کیا تھا، اور جو کچھ ہم نے تمکو دیا تھا اس کو پیٹھ

خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ — پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنکی

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۹۴ — نسبت تمہارا زعم تھا کہ وہ تمہارے امور میں ہمارے شریک ہیں۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) (۱) انسان کے لیے دو ہی زندگی ہیں اور دو ہی موت۔ پہلی زندگی یہ دنیاوی زندگی ہے اور دوسری زندگی حشر کے دن ملیگی۔ قبر میں کوئی زندگی نہیں ہے

(۲) عالم برزخ عالم ممات ہے جس میں نہ کسی قسم کا شعور ہے نہ احساس حیات کا کوئی شائبہ۔

(۳) مردوں کو چونکہ احساس نہیں ہے اس لیے اُن کے اوپر زمانہ بھی نہیں گزرتا۔ ان کی موت کا دن ہی گویا اُن کے لیے قیامت کا دن ہے۔

اس لیے بعض لوگ عذاب و ثواب قبر کے قائل نہیں ہیں۔ آیات جو اسکے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں اُن کے نزدیک عذاب و ثواب آخرۃ سے متعلق ہیں نہ کہ برزخ سے چنانچہ پہلی آیت ۳۲ میں خود دار آخرۃ کی تصریح موجود ہے۔

ولدار الاخرة خير ولنعم دار المتقين ۳۰ جنٰت عدن — اور بیشک آخرۃ کا گھر بہتر ہے اور کیا اچھا گھر ہے پرہیزگاروں کا۔ رہنے کے باغات

يدخلونها تجري من تحتها الانهار لهم فيها ما يشاءون كذلك — میں داخل ہوں گے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں انہیں جو کچھ وہ چاہیں گے انکے لیے ہے

يجزي الله المتقين ۳۱ الذين تتوفهم الملٰئكة طيبين يقولون — اسی طرح اللہ پرہیزگاروں کو بدلہ دیگا جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں

سلٰم عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ۳۲ — جب کہ وہ پاک ہوتے ہیں اور کہتے ہیں سلامتی ہو تم پر اپنے اعمال کے بدلہ میں جنت میں داخل ہو

یعنی وہ ابھی تک اپنے آپ کو اپنی خوابگاہ ہی میں سمجھ رہے ہیں جہاں مرض الموت میں موت کی نیند سوئے تھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً — اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا وہ خیال کریں گے کہ دن

مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۴۵/۱۰ — کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے آپس میں پہچانتے ہوں گے

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا — جس دن دیکھ لیں گے اس (قیامت) کو جس کا ان سے وعدہ

إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۳۵/۴۶ — کیا جاتا ہے تو انکو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ نہیں رہے مگر دن کی ایک گھڑی

مجرم بھی یہی کہیں گے اور قسم کھا کر کہیں گے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا — اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن مجرم قسم کھائیں گے

لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۵۵/۳۰ — کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح وہ گمراہ کیے جاتے

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ — تھے۔ اور وہ لوگ جن کو علم اور ایمان دیا گیا ہے کہیں گے کہ

فِي كِتَابِ اللَّهِ[۵۱] إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ — تم اللہ کے نوشتہ میں رہے قیامت کے دن تک سو یہ قیامت

وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۵۶/۳۰ — کا دن ہے مگر تم نہیں جانتے تھے۔

عذاب و ثواب برزخ

جمہور مسلمان عذاب و ثواب برزخ کے قائل ہیں اور حدیثوں کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات سے اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں[۵۲]

---

۵۱ "لبث فی کتاب اللہ" سے مراد عالم برزخ کی مدت ہے جس کی بابت دن کی ایک گھڑی سے زیادہ لوگ گمان نہ کریں گے اور "لبث فی الارض" سے مراد حیات دنیا کی مدت ہے اس کا بھی قیامت کے دن سوال ہوگا۔ اس کو کوئی ایک دن کہیگا اور کوئی اس سے بھی کم اور کوئی دس دن خیال کرے گا۔

قال کم لبثتم فی الارض عدد سنین ۱۱۲/۲۳ قالوا لبثنا یوما او بعض یوم ۱۱۳/۲۳ — اللہ پوچھیگا کہ زمین میں کتنے سال تم رہے۔ لوگ کہیں گے کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔

یتخافتون بینھم ان لبثتم الا عشرا ۱۰۳/۲۰ نحن اعلم بما یقولون اذ یقول امثلھم طریقۃ ان لبثتم الا یوما ۱۰۴/۲۰ — وہ آپس میں چپکے چپکے کہینگے کہ تم نہیں رہے مگر دس دن۔ ہم بہتر جانتے ہیں جو وہ کہینگے جبکہ ان میں جو سب سے زیادہ صحیح راہ پر ہوگا وہ کہیگا کہ تم نہیں رہے مگر ایک دن

۵۲ چونکہ اس سے پہلے قرآنی آیات سے تین باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ (برصفحہ آئندہ)

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ﴿۴۲﴾

اللہ جانوں کو موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جسکی موت نہیں آئی ہے اسکو نیند میں سو جسکے اوپر موت کا فیصلہ کر چکا ہے اسکو روک لیتا ہے اور دوسری کو ایک مدت معینہ تک کیلئے چھوڑ دیتا ہے

یہی ایک آیت ہے جس سے بقائے روح ثابت کی گئی ہے۔ لیکن ابھی ایک اہم سوال باقی ہے کہ کیا نفس اور روح دونوں ایک ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ارواح عالم امر سے ہیں جن کے متعلق زیادہ علم نہیں دیا گیا ہے۔ قرآن میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد انکا علم اللہ کے نوشتہ میں ہے۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُہَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ ﴿۵۲﴾

فرعون نے کہا کہ اگلی نسلوں کا کیا حال ہے۔ موسیٰ نے کہا کہ انکا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے۔

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ﴿۵۶﴾

تم اللہ کے نوشتہ میں ہو قیامت تک۔

گنہگاروں کا اندراج سجین میں اور نیکوکاروں کا اندراج علیین میں ہوتا ہے۔

کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ ﴿۸﴾ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾

سنو! بدکاروں کا اندراج سجین میں ہے اور تم کیا سمجھے کہ سجین کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب۔

کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ یَّشْہَدُہُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

سنو! نیکوکاروں کا اندراج علیین میں ہے۔ اور تم کیا سمجھے کہ علیین کیا ہے۔ ایک لکھی ہوئی کتاب جس پر مقرب فرشتے تعینات ہیں۔

علامات ساعت

پہلی بار جب صور پھونکا جائیگا تو دنیا کے سارے جاندار مر جائینگے۔ پھر جب دوبارہ پھونکا جائیگا تو کل مردے اٹھ کھڑے ہونگے۔ ان دونوں میں فرق کرنے کے لیے نفخ صور اول کا نام ساعت اور دوم کا قیامت رکھ لیا گیا ہے۔

بقاء روح بعد از موت

خود مرنے والوں کے لئے برزخ اگرچہ غیر زمانی ہے لیکن زندوں کے نزدیک تو وہ ایک زمانہ دراز تک ہے، کیا اس زمانہ میں روح باقی رہتی ہے۔

وَلَوْ تَرٰىٓ اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ — اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم موت کے سکرات میں ہوتے ہیں اور

بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۹۳؁ — فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ اپنی جانیں نکال دو۔

جان ایک شی ہے جو نکالی جاتی ہے۔ اور پھر حشر کے دن جسم میں ڈالی جائے گی۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۸؁ — اور جب جانوں کا (جسموں سے) جوڑا ملایا جائے گا۔

لیکن اس کے بقاء کی کیفیت اور تفصیل ابتک قرآن سے سمجھ میں نہیں آسکی ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) سورۂ زمر میں قیامت کے دن کے فیصلہ کے بعد پرہیزگاروں کے اسی ثواب کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى — اور وہ جو اپنے رب سے ڈرتے تھے جنت کیطرف گروہ در گروہ لائے جائینگے یہاں تک

اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ — کہ جب اس کے پاس پہنچینگے تو اسکے دروازے کھول دیے جائینگے اور جنت کے پاسبان

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۳۹؁ — انسے کہیں گے کہ تمہارے اوپر سلامتی ہو تم پاک ہوئے اس میں جاکر سدا رہو۔

اسی طرح دوسری آیت ۴۶ بھی عالم اخروی کے عذاب کے متعلق ہے کیونکہ کفار جن میں آل فرعون بھی ہیں ان کی پیشی آگ پر قیامت ہی میں ہوگی۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ — اور جس دن کفار آگ پر پیش کیے جائینگے (انسے کہا جائیگا) کہ تم اپنی لذتیں

فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا ۴۶؁ — اپنی دنیاوی زندگی میں اٹھا چکے۔

سورۂ ہود میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ آل فرعون قیامت ہی کے دن آگ میں داخل ہوں گے۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۱۱؁ — فرعون اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا قیامت کے دن اور ان کو آگ میں اتاریگا۔

تیسری آیت ۹۳؁ کے الیوم کے لفظ سے نکالا گیا ہے کہ آج یعنی موت کے دن تمکو سزا ملے گی مگر جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ برزخ غیر زمانی ہے اور موت اور قیامت میں فصل نہیں ہے تو یہ الیوم بعینہٖ قیامت کا دن ہی ہے چنانچہ خود اسی آیت میں "اَوَّلَ مَرَّةٍ" کا لفظ ظاہر کر دیتا ہے کہ یہ پیشی دوسری زندگی میں ہوگی علاوہ بریں دوسری آیت جس میں انہیں ظالموں کی اسی سزا کا ذکر ہے اس میں قیامت کی تصریح ہے۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ — پھر اللہ ان کو قیامت کے دن رسوا کرے گا اور پوچھیگا کہ میرے وہ شرکاء

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ — کہاں ہیں جنکے بارے میں تم مخالفت کرتے تھے جن کو علم دیا گیا ہے وہ کہیں گے

الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ — کہ آج کے دن رسوائی اور برائی ان کافروں پر ہے جن کی جانیں فرشتوں نے

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۱۶؁ — اس حالت میں قبض کی ہیں جبکہ وہ ان پر ظلم کر رہے تھے۔

دابہ کا خروج۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿۸۲﴾

اور جب اللہ کی بات اُنپر پوری ہونے کو ہوگی تو ہم زمین سے اُنکے لیے ایک جاندار نکالیں گے جو اُنسے بولیگا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

شق قمر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾

قیامت قریب آئی اور چاند پھٹا۔

ساعت

ساعت کے وقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ﴿۱۸۷﴾

کہدے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کو ہی۔ اُس کو اُسکے مقررہ وقت پر وہی ظاہر کریگا۔

ساعت کے مخفی رکھنے کی غرض۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿۱۵﴾

ساعت ضرور آنیوالی ہی اور میں اُس کو پوشیدہ رکھنے کو ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔

ساعت قریب ہی۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿۱۷﴾

اور تجھے کیا خبر۔ شاید ساعت قریب ہو۔

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۞ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۞ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۞ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ﴿۷﴾

اُسکے حکم سے فرشتے اور روح[1] اُس کی طرف ایک دن میں چڑھیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی تم اچھی طرح صبر کرو۔ یہ لوگ اسکو دُور دیکھ رہی ہیں اور ہم اُسکو قریب دیکھ رہی ہیں

---

[1] عروج ملائکہ و روح سے حیات کا انجام کار مراد ہی جسکو لیکر آغاز میں انکا نزول ہوا تھا۔ یعنی قیام دنیا کی مدت پچاس ہزار سال ہی۔ یوم الحساب کی مدت

قرآن کے نزول کے زمانہ تک ساعت کی کچھ نشانیاں آچکی تھیں۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ؕ

تو کیا یہ لوگ بس ساعت ہی کے منتظر ہیں کہ اچانک اُنپر آجائے سو اُس کی نشانیاں تو آچکی ہیں۔

یاجوج وماجوج کا خروج

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

یہاں تک کہ یاجوج وماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے اُترنے لگیں اور سچا وعدہ قریب آجائے تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں پتھرا جائینگی کہ ہائے ہماری کم بختی اس سے ہم غافل تھے۔ نہیں بلکہ ہمارا ہی قصور ہی۔

ہر بستی کی تباہی

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

اور کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اُسکو ہلاک کردیں گے یا سخت عذاب دیں گے یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ۝

اور حقیقت یہ ہی کہ وہ ساعت کی نشانی ہی۔

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاۢ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝

اور عیسیٰ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُسکو اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہی اور کوئی اہل کتاب نہیں مگر کہ اُسکے مرنے سے پہلے اُسپر ضرور ایمان لائیگا اور وہ قیامت کے دن اُنپر گواہ ہوگا۔

آسمان اور زمین میں انقلاب برپا ہوجائیگا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ

جب صور میں ایک بار پھونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر (ٹکراکر) ایک بارگی ریزہ ریزہ کردیے جائیں گے تو اُس دن واقعہ وقوع پذیر ہوگا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ

جب آسمان پھٹ جائے اور جب ستارے جھڑ پڑیں۔

وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ

جب آفتاب سیاہ ہوجائے اور جب ستارے تاریک ہوجائیں اور جب پہاڑ چلادیے جائیں اور جب دس مہینہ کی گابھن اونٹنیاں چھٹی چھٹی پھریں اور جب وحشی جانور اکھٹے ہوجائیں اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں۔

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

جس دن کہ لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوجائیں گے اور پہاڑ دُھنے ہوئے اُون کی طرح۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا

اور لوگ تجھ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدے کہ میرا رب اُنکو دھول کردیگا اور اُنکو ہموار میدان کرکے چھوڑ دیگا جسمیں تو کہیں نہ بلندی دیکھیگا نہ پستی۔

عالمِ اُخروی کی تخلیق

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ

جسدن کہ ہم آسمان کو اسطرح لپیٹینگے جیسے خط کا صحیفہ تو جسطرح ہمنے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ پیدا کریں گے۔

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ساری زمین قیامت کے دن اُسکی مٹھی میں ہوگی

ساعت کا حکم

وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۝

اور ساعت کا حکم ایسا ہی جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب تر۔

ساعة اچانک آجائیگی

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

بلکہ ساعت انکے اوپر اچانک آجائیگی اور وہ اُس کو لوٹا نہ سکیں گے۔ اور نہ اُن کو مہلت دیجائیگی۔

ایک شور ہوگا اور ساعت آجائیگی۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

یہ لوگ تو بس ایک چیخ کے منتظر ہیں جو انپر آجائیگی جبکہ یہ آپس میں جھگڑ رہے ہونگے۔ سو نہ تو کوئی وصیت ہی کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں لوٹ کر جاسکیں گے۔

ساعت بہت خوفناک ہی اور اُس کا زلزلہ نہایت سخت ہی۔

وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝

ساعت بڑی خوفناک اور پر خطر ہی

ثَقُلَتْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝

ساعت آسمانوں اور زمین میں گراں ہی۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝

لوگو! اپنے رب سے ڈرو ساعت کا زلزلہ بھاری مصیبت ہی جس دن تم اُس کو دیکھوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائیگی اور حمل والیوں کے حمل گر پڑینگے اور تو دیکھیگا لوگوں کو مدہوش حالانکہ وہ مدہوش نہ ہونگے۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) پچاس ہزار سال نہیں ہی جیسا گمان کیا جاتا ہی کیونکہ وہ تو بہت جلد طی ہو جائیگا اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہی۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ — ہم نے انکو پیدا کیا ہے اور ہم نے ہی اُنکے جوڑ مضبوط کیے ہیں اور ہم جب چاہینگے اُنکی صفتوں کو بالکل بدل دینگے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ — ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کو مقدر کیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری صفتیں بدل دیں اور ایک ایسی ہستی میں جس کو تم نہیں جانتے تمکو پیدا کردیں۔

مردے جھنڈ کے جھنڈ میدان حشر میں آئیں گے

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ — جس دن صور پھونکا جائیگا وہ جھنڈ کے جھنڈ آئیں گے۔

لیکن مال و اولاد و اعوان و انصار کسی کے ساتھ نہ ہوں گے۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝ — اور ان میں سے ہر ایک اللہ کے پاس اکیلا آئیگا۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۝ — اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا کہ تم کو ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہمنے تم کو بخشا تھا وہ پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے اور تمہارے ساتھ ہم تمہارے اُن سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنکے بارے میں تمکو زعم تھا کہ تمہارے معاملہ میں ہمارے شریک ہیں۔

پیشی

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ — اُسدن تم پیش کیے جاؤگے تمہاری کوئی بات چھپی نہ رہیگی۔

پیشی میں لانے والا اور گواہ

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ — اور ہر شخص آئیگا اُسکے ساتھ ایک لانیوالا ہوگا اور ایک گواہ۔

ہاتھ پاؤں اور کھال کی گواہی۔

(بقیہ نوٹ صفحہ قبل) وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۝ — اور اعراف کے اوپر کچھ لوگ ہونگے جو سب کو اُن کی علامتوں سے پہچانتے ہونگے۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ ۝ — گنہگار اپنی علامتوں سے پہچانے جائیں گے۔

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ

اور آسمان لپٹے ہوئے اُسکے داہنے ہاتھ میں۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

جسدن کہ زمین بدلکر دوسری زمین بنا دی جائیگی اور آسمان (دوسرے آسمان) اور لوگ بردست اکیلے اللہ کے سامنے حاضر ہونگے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ࣙالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ

جسدن آسمان پھٹکر بدلی نمایاں ہوگی اور فرشتے اتارے جائینگے اُس دن سلطنت خالص اللہ ہی کی ہوگی۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ

اور آسمان پھٹ جائیگا اور اُس دن وہ کمزور ہوگا اور اُس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور اُسدن تیرے پروردگار کے عرش کو آٹھ اٹھانیوالے اُٹھائینگے۔[1]

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

جس دن کہ روح اور فرشتے صف بصف کھڑے ہونگے کوئی بول نہ سکیگا مگر وہی جس کو اللہ اجازت دیگا اور وہ بات بھی معقول کہے۔

قیامت

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ

پھر صور دوبارہ پھونکا جائیگا اور ایک دم وہ (قبروں سے نکلکر) کھڑے ہوے دیکھنے لگیں گے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ

صرف ایک چیخ ہوگی اور ایک دم وہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر کردیئے جائینگے۔

تبدیل امثال[2]

---

[1] عرش کا مفہوم حکومت ہے۔ اسدن اسی الرحمن کے جو عرش پر مستوی ہے کسی کی حکومت ہوگی اور ساتوں آسمان و زمین اُسی کے امر کے حامل ہونگے۔

[2] تبدیل امثال سے مراد ہی تبدیل صفات جس سے شکل بھی مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔ یہ استدلال کہ اہل حشر ایک دوسرے کو پہچانینگے و "یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَھُمْ" اس لیئے شکل میں تبدیلی نہ ہوگی۔ قوی نہیں۔ کیونکہ تعارف علامات سے بھی ہو سکتا ہی۔ بلکہ اُس دن علامات ہی سے ہوگا۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ	اور ہم نے ہر انسان کے اعمال نامہ کو اُسکے گلے میں لٹکا رکھا ہے
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۱۳	اور اُسکے لیے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسکو وہ کھلا ہوا دیکھیگا
اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۱۴	اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے آج اپنا حساب لینے کے لیے خود تو ہی کافی ہے۔
وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى	اور تو ہر امت کو دوزانو بیٹھی ہوئی دیکھیگا اور ہر امت اپنے نامۂ اعمال
اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۲۸	کی طرف بلائی جائیگی کہ آج تمکو تمہارے اعمال کا بدلہ ملیگا۔ یہ ہماری
هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	کتاب تمہارے مقابلہ میں حق حق بول رہی ہے ہم تو لکھوا لیا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۲۹	کرتے تھے جو تم کرتے تھے۔
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ	تو جس کو اُسکا نامۂ اعمال اُسکے دہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۱۹ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ	کہ لوجی! میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہوگا۔
مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۲۰ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۲۱	سو وہ خاطر خواہ عیش میں رہیگا۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ	اور جسکو اُس کا نامۂ اعمال اُسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۲۵ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ	کہیگا کہ کاش مجھے میرا نامۂ اعمال نہ ملتا اور مجھے اپنے حساب کی خبر
۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۲۷	ہی نہ ہوتی۔ کاش موت نے مجکو ختم ہی کر دیا ہوتا۔

حساب

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا	تیرے رب کی قسم ہے کہ ہم ان سب سے انکے اعمال کی
يَعْمَلُوْنَ ۹۳	ضرور باز پرس کریں گے۔
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ	حقیقت یہ ہے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۳۶	باز پرس ہونی ہے۔

(نوٹ صفحہ ماقبل) ؎ امام کے معنی نامۂ اعمال کے ہیں۔
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۱۲ اور ہر شی کو ہم نے واضح نامۂ اعمال میں قلمبند کر رکھا ہے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ
اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ
يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ
سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا
اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ
اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

آج ہم انکے موہنوں پر مہر لگا دینگے اور انکے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے
اور اُن کے پاؤں گواہی دینگے ان کے کرتوتوں پر۔
اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف لائے جائیں گے تو وہ
روکدیے جائینگے یہانتک کہ جب وہ اُسکے قریب آئینگے تو انکے کان اور انکی
آنکھیں اور انکے پوست انکے مقابلہ میں انکے کاموں پر گواہی دیں گے وہ
اپنی کھالوں سے کہینگے کہ تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی وہ کہینگی
کہ ہمکو اللہ ہی نے گویا کیا جسنے ہر چیز کو گویائی دی ہے اور اسی نے تمکو پہلی
بار پیدا کیا اور اُسی کیطرف تمکو لوٹ کر جانا ہے اور تم اس خیال سے پردہ داری
نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دینگے اور نہ آنکھیں اور
نہ کھال بلکہ تمنے گمان کیا کہ بہت سے کام جو تم کرتے ہو اللہ انکو جانتا ہی
نہیں تمہارے اسی گمان نے جو تمنے اپنے رب کے بارے میں کر رکھا تھا تم
کو تباہ کیا اور تم خسارہ میں پڑ گئے۔

قوموں پر رسولوں کی گواہی

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ
قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ ۝

اور ہر امت کا ایک رسول ہوا ہی پس جب انکا رسول آئیگا تو انکے
درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور انپر ظلم نہ ہوگا۔
اور اس دن ہر امت میں سے ایک گواہ انھیں میں کا ہم انکے مقابلہ
پر کھڑا کرینگے اور تجکو ان (مسلمانوں) کے اوپر گواہ بنا کر لائینگے

نامۂ اعمال

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۝

اور اسدن ہم سارے انسانوں کو انکے اعمالنامہ کے ساتھ بلائینگے

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰؤُلَاۤءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۔ قَالُوْا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَاۤ اَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۤءَ وَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۤءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۔

اللہ کے ماسوا پوجتے ہیں، تو کہیگا کہ کیا تمنے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ آپ ہی بھٹک گئے وہ کہینگے کہ سبحان اللہ ہم کو یہ کہاں حق تھا کہ ہم تیرے سوا دوسرے مولیٰ بناتے لیکن تو نے انکو اور انکے آبار کو ساز و سامان دیا یہاں تک کہ یہ قرآن کو بھلا بیٹھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰۤئِكَةِ اَهٰۤؤُلَاۤءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۔

اور جس دن اللہ ان سب کو اکٹھا کریگا تو فرشتوں سے پوچھیگا کہ کیا یہ لوگ تمکو پوجتے تھے وہ کہیں گے سبحان اللہ ہمارا مولیٰ تو ہی نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ تو جنوں کو پوجتے تھے۔ ان میں سے اکثر انھیں کے معتقد تھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيَاۤؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِيْۤ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اِلَّا مَا شَاۤءَ اللّٰهُ ۔

اور جسدن اللہ ان سب کو اکٹھا کریگا (تو کہیگا) کہ اے گروہ جن انسانوں کی ایک بڑی جماعت تمنے تابع کرلی۔ انسانوں میں سے جو لوگ ان کے ماننے والے ہیں کہینگے کہ اے رب! ہمنے ایک دوسرے سے فائدے اٹھائے اور جو مدت تو نے ہمارے لیئے مقرر کی تھی پہنچگئے اللہ کہیگا کہ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے اگے اللہ کی مرضی

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ

اور جب اللہ پوچھیگا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو۔ وہ کہیگا سبحان اللہ مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ وہ بات کہوں جس کا مجھکو حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا، کیونکہ تو غیب کا جاننے والا ہے۔ میں نے انسے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے

إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ — جو کچھ تمہارے دلوں میں ہی اسکو چاہے ظاہر کرو چاہے

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ — چھپاؤ رکھو اللہ اسپر تم سے حساب لیگا۔

ایک کے عمل کا دوسرے سے سوال نہیں کیا جائیگا۔

وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ — اور تم سے انکے کاموں کا سوال نہیں کیا جائیگا۔

قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ — کہدے کہ تم سے ہمارے جرم کی بابت نہیں سوال کیا جائیگا

عَمَّا تَعْمَلُونَ — اور نہ ہم سے تمہارے عمل کی بابت۔

رسولوں اور ان کی اُمتوں سے سوال۔

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ — اور ہم ضرور انسے بھی سوال کریں گے جنکی طرف رسول

الْمُرْسَلِينَ — بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی سوال کرینگے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ — جسدن کہ اللہ رسولوں کو جمع کریگا کہیگا کہ تمکو کیا جواب ملا۔؟

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ — اور جسدن کہ اللہ اُن کی (امتوں) کو پکاریگا کہیگا کہ تم نے

الْمُرْسَلِينَ — رسولوں کو کیا جوابدیا؟

اللہ ہر ایک کو اُسکے کام تبلائیگا جو اُسنے دنیا میں کیئے تھے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا — اور جس دن اللہ اُن کو اُٹھائیگا تو اُنھوں نے جو جو کام

عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ — کیئے تھے سب اُن کو بتائیگا۔ اللہ نے اُس کو قلمبند کر رکھا ہے

شَيْءٍ شَهِيدٌ — اور اُنھوں نے بھلا رکھا ہی اور اللہ ہر چیز پر نگراں ہی۔

يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ — اُسدن انسان کو اُسکے اگلے اور پچھلے کاموں کی خبر دیجائیگی

بازپرس

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ — اور جس دن اللہ اُن کو جمع کریگا اور اُن کو بھی جن کو وہ

شفاعت اُسی کو نفع دیگی جسکے لیے اللہ اجازت دیگا۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۲۳/۳۴ — اللہ کے ہاں سفارش کسی کو فائدہ نہیں دیتی مگر اُسکو جس کے لیے وہ اجازت دے۔

ظالموں کو شفاعت کام نہ دیگی اور نہ کوئی اُن کی سفارش کریگا۔

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۱۸/۴۰ — ظالموں کیلیے نہ کوئی دلسوز ہے نہ سفارشی جسکی بات مانی جائے

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۴۸/۷۴ — سفارش کرنیوالوں کی سفارش اُنکے کام نہ آئیگی۔

شفاعت کرنے والے فرشتے۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى ۲۶/۵۳ — اور آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی مگر اُسی وقت جب اللہ کسی کے بارے میں اجازت دیدے اور چاہے اور پسند کرے۔

لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۲۸/۲۱ — وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگر اُسی کی جسکے حق میں اللہ پسند فرمائے اور وہ اُسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اُس دن کوئی معذرت قبول نہ ہوگی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۵۷/۳۰ — تو اُسدن نہ گنہگاروں کو اُنکی معذرت کام دیگی اور نہ اُنکو عذرخواہی کا موقع ہی دیا جائیگا۔

کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۱۹/۸۲ — اُس دن کوئی کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیگا اور سارا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۱۰/۷۰ — اور کوئی دلسوز دوست کسی دلسوز دوست کو نہ پوچھیگا

أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۱۱۷

حکم دیا تھا کہ اللہ کی پوجو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جبتک میں ان میں تھا انکا نگراں تھا اور جس وقت سے تو نے مجھے وفات دیدی تو خود انکا نگراں تھا اور تو ہر شی کا نگراں ہی۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۲۲ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۲۳ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ ۲۴

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے مشرکوں سے پوچھینگے کہ تمہارے وہ شرکاء کہاں ہیں جنکو تم (معبود) مانتے تھے۔ پھر اُن کی فضیحت اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ وہ کہہ اُٹھیں گے کہ قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم مشرک نہ تھے۔ دیکھ! یہ کس طرح اپنے اوپر جھوٹ بولے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۶۲ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ۶۳ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ ۶۴

اور جس دن اللہ اُن کو پکاریگا اور پوچھیگا کہ کہاں ہیں وہ شرکاء جن کو تم مانتے تھے۔ توجنکے اوپر عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہوگا وہ کہینگے کہ ای ہمارے پروردگار یہ لوگ ہیں جنکو ہمنے گمراہ کیا ہمنے انکو اسیطرح گمراہ کیا جسطرح ہم خود گمراہ تھے ہم تیرے آگے دست بردار ہی کرتے ہیں یہ لوگ ہماری پرستش نہیں کرتے تھے اور ان سے کہا جائیگا کہ اپنے معبودوں کو بلاؤ وہ پکارینگے۔ مگر وہ اُن کو جواب نہ دینگے۔

شفاعت

ساری شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہی

قُل لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۴۴

کہدے کہ ساری شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہی۔

بلا اذن الٰہی شفاعت نہ ہوسکیگی۔

مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۲۵۵

وہ کون ہی جو اسکے سامنے بلا اسکی اجازت کے سفارش کرسکے۔

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ — آج ہر شخص کو اُس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کے دن کوئی ظلم نہیں۔

ہر شخص اپنے ہی عمل کا بدلہ پائیگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا — جس نے اچھا عمل کیا اُسنے اپنے لیے کیا اور جس نے بُرا عمل کیا اُس کا وبال اُسی پر ہوگا۔

کُلُّ امْرِئٍ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ — ہر شخص اپنے عمل میں گرو ہی۔

اُس دن سارے باہمی اختلافات چکا دیے جائینگے۔

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ — تیرا رب قیامت کے دن انکے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردیگا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

اہل مذاہب کے درمیان فیصلہ کردیا جائیگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ — مومنوں یہودیوں صابئوں نصرانیوں مجوسیوں اور مشرکوں کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کردیگا۔

گنہگاروں کے چہرے سیاہ ہوجائینگے۔

وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ — اور قیامت کے دن تو دیکھیگا کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہی اُنکے چہرے کالے ہورہے ہیں

كَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا — گویا کہ اُن کے چہروں پر رات کا ایک ٹکڑا ڈھانک دیا گیا ہی سیاہ۔

کافر آرزو کریں گے کہ زمین میں سما جاتے یا مٹی ہوجاتے۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ — بجز پرہیزگاروں کے جتنے دوست ہیں اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔

اُس دن سارے رشتے ٹوٹ جائیں گے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ — جب صور پھونک دیا گیا تو اُس دن نہ لوگوں میں کوئی رشتہ باقی رہیگا نہ ایک دوسرے کو پوچھینگے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴿۳﴾ — قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے تمکو نفع دینگے اور نہ تمہاری اولاد۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ — اُس دن انسان اپنے بھائی سے بھاگیگا اور اپنی ماں سے اور باپ سے اور بیوی سے اور بیٹوں سے انمیں سے ہر شخص کی اُسدن ایسی حالت ہوگی کہ اسی میں مبتلا رہیگا۔

مجرم آرزو کریں گے کہ کاش سب کچھ فدیہ میں دیکر رہائی پاجاتے۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ كَلَّا ﴿۱۵﴾ — گنہگار تمنا کریگا کہ کاش اپنے بیٹوں اور بیوی اور بھائی اور اپنے کنبے کو جو اُسے پناہ دیتا تھا اور زمین کے سارے آدمیوں کو اُس دن کے عذاب کے بدلے میں دیدے اور اللہ اُسے چھوڑدے۔ ہرگز نہیں۔

فیصلہ

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِآىْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ — اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھیگی اور نامۂ اعمال رکھے جائیں گے اور پیغمبر اور گواہ لائے جائینگے اور لوگو نکے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیا جائیگا اور اُنپر ظلم نہ ہوگا۔

دوزخ کا جوش وخروش۔

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا	جب وہ دور سے اُن کو دیکھیگی تو یہ اُس کا جوش و خروش سنیں گے۔
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ	جب کافر اُس میں ڈالے جائینگے تو اُسکی چیخ سُنینگے اور وہ بھڑک رہی ہوگی کہ کوئی دم میں مارے جوش کے پھٹ پڑیگی۔

دوزخ کی آگ

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا	کہدے کہ جہنم کی آگ زیادہ گرم ہے۔
كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا	جب جب وہ بجھیگی ہم اُن پر آنچ بڑھادینگے۔
اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ	وہ انگارے پھینکیگی ایسے بڑے بڑے جیسے محل گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔
نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں تک چڑھ جائیگی۔ وہ انکے اوپر چاروں طرف سے بند ہوگی لمبے لمبے ستونوں میں۔

دوزخ کے فرشتے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ	اُسپر اُنیس (فرشتے) ہیں
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ	اُسپر فرشتے مقرر ہیں تند خو سخت مزاج اللہ جو حکم انکو دیتا ہے اُسکی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انکو حکم دیا جاتا ہے۔

دوزخ کے سات دروازے۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ	اسکے سات دروازے ہیں ہر دروازے سے داخل ہونے کیلئے دوزخیوں کی ٹولیاں تقسیم کردی گئی ہیں۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۝

جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور رسول کی نافرمانی کی ہے اُسدن چاہینگے کہ کاش (وہ دھنس جاتے اور) زمین انپر برابر کر دیجاتی

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

اور کافر کہیگا کہ کاش میں مٹی ہو جاتا

پشیمانی کو چھپانے کی کوشش کرینگے۔

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۝

اور جب عذاب دیکھینگے تو دل ہی دل میں چھپائیں گے

دنیا میں واپسی کی خواہش کریں گے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝

اور کاش تو دیکھتا کہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے سامنے (کھڑے کہہ رہے ہونگے) کہ اے ہمارے رب! ہمنے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہمکو (دنیا میں) واپس بھیجدے ہم نیک کام کرینگے ہمکو یقین آگیا۔

مومنوں کے چہرے تازہ ہونگے اور اپنے رب کے دیدار سے مسرور۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝

(مومنوں) کے چہرے اُسدن تر و تازہ ہونگے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔

مومنوں کو اُس دن کوئی پریشانی نہ ہوگی۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝

جو کوئی نیکی لائیگا اُس کو اُس سے بہتر اجر ملیگا اور وہ اُس دن پریشانی سے محفوظ رہیں گے۔

دوزخ [1]

دوزخ قیامت ہی کے دن سامنے لائی جائیگی۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝

اور اُسی دن دوزخ کو ہم کافروں کے سامنے لاکر پیش کرینگے۔

---

[1] جہنم کی کیفیت پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا بیان تمثیلی ہے۔

لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝

میں جہنم کو تجھ سے (اے ابلیس) اور اُن لوگوں سے جو جو تیری پیروی کرینگے سب سے بھرونگا۔

مشرکین

اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَنَّةَ وَمَاۡوٰهُ النَّارُ ۝

حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کا شریک بنائے تو اللہ نے اُسپر جنت حرام کر رکھی ہے اور اُس کا ٹھکانا آگ ہے۔

مرتدین۔

وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝

اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پلٹ جائیگا اور کفر ہی کی حالت میں مریگا تو اُنکے عمل دین اور دنیا دونوں میں اکارت ہو جائیں گے۔ اور یہی لوگ ہیں کہ جہنم میں جائیں گے اور اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔

کفار

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۝

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ لوگ جہنمی ہیں ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔

منافقین

اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۝

منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوں گے۔

مومنوں کے قاتل

وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا ۝

اور جو کوئی کسی مومن کو عمداً قتل کریگا اُس کا بدلہ جہنم ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔

فاسق اور فاجر

دوزخ کے بھرنے کا وعدہ

وَلٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

لیکن میں نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے ضرور بھر کے رہونگا۔

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَئْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

اسدن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر چکی؟ اور وہ کہیگی کہ کچھ اور بھی ہے؟

دوزخ پر ہر شخص کا گزر لازمی ہے

وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا

اور تم میں سے کوئی نہیں جو جہنم میں نہ اترے۔ یہ تیرے رب کا ایک قطعی فیصلہ ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دینگے اور گنہگاروں کو انھیں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دینگے۔

اللہ کے مخلص بندے اس سے دور رکھے جائینگے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا

جن لوگوں کے لیئے ہماری طرف سے پہلے سے بھلائی لکھی جاچکی ہے وہ دوزخ سے دور رکھے جائینگے اور اس کی آہٹ بھی نہیں سنیں گے۔

دوزخ میں جانے والے

جن و انس کی بڑی تعداد جہنم ہی کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰئِكَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

اور ہم نے بہتیرے جن و انس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں۔ انکے دل ہیں جنسے وہ نہیں سمجھتے انکی آنکھیں ہیں جنسے وہ نہیں دیکھتے ان کے کان ہیں جنسے وہ نہیں سنتے۔ وہ بہائم کی طرح ہیں بلکہ اُنسے بھی گئے گزرے ہوئے۔

شیطان اور اس کے پیرو۔

كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝
کی طرح پیٹ میں ایسا کھولیگا جیسے اُبلتا ہوا پانی کھولتا ہے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ
کانٹوں کے سوا اُنکو کوئی کھانا نہیں نصیب ہوگا جس سے نہ تو

وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝
بدن موٹا ہوگا نہ بھوک بند ہوگی

وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ لَا يَأْكُلُهُ
اور سوائے (زخموں کی) دھوون کے انکا کوئی کھانا نہ ہوگا او

إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝
اس کو تو بس گنہگار ہی کھائیں گے۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝
وہاں نہ تو کسی قسم کی ٹھنڈک (کا مزہ) چکھیں گے اور نہ سوائے

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝
گرم پانی اور پیپ کے اُن کو کچھ پینے کو ملیگا۔

وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ
اور اگر وہ پانی مانگینگے تو اُن کو پگھلے تانبے کی طرح پانی دیا

يَشْوِي الْوُجُوهَ ۝
جائیگا جو چہروں کو بھون ڈالیگا۔

لباس

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ
جو لوگ کافر ہیں اُن کے لیے آگ کے کپڑے

مِنْ نَارٍ ۝
قطع کرائے جائیں گے۔

نہ مرینگے نہ جیئنگے۔

إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ
جو کوئی اپنے رب کے پاس گنہگار بن کر آئیگا تو اُسکے لیے

لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ۝
جہنم ہے جس میں نہ وہ مریگا نہ جئیگا۔

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۝
اور موت ہر طرف سے اُسکے اوپر آئیگی مگر وہ مریگا نہیں۔

عذاب میں برابر زیادتی

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا
اور جب گنہگار عذاب کو دیکھ لینگے تو وہ نہ اُنپر سے ہلکا کیا

يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝
جائیگا اور نہ اُن کو مہلت دی جائیگی۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۔ اور جو لوگ فاسق ہیں اُنکا ٹھکانا جہنم ہے۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۔ اور بدکار دوزخ میں ہونگے۔

دوزخ کے عذاب

آگ کے شعلے۔

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۔ آگ انکے چہرونکو جھلستی ہوگی اور وہ اسمیں مونہہ سکوڑے ہونگے۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۔ اُنکے لیے اُنکے اوپر سے آگ کا اوڑھنا ہوگا اور اُنکے نیچے سے بچھونا۔

بار بار کھال بدل بدل کر جلائے جائینگے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۔ جب جب اُنکی کھالیں گل جائینگی تو ہم دوسری کھالیں بدل دینگے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔

طوق۔ زنجیر اور گرز کی مار۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۔ ہم نے کافروں کے لیے زنجیر اور طوق اور آگ طیار کر رکھی ہے۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۔ اور اُن کے لیے لوہے کے ہتوڑے ہیں۔

چیخنا چلانا۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۔ سو جو لوگ بدبخت ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور اُس میں چیخیں گے چلائیں گے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۔ اور وہ اُس میں چلائیں گے۔

کھانا اور پینا

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۔ تھوہر کا درخت مجرموں کا کھانا ہوگا۔ پگھلے ہوئے تانبے

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ
اور وہ (جہنم کے داروغہ) مالک کو پکارینگے کہ تیرا رب

قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ﴿٧٧﴾
ہمارا خاتمہ ہی کردے وہ کہیگا کہ تم کو رہنا ہوگا۔

دوزخیوں کے آپس میں جھگڑے

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّى
جب جب کوئی قوم داخل ہوگی تو اپنی ساتھی قوم پر لعنت

إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ
کریگی یہانتک کہ جب سب قومیں دوزخ میں پہنچ چکیں گی تو پچھلی

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ
قوم اگلی قوم کے بارے میں کہیگی کہ اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ

النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾
جنھوں نے ہمکو گمراہ کیا سو انکو آگ کا دگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائیگا

وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا
کہ ہر ایک کو دگنا ہی مگر تمکو خبر نہیں ہے۔ اور اگلی قوم پچھلی قوم سے کہیگی

مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾
کہ تمکو ہمارے اوپر کیا فضیلت ہے تم بھی اپنے کیئے پر عذاب چکھو۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ
اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے

رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ
کھڑے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہوں گے جو

الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ
کمزور رہیں وہ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے

لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ
تو ہم ضرور ایمان لائے ہوتے۔ بڑے لوگ کہیں گے کہ کیا جب

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ
ہدایت تمہارے پاس آئی تھی تو ہم نے تم کو روکا تھا بلکہ تم خود

إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
مجرم تھے۔ اور کمزور کہیں گے بڑے لوگوں سے (نہیں)

اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ
بلکہ تمہارا رات دن کا فریب جب کہ تم ہم کو حکم دیتے

وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ
تھے کہ ہم اللہ کا انکار کردیں اور اس کے شریک

أَنْدَادًا ﴿٣٣﴾
ٹھہرائیں۔

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ
اور سب اللہ کے سامنے کھڑے ہونگے تو کمزور لوگ ان لوگوں سے

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ	جو لوگ کفر کرتے اور اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہیں اُنکے
زِدۡنٰہُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ ۝	اوپر ہم عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔
فَذُوۡقُوۡا فَلَنۡ نَّزِیۡدَکُمۡ اِلَّا عَذَابًا ۝	تم چکھو ہم تمہارے لیے عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔
وَقَالَ الَّذِیۡنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَۃِ جَہَنَّمَ	اور جو لوگ آگ میں ہوں گے جہنم کے پاسبانوں سے کہینگے
ادۡعُوۡا رَبَّکُمۡ یُخَفِّفۡ عَنَّا یَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ ۝	کہ اپنے رب سے کہو کہ کسی دن ہم پر سے عذاب ہلکا کر دیا کرے، وہ جواب
قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ تَکُ تَاۡتِیۡکُمۡ رُسُلُکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ	دینگے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول دلیلیں لیکر نہیں آتے رہے
قَالُوۡا بَلٰی ؕ قَالُوۡا فَادۡعُوۡا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الۡکٰفِرِیۡنَ	وہ کہیں گے کہ ہاں۔ وہ جواب دیں گے کہ پھر تم آپ ہی عرض کرو
اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ۝	اور کافروں کی پکار تو بیکار ہوگی۔

رب کے دیدار سے محرومی

اِنَّہُمۡ عَنۡ رَّبِّہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ۝	اُس دن وہ اپنے رب کے سامنے نہیں آنے پائیں گے۔

دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ	اور جو کوئی اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کریگا تو اُسکے
جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ۝	لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔
اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابِ جَہَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ	گنہگار جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے جو اُنپر سے کم
۝ لَا یُفَتَّرُ عَنۡہُمۡ وَہُمۡ فِیۡہِ مُبۡلِسُوۡنَ ۝	نہ ہوگا۔ اور وہ اُس میں نا اُمید ہوں گے۔
یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنَ النَّارِ وَمَا	وہ چاہیں گے کہ جہنم سے نکلیں مگر نکل نہ سکیں گے اور
ہُمۡ بِخٰرِجِیۡنَ مِنۡہَا وَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ۝	اُن کو دائمی عذاب ہوگا۔
کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَا مِنۡ غَمٍّ	اور جب جب گھٹ گھٹ کر وہ ارادہ کرینگے کہ اُسمیں سے
اُعِیۡدُوۡا فِیۡہَا ۝	نکلیں تو اُسی میں پلٹا دیے جائیں گے۔

جنت میں جانے والے

جنت مجاہدوں کے ہاتھ فروخت ہو چکی ہے اور یہ بیعنامہ آسمانی کتابوں میں مندرج ہے

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ	اللہ نے مسلمانوں سے اُنکے جان و مال کو خرید لیا ہے کہ ان کی
وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	عوض میں انکے واسطے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں
فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ	مارتے ہیں اور مرتے ہیں یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے توریت میں
وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ	بھی انجیل میں بھی قرآن میں بھی۔

جنت متقیوں کی وراثت ہے۔

تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا	یہ جنت ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں سے ہم
مَنْ کَانَ تَقِیًّا ؕ	اُس کو بناتے ہیں جو پرہیزگار ہوتا ہے۔

ایک نہیں بلکہ دو دو۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ؕ	اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اسکو دو جنتیں ملینگی۔

مومنوں کو اللہ جنت میں داخل کریگا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	اللہ صالح الاعمال مومنوں کو ایسی جنتوں میں داخل کریگا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؕ	جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی۔

قیامت کے دن انسانوں کی تین جماعتیں ہونگی۔

وَکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً ؕ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ	اور تم لوگوں کی تین قسمیں ہونگی ایک اپنے ہاتھ والے
مَا اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ؕ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ مَا اَصْحٰبُ	داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا اور بائیں ہاتھ والے کیسے بُرے بائیں
الْمَشْئَمَۃِ ؕ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ	ہاتھ والے۔ اور آگے والے کہ وہ تو آگے ہی ہیں وہ مقرب ہیں اور
الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ	جنت کی نعمتوں میں ہیں۔ ایک گروہ اگلوں میں سے اور

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ أَجَزِعْنَآ أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

جو (دنیا میں) بڑے بنتے تھے کہینگے کہ ہم تمہارے تابع تھے کیا آج اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہمارے اوپر سے تم ہٹا سکتے ہو؟ وہ کہینگے کہ اگر اللہ نے ہمکو ہدایت دی ہوتی تو ہم تمکو ہدایت دیتے۔ اب برابر ہی چاہے صبر کریں یا روئیں ہمارے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔

وَإِذَا رَأَى الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ

اور مشرکین جب اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو دیکھینگے تو بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ ہمارے معبود جن کو ہم تیرے سوا پکارتے تھے۔ وہ انکے جواب میں کہینگے کہ تم بالکل جھوٹے ہو

إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ

دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا حق بات ہے۔

جنّت

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

اور جنت جسکی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے ان لوگوں کے لیے تیار کیگئی ہے جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے ہیں

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا

اور جب تو دیکھیگا وہاں تجکو بڑی نعمت اور سلطنت دکھائی دیگی

وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

اور اس میں وہ چیزیں ہیں جن کو طبیعتیں پسند کرینگی اور آنکھیں (انسے) لذت لینگی۔

لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا

اس میں نہ دھوپ دیکھیں گے نہ سردی۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا

اس میں نہ کوئی لغویات سنیں گے نہ گناہ کی۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ

نہ یہیں انکو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ اس سے نکالے جائینگے۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُوْلٰى

پہلی موت کے سوا ان کو اس میں کوئی موت چکھنی نہیں پڑیگی۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا

اور وہیں انکو ایسا جام پلایا جائیگا جسمیں سونٹھ ملی ہوگی

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا

اور ان کو انکا رب پاکیزہ شراب پلوائیگا۔

چشمہ سلسبیل

عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا

اس میں ایک چشمہ ہو جس کا نام ہو سلسبیل۔

اچھے اچھے مکانات اور بالاخانے۔

وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ

اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات۔

لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

ان کے لیے بالاخانوں پر بالاخانے بنائے گئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

تخت اور فرش۔

مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ

اُس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ

ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر تافتے کے ہوں گے۔

لباس اور زیور

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ

اس میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائینگے اور ان کے لباس ریشمی ہوں گے۔

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

اُن کو اُس میں سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور وہ مہین اور دبیز سبز ریشم کے کپڑے زیب تن کرینگے۔

باہمی کینے دلوں سے نکال دیے جائیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا

اور اُنکے سینوں میں جو کینے ہونگے اُن کو ہم نکال دینگے اور وہ

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ — تھوڑے پچھلوں میں سے۔

وَاَصْحَابُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحَابُ الْيَمِيْنِ ؕ فِىْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۔ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۔ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۔ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ

اور داہنے ہاتھ والے داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔ بے کانٹے کی بیریوں اور لدے ہوئے کیلوں اور لمبے سایوں اور بہتے ہوئے پانی اور افراط کے میووں میں جو نہ بند ہوں نہ روکے جائیں اور بلند رتبہ بیویاں ہمنے انکو بنایا ہی کنواریاں بنایا۔ پیاری پیاری داہنے ہاتھ والوں کی ہم عمر ایک گروہ اگلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔

جنتیوں کے درجے برابر نہیں ہونگے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ؕ

دیکھ کہ ایک کو دوسرے پر ہمنے کیسی فضیلت دی ہی اور بیشک آخرۃ درجہ اور فضیلت کے لحاظ سے بڑھ کر ہی۔

نعیم جنت

پانی، دودھ، شہد اور شراب کی نہریں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ

اس جنت کی مثال جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہی ایسی ہی کہ اسمیں پانی کی نہریں ہیں جنمیں بو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جنکا ذائقہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت ہی، اور صاف شہد کی نہریں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ؕ

اور نیک لوگ ایسے پیالے پینگے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

ا؎ تصریح ہے کہ یہ بیان تمثیلی ہی۔

رب کی رضامندی اور اس کا دیدار

وُجُوۃٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ﴿۲۲﴾ — بہت سے چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ﴿۲﴾ — اور اللہ کی خوشنودی جو سب سے بڑھ کر ہے

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ — وہ پکاریں گے کہ اے اللہ تو پاک ہے۔ اور انکی آپس میں دعا جو ہوگی وہ سلام ہے۔ اور انکی آخری بات یہ ہوگی کہ کل تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

جنتیوں کی آپس میں گفتگو

وَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَھْلِنَا مُشْفِقِیْنَ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۔ اِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْہُ اِنَّہٗ ھُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ — اور ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے باتیں کریں گے۔ کہینگے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں (اپنے انجام سے) ڈرتے تھے سو اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا دیا۔ ہم پہلے ہی سے اُس سے دُعا مانگا کرتے تھے وہ محسن اور مہربان ہے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْھُمْ اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ یَّقُوْلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ۔ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۔ فَاطَّلَعَ فَرَاٰہُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ قَالَ تَاللّٰہِ اِنْ کِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ وَلَوْلَا نِعْمَۃُ رَبِّیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ — اُن میں سے ایک کہنے والا کہیگا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو سچ جانتا ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہوجائینگے تو ہم کو ہمارے کاموں کا بدلہ دیا جائیگا۔ پھر وہ جنتیوں سے کہیگا کہ کیا تم جھانکو گے اور وہ خود بھی جھانکیگا اور اُس کو آگ کے بیچ میں دیکھیگا۔ بول اُٹھیگا کہ واللہ تو مجھے ہلاک ہی کردیتا اور اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی تو آج میں بھی (تیری طرح) پکڑا گیا ہوتا۔

عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ — بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

پھل اور گوشت۔

وَاَمْدَدْنٰھُمْ بِفَاکِھَۃٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ ۝ — اور جس میوے اور گوشت کو انکا جی چاہیگا ہم انکے پاس بھیجینگے

وَفَاکِھَۃٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ ۝ — اور میوے جس طرح کے پسند کریں اور پرندوں کے گوشت جیسے چاہیں۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ — باغات اور انگوروں کے تختے۔

فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ — اس میں میوے ہونگے کھجور اور انار۔

سونے چاندی کی طشتریاں اور شیشے کے پیمانے۔

یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ ۝ — انپر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلیگا۔

وَیُطَافُ عَلَیْھِمْ بِاٰنِیَۃٍ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا ۝ قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّۃٍ قَدَّرُوْھَا تَقْدِیْرًا ۝ — اور انپر چاندی کے برتنوں اور آبخوروں کا دور چلیگا جو شیشے کے ہونگے یعنی چاندی کے شیشے جن کو کارکنان قضا و قدر نے اندازہ کے مطابق بنا رکھا ہے۔

حور

وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ — اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کو بیاہ دینگے۔

وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ ۝ — اور انکے پاس پاکدامن بڑی بڑی آنکھوں والیاں ہوں گی ایسی جیسے (شتر مرغ) کے چھپائے ہوئے انڈے۔

غلمان

وَیَطُوْفُ عَلَیْھِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَیْتَھُمْ حَسِبْتَھُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ — اور انکی خدمت کیلیئے لڑکے آتے جاتے ہونگے کہ وہ ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے جب تو انکو دیکھیگا تو خیال کریگا کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں

لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ	ابھی تک وہ اس میں داخل نہیں ہو سکے ہیں مگر امید رکھتے ہیں
اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا	اور جب انکی نگاہ دوزخیوں کی طرف مڑیگی تو کہینگے کہ اے ہمارے رب!
تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾	ہمکو اس گنہگار قوم کے ساتھ (شامل) نہ کرنا۔

دوزخیوں سے کہینگے

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا	اور اعراف والے (دوزخیوں میں سے) بعض اشخاص سے جنکو وہ انکی
يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ	علامتوں سے پہچانتے ہونگے کہینگے کہ نہ تمہاری جماعت نے کچھ کام دیا اور
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ	نہ تمہاری شیخیوں نے جو تم (دنیا میں) مارا کرتے تھے (دیکھو تو) کیا یہی لوگ
لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ	ہیں جنکی بابت تم قسم کھاتے تھے کہ اللہ انپر اپنی رحمت نہیں کریگا۔ انکو تو
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾	حکم ملگیا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ تمہارے اوپر کوئی خوف ہے اور تم رنجیدہ ہونگے

جنت اور دوزخ کا خلود

قرآن میں جابجا جنت اور دوزخ دونوں کی بابت خلود اور ابدیت یعنی ہمیشگی اور دوام کے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ	اللہ نے کافروں کو ملعون کیا ہے اور انکے لیے آگ تیار
سَعِيْرًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۶۵﴾	کی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔
وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ	اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائیگا اور نیک کام کریگا اللہ اس کو
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ	ان باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں انمیں
فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۱۱﴾	وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

لیکن یہ خلود اور ابدیت مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے مشیت الٰہی اور قیام آسمان وزمین کے ساتھ۔

اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا	جو لوگ بدنصیب ہیں وہ جہنم میں جائیں گے انمیں انکو

دوزخیوں سے بات چیت [1]

وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ
اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ
مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۔ قَالُوْا نَعَمْ ؎
يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ
سَقَرَ ؎ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۔ وَلَمْ
نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ؎
وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ ۔ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؎

اور جنت والے دوزخ والوں سے پکار کر کہینگے کہ ہمارے ربنے
جو وعدہ کیا تھا اُس کو ہمنے سچا پایا، کیا تمنے اُس وعدہ کو سچا پایا
جو تمہارے ربنے کیا تھا۔ وہ کہینگے کہ ہاں۔
وہ گنہگاروں سے پوچھینگے کہ کیا چیز تمکو دوزخ میں لائی۔ وہ کہینگے
کہ ہم نہ نماز پڑھتے تھے نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور بکواسیوں
کے ساتھ ہم بھی بکواس میں لگجاتے تھے اور قیامت کے دن کو
جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمکو مرنے کے بعد یقین آیا۔
دوزخ والے جنتیوں کو پکارینگے کہ ہمارے اوپر پانی گراؤ
یا جو روزی اللہ نے تمکو دی ہو۔ وہ کہینگے کہ اللہ نے ان دونوں
کو کافروں کے اوپر حرام کر دیا ہے۔

اعراف

اصل میں جنت اور دوزخ دو ہی ٹھکانے ہیں۔

فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ؎

ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں۔

اعراف ان دونوں کے درمیان ایک جگہ ہے جس پر وہ جنتی ہوں گے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے جنت میں داخل ہونے سے روک دیے جائیں گے۔

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا
بِسِيْمٰهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو اُن کی علامتوں
سے پہچانتے ہونگے وہ جنتیوں سے پکار کر کہینگے سلام علیکم

[1] جنت اور دوزخ کے درمیان حجاب ہوگا وبینهما حجاب ؎ غالباً یہ حجاب اس گفتگو کے بعد ڈالا جائیگا۔

زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ خَالِدِيْنَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۔ چیخنا اور چلانا ہوگا۔ ہمیشہ اسی میں رہیں گے جبتک آسمان اور زمین ہیں مگر یہ کہ جو تیرا رب چاہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۔ اور جو لوگ خوش نصیب ہیں وہ جنت میں جائیں گے ہمیشہ اُسی میں رہیں گے جب تک کہ آسمان اور زمین ہیں مگر یہ کہ جو تیرا رب چاہے۔

اس لیے ان دونوں کی ابدیت اس خالق کی سرمدیت کی طرح نہیں ہوسکتی جس کے بنائے ہوئے آسمان اور زمین اور جس کی مشیت کے تحت میں یہ ہیں اور جسکو کبھی فنا نہیں ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۔ بجز اس کی ذات کے ہر شے کو فنا ہے۔

تصحیح

یہ کتاب عجلت میں ترتیب دی گئی، اور مسودہ صاف کرنے کی نوبت بھی نہ آئی کہ احباب کے اصرار سے کتابت کے لئے دیدی پڑی۔ آیات قرآنی پر جو اس میں مندرج ہیں حرکات بھی نہ لگائے جاسکے تھے کاتب نے خود ہی لگائے اس لئے جا بجا حرکات میں کمی رہ گئی اور غلطیاں ہوئیں، مگر چونکہ ہر آیت کے ساتھ اسکا شمارہ دیدیا گیا ہے اس لیئے مراجعت اور تصحیح آسان ہے لیکن چند غلطیاں اہم رہ گئی ہیں جن کی بابت ناظرین سے درخواست ہے کہ ان کو درست فرمالیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۱۲	نوا	نوامیس
۶۰	۱۹	صحیح ا	صحیح علم
۱۰۲	۱۰	نطبع	منبع